ماہنامہ

نوائے صوفیہ

انٹرنیشنل

اسلام آباد

شمارہ نمبر 99	قیمت -/20 روپے	نومبر 2008ء



پانی پر بنائی ہوئی مسجد تراپنگ کوالا ملائشیاء

نعت شریف

کاچواختر حسین بلغاری

مصطفیٰ رحمتِ حق شفیع اُمم
آپ کے دم سے ہے ہم پہ رب کا کرم

ہم کہاں، انبیاء کے بھی سردار ہیں
اے حبیب خدا تاجدار حرم

جب میں پڑھتا ہوں تجھ پہ درود
دور ہو جاتے ہیں سارے رنج و الم

آپؐ کی ذات ہے ایک ایسا چراغ
روشنی میں ہیں شمس و قمر جس سے کم

گھر خدا کا بھرا تھا بتوں سے کبھی
توڑ ڈالے ہیں آپؐ ہی نے سارے صنم

تجھ کو ناداں سمجھتے ہیں اپنی طرح
اُن کو آتی نہیں ہے کبھی بھی شرم

ہم سبھی ہیں محمدؐ کے ادنیٰ غلام
ساتھ آقا کے جنت میں جائیں گے ہم

پہنچ جائے مدینے میں اختر کبھی
چومتا ہی رہوں تیرا نقش قدم

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



احیائے تصوف کا علمبردار اور اتحاد بین المسلمین کا نقیب



ماہنامہ انٹرنیشنل نوائے صوفیہ

مدیر: علامہ محمد بشیر

تاریخ نومبر 2008ء

شمارہ نمبر 99

قیمت 30 روپے

فہرست مضامین

برائے خط و کتابت

A-358، سیکٹر G-6/1-1،
اسلام آباد، پاکستان۔

نوٹ:

مضامین اور مندرجات کی ذمہ داری مضمون نگار اور نامہ نگار حضرات پر عائد ہوتی ہے۔

چیک، ڈرافٹ بنام

ماہنامہ نوائے صوفیہ
اکاؤنٹ نمبر 1778
UBL سیکریٹریٹ برانچ،
اسلام آباد

ایڈیٹر اینڈ پبلشر ایم بشیر نے انٹر گرافک پرنٹرز آئی نائن فور، اسلام آباد سے چھپوا کر دفتر نوائے صوفیہ A-358، G-6/1-1، اسلام آباد سے شائع کیا۔

تفکر و تذکر

انسان کو اس عالم آب و گل میں مختلف حالات سے گزرنا پڑتا ہے۔ وہ جب ایک حالت سے گزرتا ہے تو دوسری حالت اُسے درپیش ہوتی ہے گویا وہ یکے بعد دیگرے مختلف حالات کا سامنا کرتا رہتا ہے۔ اسے ایک لمحہ کے لئے بھی سکھ کا سانس لینا نصیب نہیں ہوتا۔ معنوی پریشانیوں سے چھٹکارا ملنا اس کے ہاں عنقا رہتا ہے۔ وہ ظاہری ساخت کے لحاظ سے ایک جاندار جسم لگتا ہے لیکن باطنی عوامل وغیرہ کے لحاظ سے ایک بے جان کیپرم خاکی کی منظر کشی کرتا ہے۔

ایسا ہی حال اس بندۂ ناچیز کا رہا ہے۔ آدھ سال سے قسم قسم کی حسی رکاوٹوں کے ساتھ معنوی رکاوٹوں نے اپنے مہیب حصار میں مجھے بند رکھا اور نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن والی فریاد کو وردِ زبان رکھنے پر مجبور کیا۔ گویا ایک قسم کی ہلاکت خیز بندش نے زندگی اجیرن بنا دی۔ یہ ایک خطرناک معنوی یلغار تھی جس کا مقابلہ کرنا میرے لئے جوئے شیر لانے سے کم نہ تھا۔ تادمِ تحریر اس تباہ کن یلغار کا آہنی عزم سے سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

نوائے صوفیہ کی اشاعت میں غیر معمولی تاخیر کی وجہ بھی ساٹھ فیصد یہی خطرناک معنوی یلغار ہے۔ قارئین کرام کو رسالے کی اس حیران کن تاخیر کا سبب بتانا مناسب اور ضروری سمجھا گیا۔ ہمیں مایوس ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ انشاء اللہ دیر آید درست آید والی مثال کے مطابق آئندہ اس قسم کی پریشان کن تاخیر سے نجات ملنے کی قوی اُمید ہے۔ ادارہ نوائے صوفیہ کو جملہ مومنین صوفیہ نوربخشیہ سے ہر ممکن اقتصادی تعاون درکار ہے تاکہ اس عظیم اشاعتی کام کے تسلسل کو کسی قسم کی غیر ضروری تاخیر کے بغیر برقرار رکھا جا سکے۔ اس دفعہ مجموعۂ شریعت محمدیہ والا مضمون شاملِ اشاعت ہونے سے رہ گیا ہے۔ انشاء اللہ آئندہ شائع کر دیا جائے گا۔ دعا گو ہوں کہ اللہ ہمیں توفیق خیر دے۔ امین (مدیر)

☆☆☆

کل سے آج کا سفر

تحریر: غلام حسین نوید

حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی علی ثانی کی آمد سے قبل پورا بلتستان کفر، بت پرستی اور جہالت کی تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا اور ہر طرف جہالت کا دور دورہ تھا۔ یوں مختلف خدا کو ماننے والے علاقے میں پھیلے ہوئے تھے۔ آپ اس وقت تبلیغ اسلام کے سلسلے میں پوری دنیا کی سیاحت کر چکے تھے اور اسی دوران بلتستان میں بھی آپ کا مبارک قدم نور اسلام کے ساتھ جلوہ افروز ہوا اور یوں جدھر رُخ کرتے لوگ مشرف بہ اسلام ہو کر اپنے دلوں کو اسلام کے نور سے منور کرتے رہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جہاں کہیں آپ تشریف لاتے تھے وہاں اپنی کرامات سے اہل علاقہ کو کامل یقین بناتے ہوئے پورے علاقے کو حلقہ بگوش اسلام کرتے رہے۔ آپؒ کی کرامات میں لوہے کی دہکتی گھوڑے پر سوار ہو کر علاقہ چپلو کا تین بار چکر لگانا، اور لامہ کو جوتی کے ذریعے آسمان سے زمین پر واپس لانا، شگر کے پولو گراؤنڈ کے وسطی حصے میں موجود پتھریلی چٹان کو عصا مبارک کی ضرب سے زمین میں دھنسا کر لوگوں کو ورطہ حیرت میں ڈال کر یک لخت مسلمان بنانے کا عمل قابل ذکر ہیں۔ اور انہی ہستیوں کی ہی تبلیغ دین حق کی مرہونِ منت ہے اور ان کی تعلیمات کی بدولت مشرب ہمدانیہ کے پیروکاران کے علاوہ

کچھ اور آثار نہیں تھے۔

یہ امر قابل توجہ ہے کہ حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی علی ثانیؒ کی آمد سے قبل اہل بلتستان بت پرستی کا شکار تھے تو معلوم یہ ہوا کہ جب آپؒ نے سب کو دین اسلام کا تحفہ عطا کیا تو آپ ہی اس وقت کے علوم دینی اور شریعت میں لوگوں کے لئے رہنمائی کا واحد ذریعہ تھے۔ اور ساتھ ہی صوفیائے کرام بھی بلتستان وارد ہونا شروع ہوا اور یوں بلتستان میں دین حق کو خوب پھلنے پھولنے کا موقع میسر آیا اور سلسلہ ذہب کے عظیم سلسلے سے بڑے عظیم المرتبت اولیاء کرام کی تعلیمات کا اثر ہے کہ ہمارے غوث المتاخرین سید العارفین حضرت محمد نور بخشؒ کی لازوال تعلیمات اور تبلیغ دین کے شاہکار کارناموں اور آپ کی حکمت اور علم میں بلند مقام حاصل ہونے کی وجہ سے آپ کے اُستاد محترم نے آپ کے ہی ہاتھوں بیعت کرنے کو ترجیح دی اور یوں آپ کو نور بخش کا پروانہ عطا کیا یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے روش کے ساتھ نور بخش استعمال کرتے ہیں اور یوں نوربخشیت ہماری پہچان بن کر رہ گئی۔ اور نوربخشی عقائد کے چودہ نعروں میں روش نوربخشیہ اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

صوفیائے کرام مبلغین چونکہ اکثر فارس (ایران) سے تعلق رکھتے تھے اس وجہ سے فارسی زبان کو کثرت سے استعمال کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے ہماری تہذیب وتمدن اور زندگی میں فارسی کی چھاپ صاف محسوس کی جا سکتی ہے۔ اور ہماری بنیادی کتاب عربی یا فارسی میں اکثر پائی جاتی تھی۔ اور یوں بہت کم لوگ ہی عربی یا فارسی سمجھ یا لکھ، پڑھ سکتا تھا۔ اتنی لمبی تمہید کا اصل مقصد یہ باور کرانا تھا کہ مسلک صوفیہ نور بخشیہ ہی بلتستان کی قدیم اور آبائی مذہب ہے مگر ستم ظریفی کی حد ہو گئی کہ حالت اور مسلک مخالف قوتوں کے ہاتھوں اسے پے در پے حملہ کر کے اس کے اصل وجود کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی بھی مکروہ جسارت کی گئی۔ بلتستان میں تبدیلی مذہب کا نہ ختم ہونے والا ایک دور شروع ہو گیا اور مسلک حقہ سے وابستہ غریب اور مفلوک الحال لوگوں کو دنیاوی زعم میں مبتلا کر کے تبدیلی مذہب کے لئے مخصوص ٹولے سرگرم عمل رہے اور یوں دیگر نئے مذاہب نے بھی اہل بلتستان میں ڈیرہ جمانا شروع کیا اور ہر کسی نے اسی مسلک کو ہی زک پہنچایا اور اس کو مختلف فرقوں میں تقسیم کرنا اور اس عظیم اور پاک مسلک کو ہر ممکن نقصان پہنچانا شروع کیا۔ اور لوگوں کو اصل تعلیم سے دور رکھا گیا اور اندھی تقلید لوگوں کا مقدر بن گئے کیونکہ اولاً علم کی رسائی جوئے شیر لانے کے مترادف تھی تو دوسری طرف ڈوگرہ راج تعلیم وتربیت کی راہ میں چٹان بن کر کھڑا تھا۔ اس لئے لوگوں کو غلامانہ زندگی گزارنے پر مجبور کرتے رہے۔

تاہم قربان جائیے اُن لوگوں کی جرأت جذبہ ایمانی پر اتنے پُرخار اور پُرفتن دور میں بھی نوربخشیت کو سینے سے لگا کر، آنکھوں میں سجا کر بیرونی سازشوں کی منظم تحاریک کے باوجود صبر واستقلال کی عظیم مثال پیش کرتے ہوئے نوربخشیت کو دوام بخشی۔ ان تمام نامساعد حالات کے باوجود جہاں ایک طرف لالچ اور حرص میں مبتلا کر کے لوگوں کو حقائق سے دور کرتے رہے دوسری جانب دینی علوم کے ذخائر کو ضائع کرنے کی بدترین تاریخ رقم کی گئی۔ ایران میں صوفیہ نوربخشیہ کے پیروکاروں کا قتل عام، کشمیر میں مولی گاجر کی طرح کاٹنے کے علاوہ مقدس خانقاہوں کا انہدام اور نوربخشی کتابوں کو جلانا اور دریا بُرد کرنا جیسے اخلاق سوز واقعات اس عظیم اور اتحاد بین

المسلمین کے داعی مسلک کو سہنے پڑے اس کے باوجود ہمارے مسلک کا روز بروز ترقی کرنا حق اور سچ کی ایک روشن دلیل ہے کیونکہ حق کو روکا تو جاسکتا ہے مگر دبایا نہیں جاسکتا۔

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام تعلیم یافتہ نوجوان مسلک حقہ کی ترویج و ترقی کے لئے ایک آفاقی پلیٹ فارم پر متحد ہو کر بیرونی سازشی عناصر کا بھرپور مقابلہ کرنے کے لئے کمر بستہ ہو جائیں۔ اور کے بل بوتے پر تعلیم یافتہ حلقہ مسلک حقہ کے لئے اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں یقین کامل سے کہہ سکتا ہوں کہ ہر پڑھا لکھا نوجوان اس چیز کا ادراک ضرور رکھتے ہیں کہ مفاد پرست ٹولوں نے ہمیشہ اپنی ہوس کی آگ بجھانے کے لئے اس مسلک حقہ کو بے دریغ استعمال کیا ہے اور اُس سے ماضی میں بھی ناقابل تلافی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا اور حال ہی میں بھی ایک مخصوص گروہ انہی مذموم مقاصد کے لئے اس پاک مسلک کی آڑ میں سازشی عناصر مکروہ دھندے میں سرگرم عمل ہیں مگر اب وقت بدل چکا ہے اور لوگ اب ایسے بھیڑ نما بھیڑیے کو پہچاننے میں ذرا بھی تامل نہیں کرتے، بغل میں چھری رکھ کر منہ سے رام رام کہنے والوں کو پہلے ہی مسترد کر چکے ہیں اور گندم نما جَو فروشوں کا لبادہ اوڑھنے کے باوجود اپنے آقاؤں کی توقعات پر پورا نہیں اُتر سکے ہیں۔

نوجوانو اب بھی جاگنے کا مقام ہے تسبیح کے بکھرے دانے کی طرح رہنے کی بجائے آپس میں محبت اور اخلاص کی بنیاد پر اجیٹ ایسے پلیٹ فارم پر متحد ہو جائیں جہاں بیرونی قوتوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بھرپور اور منہ توڑ جواب دیا جاسکے۔ این وائی ایف اس مقصد کے لئے موزوں پلیٹ فارم ہے۔

تاریخ کے اوراق کو پلٹنے سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ آج بھی کوئی نہ کوئی شخص کسی نہ کسی رُوپ میں کسی نہ کسی دور میں کردار ادا کرتے ہوئے تاریخ کو دہراتے ہیں اور یہ نہ ختم ہونے والا طاغوتی عمل ہے جو کسی نہ کسی چہرے میں نمایاں نظر آتے ہیں کہیں سید علی کریسی کی شکل میں پورے علاقے کو یک لخت تبدیلی مذہب کے فریضے کو انجام دے کر تاریخ کو دہرا چکی ہے تو آج کسی اور کذاب کی شکل میں سید علی کریسی اپنے باطل عقائد کو نوربخشی عقائد میں شامل کر کے اہل نوربخشیہ کو داغ دار بنا کر کبھی نہ ختم ہونے والی ایک آزمائش میں اُلجھانا چاہتے تھے مگر اس بار حالت نے کچھ اور رخ کیا اور نئی تاریخی کردار ادا کرتے ہوئے صوفیہ نوربخشیہ کی سپریم کونسل کے علماء کرام نے بروقت اقدامات کر کے نوربخشیت کو بچانے کے لئے ایک تاریخی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔

قارئین کرام! ہم کئی اور صدمات سے دوچار ہو سکتے تھے اگر ندوہ اسلامیہ وجود میں نہ آتی، اگر دعوات صوفیہ کا اُردو میں ترجمہ نہیں کیا ہوتا، اگر فقہ الاحوط عام لوگوں کی نظروں سے نہیں گزرتے تو یقیناً عوام اندھا دُھند تقلید کرنا شروع کرتے اور ہمیں اپنا بایاں بازو قرار دے کر سازشی عناصر کا شکار ہو کر اپنی حقیقت بھلا چکا ہوتا۔ مبارک بادی کے مستحق ہیں وہ لوگ جنہوں نے شدید عوامی مخالفت کے باوجود اپنے مشن کو جاری رکھتے ہوئے ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کیا جس کی وجہ سے عوامی بیداری کا عمل پیدا ہوا۔ ان تمام حقائق کے علاوہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل کا بھی صحافتی کردار کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ یقیناً اس پاک جریدے کی بہت سی خدمات ہیں۔ نوائے صوفیہ ہی

کا کارنامہ ہے کہ اتحاد بین المسلمین کے رہنما اصول کو اپناتے ہوئے صوفی ازم کی تعلیم کو عام کرنے کے علاوہ لوگوں میں فکری شعور کو بیدار کیا ہے۔

لہذا ان تمام حقائق کے باوجود اب بھی بیدار نہیں ہوا تو ہم اس واقعہ کے مطابق پائیں جس میں ایک بادشاہ کے ستر محافظ کے ہوتے ہوئے دو ڈاکو آ کر لوٹ مار کا بازار کرتا ہے اور ستر محافظ بے بسی کا تصور پیش کرتا ہوا ان تمام حالات کو چشم زدن مشاہدہ کرتے ہوئے روک تھام سے عاجز نظر آتا ہے تو نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ ڈاکو بحفاظت مال و زر سمیٹ کر فارغ ہو جاتا ہے اور محافظ ہاتھ ملتے رہ جاتے ہیں مفہوم اس کا یوں پیش کیا جاتا ہے کہ ڈاکو بہت منظم تھے لیکن محافظ غیر منظم مگر ذاتی طور پر ہتھیاروں سے لیس تھے مگر ایک ایک دوسرے پر نظر جمائے۔ کسی دوسرے پر انحصار کرتے تھے۔

میں سمجھتا ہوں ہوں ہماری کیفیت بھی کچھ اس سے مختلف نہیں انفرادی طور پر ہر کوئی حالات کو سمجھنے کے قابل ہیں مگر اجتماعی طور پر کچھ کرنے سے قاصر ہیں یہی وجہ ہے کہ ڈاکو بار بار اسی گھر کو ہی اپنا نشانہ بناتا ہے۔

آخر میں ان تمام شعور صاحبان علم اور طلبہ سے پر زور اپیل کرتا ہوں کہ اس مسلک حقہ کی ترویج و ترقی کے لئے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر، کاندھے سے کاندھا ملا کر اور قدم سے قدم ملا کر اس کار خیر میں اپنا اپنا کردار کرتے ہوئے اکیسویں صدی کے پُر آشوب، نفسا نفسی اور مادہ پرستی کے اس زمانے میں حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ اور حضرت شاہ سید محمد نوربخش کے فکر اور علم کو عام کرتے ہوئے اتحاد بین المسلمین کے آفاقی پیغام کو دیگر لوگوں تک پہنچاتے ہوئے مسلک حقہ کی اصل تصویر پیش کریں۔

سونے کی ایک زنجیر کی مانند ہے اپنا سلسلہ
تھامے جو اس زنجیر کو ہے اس کا مذہب صوفیہ

تحریر: غلام حسین نوید، ایم بی اے کراچی

☆☆☆

تقویٰ

مولانا محمد بشیر تبسم چھوربٹ سیاری

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللهَ. ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو یعنی اللہ سے ڈرو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔ نیز فرمایا وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ اور انسان کو دیکھنا چاہئے کہ اس نے کل کے لئے کیا آگے بھیجا۔ یعنی قیامت کے لئے اس نے کیا عمل کیا اور مقصد اللہ تعالیٰ کا یہ ہے کہ مانو اور اطاعت کرو تا کہ قیامت کو اس کا اجر پاؤ نیز فرمایا وَاتَّقُوا اللهَ اِنَّ اللهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ. اللہ تعالیٰ سے ڈرو بلا شبہ اللہ باخبر ہے اس سے جو تم کرتے ہو یعنی اچھا برا جو کچھ بھی تم کرتے ہو یقیناً قیامت کے دن فرشتے آسمان اور زمین اور رات اور دن انسان کے اچھے بُرے عمل کی گواہی دیں گے۔ اطاعت ہو یا معصیت سب کی گواہی دیں گے حتیٰ کہ انسان کے اعضائے بدن بھی اس پر گواہی دیں گے اور زمین مومن پرہیزگار کے لئے گواہ ہو گی اور بتائے گی کہ اس نے مجھ پر نماز پڑھی، روزہ رکھا، حج اور جہاد کیا، اس گواہی پر مومن پرہیزگار خوش ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی نشانی انسان کے سات اعضاء میں نمایاں ہوتی ہے۔

1- زبان۔ یعنی وہ اپنی زبان کو جھوٹ، غیبت،

چغلی، تہمت اور فضول باتوں سے روکے اور اسے اللہ کے ذکر، تلاوتِ قرآن اور عملی مذاکرے میں مصروف رکھے۔

2- دل۔ دل سے دشمنی، بہتان اور بھائیوں سے حسد کو نکال دے کیونکہ حسد نیکیوں کو مٹا دیتا ہے جیسے آنحضورؐ نے فرمایا اَلْحَسَدُ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ. حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ ایندھن کو۔

یہ بات سمجھ لینے چاہئے کہ حسد دلوں کی خطرناک بیماریوں میں سے ہے اور دلوں کی بیماری کا علاج صرف علم اور عمل ہی سے ہوسکتا ہے۔

3- نظر۔ کھانے پینے اور پہناوے وغیرہ میں آرام کی طرف نہ دیکھے اور نہ دینا کو شوق کی نظر سے دیکھے بلکہ عبرت حاصل کرنے کے لئے دیکھے اور کسی ایسی چیز کو نہ دیکھے جو اس کے لئے حلال نہیں۔

4- پیٹ۔ اپنے پیٹ میں کوئی حرام چیز داخل نہ کرے کیونکہ یہ گناہ کبیرہ ہے جیسے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب انسان کے پیٹ میں لقمہ حرام جاتا ہے جب تک یہ لقمہ اس کے پیٹ میں رہتا ہے زمین اور آسمان میں تمام فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں اور اسی حالت میں مر جائے گا تو اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔

5- ہاتھ۔ اپنے ہاتھ کو حرام کی طرف نہ بڑھائے بلکہ اپنا ہاتھ اس چیز کی طرف بڑھائے جس میں اللہ کی فرمانبرداری ہو۔

6- قدم۔ اپنے قدم کو اللہ کی نافرمانی میں نہ اُٹھائے بلکہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت، رضامندی اور علماء وصالحین کی مجلس کی طرف اٹھائے۔

7- اطاعت۔ اطاعت خالص اللہ کی رضا کے لئے اختیار کرے اور نفاق اور دکھائے سے بچے جب مومن خالص اللہ کی رضا کے لئے اختیار کرے گا تو وہ مومن ان لوگوں میں سے ہوگا جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَالْاٰخِرَۃُ عِنْدَ رَبِّکَ لِلْمُتَّقِیْنَ. ترجمہ: اور اچھا انجام تیرے رب کے ہاں ڈرنے والوں کے لئے ہے اور دوسری آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ نَعِیْمٍ. بلاشبہ ڈرنے والے جنات اور نعمت میں ہوں گے نیز فرمان باری تعالیٰ ہے۔ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ. ترجمہ: بلاشبہ ڈرنے والے امن میں ہوں گے۔ گویا اللہ تعالیٰ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ وہ لوگ قیامت کے دن آگ سے نجات پا جائیں گے اور مومن کو چاہئے کہ وہ خوف اور اُمید کے درمیان رہے وہ اللہ کی رحمت کا اُمیدوار رہے اور اس کی رحمت سے مایوس نہ ہو جیسے فرمان باری تعالیٰ ہے۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ. اللہ کی رحمت کی مایوس نہ ہو۔ مومن اللہ کی تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے اور بُرے کاموں سے باز رہے اور اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرے جو شخص اللہ کے عذاب سے بچنا چاہتا ہے اور اس کی رحمت اور بھلائی حاصل کرنا چاہتا ہے اُسے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور دُنیا کی سختیوں پر صبر کرے اور گناہوں سے بچے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب متقی جنت میں داخل ہوں گے تو فرشتے ہر نعمت اور بھلائی کے ساتھ ان کا استقبال کریں گے ان کے لئے ممبر رکھے جائیں گے اور فرش بچھائیں گے اور ان کے لئے رنگ رنگ کے پھل اور کھانے لائیں گے تو متقی جنت کی نعمتوں کو دیکھ کر حیران

ہوں گے اس لئے ہم سب کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور اس نے جو حکم دیا ہے اس پر عمل کریں اور جس سے منع کیا ہے اس سے رُک جائیں۔

☆☆☆

حصولِ رزق حلال عین عبادت ہے

تحریر: غلام مہدی سکردو

نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حلال رزق طلب کرنا عین عبادت ہے اور فرمایا کہ جو شخص چالیس دن ایسی حلال روزی کھائے گا جس میں حرام کی قطعاً آمیزش نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر نور کی تجلی ڈالتے اور حکمت کے چشمے اس کے دل سے جاری فرماتے ہیں۔ آپ نے ہمیشہ حلال کی کمائی پر زور دیا ہے اور اس معاملے میں کسی بھی قسم کی معمولی رعایت دینے کو تیار نہیں تھے۔ دوسری بات یہ تھی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے اور حرام کی کمائی کو زبردست معاشرتی برائیوں اور گناہوں میں شمار کرتے تھے اور انہیں نہایت ناپسندیدہ قرار دیتے تھے اس حوالے سے متعدد ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآنی آیات انسانوں کی رہنمائی کے لئے موجود ہیں۔

ہمارا مذہب اسلام زندگی کے تمام معاملات میں اہلِ ایمان کو اچھے اور عمدہ اخلاق اور دیانتدارانہ و سچے طرز عمل کی ہدایت کرتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ فرض عبادتوں کے بعد حلال رزق کمانا بھی فرض ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاکیزہ روزی کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ (المومنون)

اہلِ ایمان یعنی مومنین کو بھی یہی تاکید فرمائی۔ اے اہلِ ایمان جو پاک اور حلال چیزیں ہم نے تمہیں بخشی ہیں وہ کھاؤ۔ (البقرہ 172)

قرآن حکیم و فرقان حمید میں ایک اور جگہ فرمایا۔ لوگو، زمین میں حلال اور پاک چیز ہے انہیں کھاؤ اور شیطان کے بتائے ہوئے راستے پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے بدی اور فحش کا حکم دیتا ہے۔ (البقرہ 861)

اسلام نے واضح طور پر بتایا ہے کہ حرام روزی سے حاصل کیا گیا کھانا پینا اور لباس سب حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی صرف وہی صدقہ قبول کرتا ہے جو پاک و جائز کمائی سے دیا گیا ہو اپنی راہ میں خرچ کیا گیا حرام مال وہ کبھی قبول نہیں کرتا بلکہ یہ انسان کے لئے بڑے افسوس کی بات ہے کہ ایک تو وہ حرام کمائی کرے اوپر سے اسی کمائی سے اللہ کی راہ میں صدقہ و خیرات کرے۔ یہ تو سراسر خسارے اور نادانی کی بات ہے جس شخص کی کمائی حرام ہو نا جائز طریقے سے حاصل کی ہو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول نہیں کرتا۔ حضرت سفیان ثوریؒ کا ارشاد ہے کہ جو شخص حرام کے مال سے صدقہ دیتا ہے وہ اس شخص کی مانند ہے جو ناپاک کپڑے کو پیشاب سے دھوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ حرام مال کمائے پھر اس میں سے خدا کی راہ میں صدقہ کرے تو یہ صدقہ اس کی طرف سے قبول نہیں کیا جائے گا اگر اپنی ذات اور گھر والوں پر خرچ کرے گا تو برکت سے خالی ہوگی۔ اگر وہ اسے چھوڑ کر مرا تو وہ اس کے جہنم کے سفر میں زاد راہ بنے گا۔ اللہ تعالیٰ برائی کو برائی کے ذریعے نہیں مٹاتا بلکہ بُرے عمل کو اچھے عمل

سے مٹاتا ہے۔

ارشادِ الٰہی ہے کہ حرام چیزوں سے اہل ایمان کو بچنا چاہیئے۔ (المائدہ 39)

باری تعالیٰ نے اہلِ ایمان پر واضح کر دیا کہ اے لوگو، جو ایمان لائے ہو شراب اور جوا اور آستانے اور پانسے یہ سب گندے شیطانی کام ہیں ان سے پرہیز کرو امید ہے کہ تمہیں فلاح نصیب ہوگی۔ (المائدہ۔ 90)

اِن احکامات کے باوجود مسلمانوں نے شعوری اور غیر شعوری طور پر ایسے پیشے ہنر اور کمائی کے ذریعے اختیار کر رکھے ہیں جو اسلام میں قطعاً حرام ہیں بعض یہ حقیقت جانتے ہوئے بھی ان ممنوعہ کاموں اور طریقوں کو ترک کرنے کو تیار نہیں ہیں۔

ایسے بے حس لوگوں کے بارے میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے۔ کبھی تم نے اس شخص کے حال پر غور کیا ہے جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا لیا ہو۔ کیا تم ایسے شخص کو راہ راست پر لانے کا ذمہ لے سکتے ہو؟ کیا تم سمجھتے ہو کہ ان میں اکثر لوگ سنتے اور سمجھتے ہیں۔ یہ تو جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے۔ (القران۔ 43-44)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھی ہے۔ (بنی اسرائیل۔ 9)

رب العالمین نے انسانوں کو یہ باور کرایا، جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ تو دُنیا میں بھٹکے گا اور نہ آخرت میں بدبختی سے دوچار ہوگا۔ (طٰہٰ۔ 321)

حق تعالیٰ نے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا۔ سیدھا راستہ صرف اللہ کا ہے۔ (الانعام۔ 61)

چنانچہ اللہ کے وضع کردہ قوانین اور اصولوں سے ہٹ کر جہاں بھی انسان نے اپنی خواہش کے مطابق زندگی گزارنے کے لئے اپنی دانست میں بڑے مفید قاعدے اور طور طریقے اپنائے وہ ہمیشہ انسان کے لئے مصائب اور معاشرے میں فتنہ فساد کا موجب بنے۔ جب کسی معاشرے میں جھوٹ فریب دھوکہ دہی اور وعدہ خلافی عام ہو جائے تو وہ زوال کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان بُری عادتوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے کئی سابقہ اقوام پر سخت عذاب نازل کیا۔ یہ ایسی برائیاں ہیں جن سے معاشرے میں فتنہ و فساد پیدا ہوتا ہے اور انسان مصائب و الام میں گرفتار ہو جاتا ہے اسلامی شریعت میں ایسی تمام بداعمالیوں اور برائیوں پر سخت سزائیں مقرر ہیں۔ میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں رزق حلال کمانے کی توفیق دے۔ آمین

☆☆☆

نوربخشیوں کے تاریخی ورثے کی حفاظت کی جائے

عیسیٰ خان شگری

بلتستان ایک دور افتادہ علاقہ ہونے کے باوجود اپنے دامن میں بہت سی عظیم عمارتیں موجود ہیں جن میں صوفیاء کرام کی تعمیر کردہ خانقاہیں قابلِ ذکر ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ ماضی میں یہ علاقہ صوفیاء کرام کی توجہ کا مرکز رہا ہے اور خصوصاً حضرت سیّد علی ہمدانیؒ المعروف شاہ ہمدان کا اس علاقے پر عظیم احسان ہے جنہوں نے علاقہ بلتستان میں اسلام کی روشنی پھیلانے کے

ساتھ ساتھ اپنے ہمراہ لائے ہوئے ایرانی اور کشمیری کاریگروں کے ذریعے یہاں عظیم الشان مساجد اور خانقاہیں بھی تعمیر کروائیں۔ ان میں سے خانقاہ معلیٰ گلاب پور شگر قدیم کشمیری طرزِ تعمیر کا لافانی شاہکار ہے۔ یہاں کے بزرگ بتاتے ہیں کہ اس علاقے میں ہمیشہ گرمیوں میں پہاڑوں سے سیلابی پانی آتا تھا مگر جب سے یہ خانقاہ معلیٰ تعمیر ہوئی یہ سلسلہ مستقلاً بند ہوا۔ خانقاہ معلیٰ کا سنگِ بنیاد سلسلۃ الذہب کے مشہور روحانی پیشوا حضرت میر یحییٰ معصوم رہنماؒ نے 1117ھ میں اپنے دستِ مبارک سے رکھا۔

روایت ہے کہ خانقاہ معلیٰ کی بنیاد رکھنے سے قبل آپ نے پورے گلاب پور کا چکر لگایا اور ایک غیبی اشارے کے تحت اس جگہ کا انتخاب کیا۔ جیسا کہ کہا گیا ہے کہ خانقاہ معلیٰ گلاب پور کشمیری فن تعمیر کا ایک شاہکار ہے۔ اس میں چوب کاری اور نقش نگاری کے انتہائی عمدہ نمونے ملتے ہیں۔ دیواروں میں پتھر کی جگہ لکڑی کے بلاک استعمال ہوئے ہیں۔ جو اس زمانے میں عمارت کی مضبوطی کی ضمانت سمجھے جاتے تھے۔

خانقاہ کی اندرونی لمبائی 38 فٹ اور چوڑائی 26 فٹ 4 انچ ہے۔ اونچائی 22 فٹ ہے اور اس میں 7 عدد ستون استعمال ہوئے ہیں۔ ستونوں کی لمبائی 22 فٹ اور موٹائی 3 فٹ ہے جو کہ اچھی قسم کی لکڑی سے بنائے گئے ہیں۔ خانقاہ کے اندر 3 کھڑکیاں کھلتی ہیں۔ جن کی لمبائی 8 فٹ اور چوڑائی 6 فٹ ہے۔

صوفیہ نوربخشیہ کی روایت کے مطابق خانقاہ معلیٰ میں اعتکاف نشینی کے سترہ (17) اعتکاف خانے بنائے گئے ہیں جو کہ 5x6 فٹ ہیں۔ خانقاہ معلیٰ کے اندر دیوہیکل ستونوں کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ ان بڑے بڑے ستونوں کو کہاں سے اور کیسے لایا گیا ہوگا لیکن خاصان خدا کے لئے یہ کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ روایت ہے کہ لوگوں سے جب یہ ستون کھڑے نہ ہو سکے تو انہوں نے حضرت میر یحییٰؒ سے شکایت کی۔ جس پر آپ نے سب پیروکاروں کو جمع کر کے سماع کا اعلان کیا اور جب سب پر وجد طاری ہوا تو اس دوران آپ نے ستونوں کو کھڑا کرنے کا حکم دیا اور ستون بآسانی اپنی جگہ کھڑے ہو گئے جبکہ ایک دوسری روایت کے مطابق آپ نے عقیدت مندوں کو حکم دیا کہ وہ چلے جائیں۔ رات کے اندھیرے میں آپ نے اکیلے ان ستونوں کو خانقاہ میں کھڑا کیا۔ صبح یہ دیکھ کر سارے حیران ہو گئے۔

اس وقت خانقاہ معلیٰ کی یہ عمارت بوسیدہ ہو چکی ہے اور علاقے کے اہل نوربخشیہ اس کی مرمت کی فکر میں ہیں۔ اس سلسلے میں ایک نہایت اہم نکتے کی جانب اہل صوفیہ نوربخشیہ کی توجہ مبذول کرانا مناسب ہوگا۔

جیسا کہ سب اہل شعور و دانش جانتے ہیں کہ بلتستان کی قدیم خانقاہیں اور مسجدیں اہل صوفیہ کا اہم ترین روحانی و تاریخی اثاثہ ہیں۔ ان عمارتوں کے ساتھ ان کے عظیم المرتبت بزرگوں کی برکت اور ان کے عہد کا تقدس وابستہ ہے۔ یہ عظیم عمارتیں نہ صرف اہل نوربخشیہ کا تاریخی ورثہ ہیں بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی آثار قدیمہ کا گراں مایہ اثاثہ ہیں۔ یہی ہماری شاندار ماضی کی نشانی اور ہمارے حال کی پہچان اور مستقبل کے تحفظ کی ضمانت ہیں۔ اس لئے ان عمارتوں کو اپنی اصلی شکل میں محفوظ رکھنا ہمارے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔

یہ بات بجا ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ پرانی

عمارتوں کی مرمت اور دیکھ بھال ناگزیر امر بن جاتی ہے مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ ان عمارتوں کے قدیم فن تعمیر کے اعلیٰ نمونوں اور چوبکاری کے شاہکاروں کو اپنی اصلی حالت میں محفوظ رکھ کر عمارت کو مضبوط اور مستحکم بنایا جائے۔

بدقسمتی سے ماضی قریب میں یہ روایت چل پڑی ہے کہ ان عظیم عمارتوں کو جن کی تعمیر میں سینکڑوں ہزاروں اہل ہنر نے برس ہا برس تک خون جگر سے بنایا ہے۔ بوسیدہ کہہ کر یک لخت منہدم کیا جارہا ہے اور ان کی جگہ جدید نوعیت کی بے ہنگم عمارتیں کھڑی کی جارہی ہیں۔ جدت پسندی کا یہ جنون ہمارے مذہبی تشخص کے لئے انتہائی مہلک ہے۔ اس لئے امید کرتے ہیں کہ خانقاہوں اور پُرانی مساجد کے ساتھ یہ غیر دانشمندانہ سلوک دہرانے سے احتراز کیا جائے گا اور اس کی مرمت کے وقت اس کو اصلی حالت میں محفوظ کرنے کا اہتمام کیا جائے تاکہ اسلاف کی ارواح مطہرہ سے خیروبرکت جوان عبادتگاہوں کے درودیوار میں محفوظ ہیں ہم سے چھن نہ جائے اور ہم ہمیشہ اپنی روحانی تاریخی ورثے پر ناز کرتے رہیں۔

مذکورہ عناصر نے اولاً ان قدیم خانقاہوں اور مساجد پر دعویٰ ملکیت جتانے کی کوشش کی مگر ناکام ہونے کے بعد ایک اور حربہ اختیار کرنا شروع کیا ہے۔ جو درج ذیل ہے۔

یہ لوگ پرانی خانقاہوں اور مسجدوں کو بوسیدہ کہہ کر یا آبادی میں اضافے کے لحاظ سے چھوٹا اور ناکافی قرار دے کر انہیں مسمار کرنے اور ان کی جگہ نئی عمارتیں قائم کرنے کی طرف اہل نوربخشیہ کو راغب کرتے ہیں اور اس سلسلے میں خطیر رقم کی پیشکش بھی کرتے ہیں۔ ماضی قریب میں معروفیہ فاؤنڈیشن نامی ٹرسٹ نے کئی خوبصورت مسجدیں اور خانقاہیں شہید کر کے ان کی جگہ نئی عمارتیں تعمیر کی ہیں اور اہل نوربخشیہ کو ان کے خوبصورت مذہبی ورثے سے محروم کرنے کے علاوہ ان نوتعمیر مسجدوں اور خانقاہوں پر من پسند ناموں کے بورڈ بھی آویزاں کردیئے ہیں یہ قوم کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

مقام غور ہے کہ یہ عنایت صرف نوربخشیوں پر ہی کیوں ہوتی ہے؟ اگر بڑھتی ہوئی آبادی کی ضرورت پوری کرنا مقصود ہے تو قدیم مساجد اور خانقاہوں کو اپنی اصل حالت میں چھوڑ کر نئی جگہ نئی مسجدیں کیوں تعمیر نہیں کی جاتیں یا انہی خانقاہوں سے ملحقہ جگہوں کو مسجدوں کے اندر شامل کر کے گنجائش میں اضافہ کیوں نہیں کیا جاتا؟ نیز یہ کہ ان مسجدوں پر مخصوص بورڈ کیوں آویزاں کئے جاتے ہیں۔

☆☆☆

میں پسند نہیں کرتا

ترتیب وتالیف: م۔ش۔کوروی

عنوان میں پسند نہیں کرتا کہ ذیل میں لفظ "میں" سے Me یا میں مراد نہیں بلکہ قاری مراد ہے۔ اس لئے پڑھتے ہوئے قاری کو چاہئے کہ "میں سے م ش مراد نہیں۔ بہتر ہوگا کہ قاری اپنے آپ کو "میں" تصور کریں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں۔

شمارہ نمبر 97 میں جناب موسیٰ علی کلیم صاحب کی پسند سے میری تھکان دور ہوگئی اور اس عنوان پر چند اور باتیں نذر قارئین کرتا ہوں۔ امید ہے کہ نہ صرف پسند کریں گے بلکہ ان باتوں پر عمل کر کے دائمی کامرانی سے ہم کنار ہوں گے۔

(1) ہر جانور کی فطرت ہے کہ اپنے مالک کے بلانے پر آجاتا ہے۔ مگر حضرت انسان ایک ایسا جانور ہے۔

جسے مالک ہی نہیں، بلکہ خالق حقیقی بلاتا ہے، لیکن وہ جانتے ہوئے بھی راہ راست پر نہیں آتا۔ میں پسند نہیں کرتا کہ مسلمان خصوصاً بلھم ازل بنے۔ یعنی جانوروں سے بھی بدتر بنے۔

(2) بعینہ جانور اس کے مالک کے ڈانٹنے پر کسی کام سے رک جاتا ہے، مگر اشرف المخلوقات میں گنے جانے کے باوجود انسان نہیں رکتا۔ میں پسند نہیں کرتا کہ انسان یوں گستاخ اور راندہ دربار الٰہی ہوں۔

(3) طریقہ نوربخشیت میں ضروری ہے کہ رات کے پچھلے پہر اٹھ کر نوافلات ادا کریں۔ تہجد۔ تحیۃ تہجد وغیرہ کے بعد تسبیح معروف بہ کلمتان خفیفتان علی اللسان و ثقلتان فی المیزان وحبیبتان عند الرحمٰن یعنی دو کلمات ایسے ہیں جو زبان پہ ہلکے ہلکے ہیں۔ اعمال کی ترازو میں بھاری بھاری ہیں اور بڑے مہربان۔ اللہ کے ہاں پیارے پیارے ہیں اس کو کم از کم سو بار پڑھ چکنے کے بعد اذان صبح کا وقت ہو۔ طریقہ نوربخشیت میں اذان صبح تک سونے والوں کو غافلین کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس لئے اذان صبح کے بعد ''صلوٰۃ'' صلوٰۃ یا امتِ محمدؐ الصلوٰۃ'' سے پکارا جاتا ہے۔ آفاقی دین کی جانب سے امت کو پکارا جاتا ہے۔

اسی لئے میں پسند نہیں کرتا کہ اذان صبح تک بستر سے نہ اٹھوں اور غافلین کے زمرے میں آ کر پکارا جاؤں۔

(4) اللہ تبارک و تعالیٰ علاّمُ الغیوب ہے۔ علم کامل اور غیب کا علم صرف اسی کے پاس ہے۔ میں پسند نہیں کرتا کہ اسے چھوڑ کر ''میں'' منجموں کے گھروں کا چکر لگایا کروں۔ بلکہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ کسی کے گھر جانے کی زحمت کی بجائے خود اپنے گھر کے مُصلّٰی پر علام الغیوب کو پکاروں۔

(5) خدا تعالیٰ نے تمام انسانوں کو واحد شخص حضرت آدم علیہ السلام سے پیدا کیا اور فضیلت کا معیار تقویٰ پر رکھا۔ اس لئے ''میں'' پسند نہیں کرتا کہ ''میں'' ذات، خاندان رنگ و نسل پر فضیلت کا تقاضا کروں۔

(6) حسنات الابرار سیات المقربین۔ یعنی عام لوگوں کے لئے جو حسنات کا درجہ رکھتا ہے۔ وہی عمل مقربین کے لئے سیات کا درجہ رکھتے ہیں۔ ایک بندہ مؤمن توبہ کرتا ہے تو یہ امر اس کے لئے حسنات کے شمار میں آتا ہے۔ مگر ایک مقرب بارگاہ الٰہی کے لئے نئے سرے سے توبہ پر واپس آنا پڑے تو یہ عمل اس کے درجے کے مقابلے میں سیآت تصور کیا جاتا ہے۔ اس لئے میں پسند نہیں کرتا کہ کوئی بندہ درجات میں آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے مڑ کر آ جائے۔

(7) قرآن کریم کے سورۃ الانفال آیت نمبر 205 میں خداوند قدوس کا یہ ارشاد ہے کہ ''اے نبی اپنے رب کو صبح و شام یاد کیا کرو، دل ہی دل میں زاری اور خوف کے ساتھ اور زبان سے بھی ہلکی آواز کے ساتھ۔ تم ان لوگوں میں سے نہ جاؤ، جو غفلت میں پڑے ہیں۔

چونکہ یہ حکم نبی آخر الزمان سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا ہے۔ مگر درحقیقت یوم آخرت تک کے انسانوں سے بھی مخاطب ہے۔ ضروری ہے کہ صبح و شام اس آیت کی تعمیل میں اللہ تبارک و تعالیٰ کو یاد کریں۔ زاری و خوف کی آواز سے بھی۔ اب میں نے یہ حکم نوائے صوفیہ میں پڑھ لیا ہے۔ اس لئے میں پسند نہیں کرتا کہ صبح و شام ٹی وی ڈرامے اور ڈش پر اخلاق سوز نظارے دیکھیں۔

(8) ہم نے موسیٰ کو تیس 30 دن کا وعدہ کیا اور بعد میں دس 10 دن کا اضافہ کر دیا۔ اس طرح مقرر کردہ مدت پورے چالیس 40 دن ہو گئی۔ (آیت 142 الاعراف 7)

حضرت موسیٰ کو تورات عنایت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے کوہ طور پر چالیس 40 روزہ اعتکاف مقررہ کا تقاضا فرمایا اور قرآن مجید میں بھی وعاکفون فی المساجد فرمایا ہے۔ جس سے اعتکاف کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ اس لئے "میں" پسند نہیں کرتا کہ باوجود اہمیت اعتکاف معتکفین کی مذمت کروں۔

(9) اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے کلام مجید، فرقانِ حمید میں ارشاد فرمایا ہے۔ "اگر تم نے بھلائی کی تو اپنا بھلا کیا اور اگر برائی کی تو اپنے لئے۔ (آیت 7 بنی اسرائیل)

مگر میں اپنی نیکی کا احسان دوسروں پر جتاؤں۔ یہ "میں" پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ میری بھلائی اپنے لئے ہے۔ جس کا دوسروں پر احسان کس لئے؟

(10) تیرا رب حکیم کہہ چکا ہے کہ اس کے سوا نہ پوجو اور باپ کے ساتھ بھلائی کرو"۔ (ایت 22 بنی اسرائیل 7)۔

مگر میں زن مرید بن کر کمائی اور شادی کے بعد ماں باپ کو علیحدہ بٹھا دوں اور حکم خدا مندرجہ بالا کی خلاف ورزی کروں۔ یہ مجھے پسند ہے اور نہ پسند کرتا ہوں کہ خدا کی حکم عدولی میں ایسا کروں۔

(11) اللہ کا ارشاد ہے "بیشک تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے۔ (آیت 57 بنی اسرائیل 17)

مگر میں نڈر بن جاؤں اور کہوں اللہ کہاں ہے۔ اللہ کون ہوتا ہے؟ نیز تھوڑی سی عذاب دنیاوی سہہ کر یہ کہے کہ اللہ اور کیا کر سکتا ہے وغیرہ وغیرہ کہے۔ میں پسند نہیں کرتا کہ یوں یاوہ گوئی سے سنگین عذاب کا مستحق ٹھہر جاؤں۔ کیونکہ اللہ تو سب کچھ کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

(12) خداوند قدوس کا ارشاد ہے کہ "ہم اس قرآن کے سلسلہ تنزیل میں وہ کچھ نازل کر رہے ہیں جو ماننے والوں کے لئے تو شفا اور رحمت ہے، مگر ظالموں کے لئے خسارے کے سوا اور کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتا۔ (آیت 82 بنی اسرائیل 17)

میں پسند نہیں کرتا کہ قرآن کو پہلے لوگوں کے قصے قرار دوں۔

(13) اے نبیؐ! ان سے کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان میں بس اللہ کی گواہی کافی ہے۔ وہ اپنے بندوں کے حال سے باخبر ہے اور اللہ سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ (آیت 95 بنی اسرائیل)

میں پسند نہیں کرتا کہ رات کی اندھیری میں گناہ کبائر کے مرتکب اس خیال کے ساتھ ہو جاؤں کہ کوئی دیکھنے والا نہیں۔

(14) اللہ فرماتا ہے "ہم نے اس دنیا میں ان کے پیچھے لعنت لگا دی اور قیامت کے روز وہ بڑی قباحت میں مبتلا ہوں گے۔ (آیت 41 القصص 28)

قومِ فرعون اور بنی اسرائیل کو دنیا میں لعنت اور آخرت میں عذاب مقدر کیا ہے۔ جنہیں کبھی دنیا میں چین نہیں آنے والا ہے۔ وہ ہمیشہ خوف میں ہوں گے۔ مگر "میں" بنی اسرائیل اور مغرب کی تقلید کو قابلِ فخر تصور کروں۔ یہ امر میں پسند نہیں کرتا۔

(15) سورۃ القصص کی آیت نمبر 50 میں اللہ فرماتا ہے کہ:

''اس شخص سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو خدائی ہدایت کے بغیر بس اپنی خواہشات کی پیروی کرے۔''

تصور کرو قاری کہ ''میں'' اپنے خواہش کی تکمیل کے لئے کیا کیا نہیں کرتا۔ رشوت، بدکاری ساز، سنگیت اور خوش الحانی میں گائیکی کی چاہت وغیرہ۔ جو میں پسند نہیں کرتا۔ تاکہ ضلالت سے بچے۔

(16) ترجمہ:۔ تم لوگوں کو جو کچھ بھی دیا گیا ہے۔ وہ محض دنیا کی زندگی کا سامان اور اس کی زینت ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے۔ وہ اس سے بہتر باقی رہنے والی ہے۔ کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے؟ (آیت 159 القصص 28)

آیت مذکورہ میں یہ مفہوم ہے کہ اللہ کے پاس موجود نیکیاں دائمی اور بہتر ہے۔ جبکہ دنیا کی اشیاء عارضی زندگی کے سازوسامان اور اس کی چند روزہ زینت ہے اس لئے اللہ نے عقل کرنے کی دعوت دی ہے۔

''میں'' عقل کی روشنی میں پسند نہیں کرتا کہ عارضی زندگی کی زینت کو دائمی زندگی پر ترجیح دے کر بحرِ ذلت میں گر جاؤں۔

(17) ترجمہ:۔ اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو مت پکارو، اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (آیت 86 القصص 28)

آیت سے صرف اللہ کو حاکم مطلق ماننے کا حکم واضح ہے مگر میں ہر سینئر، ہر مالدار اور صاحب اقتدار کو مدد کے لئے پکار کر معبود ثانی بناتا ہوں جو میں پسند نہیں کرتا۔

(18) اللہ نے فرمایا۔ ''ہم نے انسان کو خوبصورت اعضاء دے کر بنایا ہے۔ جس پر خود خداوند قدوس نازاں ہے اور فرماتا ہے کہ ہم نے انسان کو خوبصورت اجزائے ترکیبی سے بنایا ہے۔ چنانچہ سورۃ۔۔۔ 95 آیت نمبر 4 میں ارشاد باری تعالی ہے کہ:۔

''ہم نے انسان کو خوب اندازے پر بنایا۔''

میں پسند نہیں کرتا کہ اس خوبصورت انسان کو گندہ کروں گندہ نالیوں میں اپنا خون بہائے اور گندگی سے حیات اور قوت آئے۔

(19) ترجمہ:۔ ''پھر اسے الٹا پھیر کر اسفل سافلین میں پہنچایا یعنی سب نیچوں سے نیچے۔'' (آیت 5 ۔۔95)

اس لئے میں پسند نہیں کرتا ک خوبصورتی سے بنایا گیا انسان جہنم کے نچلے طبقے میں پہنچایا جائے۔ کیونکہ اس کا باعزت ٹھکانہ جنت الفردوس ہے۔

(20) ترجمہ:۔ سو یتیم پر سختی نہ کر اور سائل کو نہ جھڑک۔ (آیت 10,9 وضحیٰ 93)

مگر یتیم اور غریب سائل پر ہی زور چلتا ہے جن کے حقوق کھانے سے کوئی روکنے والا نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ میں پسند نہیں کرتا کہ بے یارومددگار اور یتیم کے حقوق پر ڈاکہ ماریں۔

(21) ''جب گڑھے میں گرے گا تب اس کا حال اس کے کام نہ آئے گا۔ (آیت 11 لیل 92)

جب جمع کردہ مال کام نہ آئے اور جہنم کے گڑھے میں گر ہی جانا ہے تو میں یہ پسند نہیں کرتا کہ جائز و ناجائز طریقے سے مال اکٹھا کرے اور خود گڑھے میں گر جائے۔

(22) سورۃ العنکبوت کی آیت نمبر 8 میں اللہ کا

یہ ارشاد موجود ہے کہ "اور ہم نے اپنے ماں باپ سے بھلائی سے رہنے کی تاکید کر دی۔"

اگر مجھے بحیثیت قاری پہلے پتہ نہ تھا تو اب تو پتہ چل گیا کہ ماں باپ کے بارے میں اللہ جل شانہ کی منشاء کیا ہے؟ منشائے خداوندی یہ ہے کہ ماں باپ سے اچھا سلوک کرے۔ اس لئے میں پسند نہیں کرتا کہ ماں باپ کو کبھی ہتک آمیز نگاہوں سے دیکھے۔

(23) خدا فرماتا ہے کہ اور پچھلا گھر بہتر ہے اور باقی رہنے بالا بھی۔ (آیت 17 سورۃ اعلیٰ 87)

یہ آیت ہمیں یاد دلاتی ہے کہ دنیا کی زندگی فانی ہے۔ باقی رہنے والی زندگی اور سدا قائم رہنے والا گھر آخرت کا ہے۔ اس لئے میں یہ پسند نہیں کرتا کہ دنیا کی زندگی کو دائمی جان کر قوم عاد کے "داری قرا" کے باشندوں کی طرح پہاڑ کے پتھروں کو تراش کر محفوظ و مضبوط مکانات تعمیر کر کے اپنے آپ کو محفوظ سمجھوں۔

(24) ارشاد خداوندی ہے کہ "اب دیکھ لے انسان کس چیز سے بنا ہے۔ ایک اچھلتے پانی سے بنا ہے۔ (آیت 4,5 الطارق 86)

خداوند قدوس انسانی بے کنارہ عزائم کے پیش نظر ارشاد فرماتا ہے کہ سوچ تو لے کہ تُو کس چیز سے بنا ہے۔ یعنی تا کہ ایک اچھلتے ہوئے ایک قطرہ پانی سے بنا ہے۔ جب اس حقیقتِ تخلیق سے آشنا ہو تو پھر خدا کو بھول کر مخلوقات کے حقوق سے بے پرواہ ہو کر اپنے آپ کو بالاتر کیونکر تصور کروں۔

اس لئے میں پسند نہیں کرتا کہ اپنی حیثیت کو بھول جاؤں اور اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر جانوں۔

(25) اللہ کا ارشاد ہے۔ "اے انسان تُو اپنے رب کریم پر کس چیز سے بہکا۔ (آیت 6 الانفطار 82)

اللہ کا ایک صفت "کریم" ہے مگر اللہ واحد قہار بھی ہے انسان کو بہت جاننا نہیں چاہئے۔ اللہ کی صفات، قہاریت، جباریت اور غفاریت میں سے کسی کا اطلاق بندے کے اپنے اعمال سے ہوا کرتا ہے۔ اس لئے پسند نہیں کرتا کہ اللہ کی صفت قہاریت کے مستحق ٹھہریں۔

آخر میں میری دعا ہے کہ بحضور اللہ و بندہ "میں" ME، سے بچنے کی توفیق دے۔ آمین۔ (م۔ش کوروی)

☆☆☆

اسلام میں بیویوں کے حقوق

تحریر: غلام نبی شاہین

1- بیویوں سے حسن سلوک:

"وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ" (النساء: 19)

ترجمہ: اور عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔" اور اس کی تائید حضور اکرمؐ نے اس طرح کی ہے۔ "خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي"

ترجمہ: "تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل کے حق میں بہتر ہو اور میں اپنے اہل خانہ کے حق میں بہتر ہوں۔" نیز فرمایا "تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنی بیویوں سے اچھا سلوک کرتے ہیں۔" عورتوں کو پابند کیا گیا کہ وہ مردوں کی وفادار اور اطاعت گزار بن کر رہیں۔ ایک مسلمان بیوی کے لئے شوہر کی جو حیثیت ہوتی ہے اس کا اندازہ نبی کریم کے ارشاد گرامی سے ہوتا ہے۔

''اگر میں خدا کے علاوہ کسی اور کو سجدہ کا حکم دیتا تو بیوی سے کہتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔'' ساتھ ہی شوہر کو نصیحت کی گئی کہ اپنے اختیارات کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے بیوی پر سختی نہ کرے۔ بلکہ اگر اس میں کچھ خامیاں بھی پائی جاتی ہوں تو درگزر کرے اور اس کی خوبیوں کی قدر کرے۔ اس بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ''وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰىٓ اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئاً وَّ يَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْراً كَثِيْراً'' (النساء: 19)

ترجمہ: اور گزران کرو عورتوں کیساتھ اچھی طرح پھر اگر وہ تم کو نہ بھاویں۔ شاید تم کو پسند نہ آئے ایک چیز اور اللہ نے رکھی ہو اس میں بہت خوبی۔''

اس بات کی تصریح نبی اکرم کی ایک حدیث مبارک سے ہوتی ہے جس میں آپؐ نے فرمایا۔''اپنی بیویوں میں کوئی برائی دیکھ کر ان سے نفرت نہ کرنے لگ جاؤ اگر تم غور کرو گے تو تمہیں ان میں کوئی اچھائی بھی ضرور نظر آ جائے گی۔

2- حق مہر:

مرد کا فرض ہے کہ وہ خوشی سے عورت کا حق مہر ادا کرے۔

ترجمہ: اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دے دیا کرو، ہاں اگر وہ اپنی خوشی سے اس میں کچھ تم کو چھوڑ دیں تو اسے ذوق سے کھالو۔'' مرد اگر مہر کی ادائیگی میں پس و پیش کرے تو عورت اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی بھی کر سکتی ہے اور اپنے نفس کو اس سے روک بھی سکتی ہے۔ عورت کو اختیار ہے کہ خوشی سے پورا مہر یا اس کا کوئی حصہ مرد کو معاف کر دے۔ لیکن اگر اس سے زبردستی ایسا کرایا گیا ہو تو وہ جب چاہے اس کا مطالبہ از سر نو کر سکتی ہے حق مہر کی ادائیگی کے احکام قرآن مجید کی کئی آیات میں دیئے گئے ہیں اس میں بڑی مصلحتیں اور حکمتیں ہیں۔ سب سے بڑی حکمت یہ ہے کہ مرد عورتوں کے متعلق یہ نہ سمجھ بیٹھیں کہ ان کی کوئی مشیت اور قدر و قیمت نہیں ہے اور یہ مفت میں ہمارے ہاتھ آئی ہیں۔ مہر میں نکاح کے بعد جس طرح عورت کی رضامندی سے کمی یا معافی ہو سکتی ہے اسی طرح مرد کی رضامندی سے زیادتی بھی ہو سکتی ہے۔

3- نان ونفقہ:

اسلامی قانون معاشرت میں مرد کی حیثیت نگران کی ہے۔ مال خرید کرنا، گھر کی ضروریات مہیا کرنا اور بیوی کی تمام جائز حاجات کو پورا کرنا اس کا فرض ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوا۔''۔۔۔۔۔۔'' (البقرہ: 236)

ترجمہ:''ہاں، ان کو دستور کے مطابق کچھ خرچ ضرور دو۔ (یعنی) مقدور والا اپنے مقدور کے مطابق دے۔ تنگ دست اپنی حیثیت کے مطابق۔ نیک لوگوں پر یہ ایک طرح کا حق ہے۔'' ترجمہ:''اور تم خواہ کتنا ہی چاہو، عورتوں میں ہرگز برابری نہیں کر سکو گے۔ تو ایسا نہ کرنا کہ ایک ہی طرف ڈھل جاؤ اور دوسری کو (ایسی حالت میں) چھوڑ دو کہ گویا ادھر لٹک رہی ہے۔'' (یعنی نہ آسمان پر ہے نہ زمین پر) دوسرے نکاح کے لئے عدل کی شرط عائد کی گئی ہے۔

ترجمہ:''اور اگر اس بات کا اندیشہ ہو کہ (سب عورتوں سے) یکساں سلوک نہ کر سکو گے تو ایک ہی (کافی ہے)۔ ارشاد نبویؐ ہے۔''ایسا شخص جس کی ایک سے زائد بیویاں تھیں اور اس نے ایک کی طرف جھک کر دوسری کی حق تلفی کی تھی، میدان محشر میں فالج زدہ اٹھایا جائے گا کہ جسم کا

آدھا حصہ بیکار ہوگا۔"

4- ظلم وزیادتی سے پرہیز:

مرد کو چاہئے کہ وہ بیوی سے محبت وشفقت کا برتاؤ کرے۔ مرد کا فرض ہے کہ حاکم ونگران ہونے کی حیثیت سے اسے جو اختیارات حاصل ہیں۔ مثلاً طلاق، تادیب ڈانٹ وغیرہ۔ ان کا ناجائز استعمال نہ کرے۔ محض ستانے کی خاطر اسے لٹکائے نہ رکھے بلکہ اگر شریفانہ طور پر بسانا نہیں چاہتا تو اسے احسان کے ساتھ طلاق دے کر فارغ کردے اور حق مہر اس کے حوالے کردے۔

5- عدل وانصاف:

اگر ایک فرد نے دو شادیاں کر رکھی ہیں تو اس کو دونوں بیویوں کے ساتھ مساویانہ سلوک کرنا چاہئے۔ ارشاد نبویؐ ہے کہ:

ترجمہ: "جب کسی آدمی کی دو بیویاں ہوں اس نے ان کے حقوق میں عدل ومساوات نہ رکھا تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا آدھا جسم گرگیا ہوگا۔" لیکن یہاں عدل ومساوات سے مراد ظاہری عدل ہے۔ قلبی عدل نہیں۔ کیونکہ دل پر انسان کا اختیار نہیں۔ ہاں باقی امور غذا، لباس، رہائش اور ظاہری سلوک میں عدل ضروری ہے۔

6- تحمل ودرگزر:

عائلی زندگی میں اختلاف فطری عمل ہے۔ ایسے موقع پر مرد کو تحمل اور درگزر کرنا چاہئے۔ اگر اسے عورت کی کوئی عادت ناپسند ہو یا وہ خوبصورت اور زیادہ تعلیم یافتہ نہ ہو تو عورت کی دوسری خوبیوں پر نگاہ رکھنی چاہئے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: "ممکن ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ تعالیٰ نے اس میں کافی بھلائی رکھ دی ہو۔" اس لئے حکیم اعظمؐ نے فرمایا کہ عورت کو نرمی، پیار اور حکمت سے سمجھاؤ۔ عورتوں سے حسن سلوک کرو، عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلیوں میں سب سے اوپر کا حصہ زیادہ ٹیڑھا ہوتا ہے۔ اسے زبردستی سیدھا کرو گے تو ٹوٹ جائے گی۔ آنحضورؐ نے عورت کے منہ پر تھپڑ مارنے اور اسے برا بھلا کہنے سے روکا ہے۔

7- اخلاقی تربیت:

شوہر کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنی بیوی اور دیگر اہل خانہ کی اخلاقی اور دینی تربیت کا اہتمام کرے۔ ارشاد ربانی ہے۔

قوا انفسکم واھلیکم نارا٥ (التحریم:6)

ترجمہ: "اپنے آپ کو اور اہل خانہ کو آگ سے بچاؤ۔"

پھر قرآن نے ہمیں دعا سکھائی ہے کہ:

اے ہمارے رب! ہماری بیویوں کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا۔

☆☆☆

استاد کا احترام

تحریر: مہدی فیروز غورسے رائیشا

استاد نئی نسل کو تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ اس کی تربیت بھی کرتا ہے۔ انسان کے اخلاق و عادات سنوارتے ہیں۔ اس کو ظلمت اور جہالت کی گمراہی سے نکال کر علم کی کرن کی طرف متوجہ کردیتے ہیں۔ تعلیمی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ اس کو ادبی اور اخلاقی محفلوں میں بھی بٹھاتے ہیں۔ تعلیم سے جہالت

کے اندھیرے دور ہو جاتے ہیں اور جاہلانہ رسومات کا خاتمہ ہوتا ہے۔ غلط رسومات، فرسودہ توہمات اور اعتقادات سے معاشرے نجات حاصل کرتے ہیں اور طرح طرح کے تعصبات اور اختلافات اتحاد و ہمدردی میں بدل کر نیا رنگ اپناتے ہیں جس سے معاشرہ کی اصلاح ہوتی ہے۔ دُنیا کے تمام مہذب علاقوں اور مہذب معاشروں میں تعلیم کو باقی مسئلوں اور مشکلوں پر فوقیت دی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ وہ علاقے علم وفن، سائنسی ایجادات اور صنعت وحرفت میں سب سے آگے ہیں یہی سب سے اہم ترقی کی گردش اور محور ہیں جو کہ صرف اساتذہ کے خلوص، پیار، شفقت، ہمدردی اور نیک دلی کا نتیجہ ہیں۔ اُستاد کی ان تمام خوبیوں اور جذبوں کی بدولت طالب علم زمین کی گہرائی سے آسمان کی بلندی تک پہنچ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُستاد کی محنت جذبہ، شوق ولگن اور خلوص کی بدولت طالب علم ایک عام شخص سے اچانک ایک مہذب شخص میں تبدیل ہو جاتے ہیں اس لئے یہی کہا جاتا ہے کہ اُستاد قوم کا محسن ہے۔ اُستاد ہی اپنے شاگرد کی کردار سازی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اُسے زندگی کے رنگوں میں رنگنے کی تربیت دیتے ہیں۔ لہٰذا اُستاد کا ادب واحترام بھی اس طرح کرنا چاہئے جس طرح ہونہار بچہ اپنے ماں باپ کی عزت وتکریم کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ”والدین کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آؤ“ اُن کو اُف تک نہ کہو اور انہیں مت جھڑکو۔ لیکن اساتذہ کرام بھی والدین کا مقام رکھتے ہیں اس کی عزت وآبرو اس طرح ہوتی ہے کہ وہ بچے کے روحانی کردار، روحانی رنگ ڈھنگ کو اچھی طرح ڈھالتے اور بناتے ہیں یا ہر ممکن بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے اساتذہ کرام اسلام میں روحانی والدین کا درجہ رکھتے ہیں ایک ہونہار نوجوان طالب علم اور باشعور طالب علم کے لئے دُنیا میں تین باپ ہوتے ہیں ایک وہ باپ جس نے پرپیچ مسائل کے باوجود بھی بچے کو پالا، اُس کو جوان کیا اور اُس کو ادبی محفلوں اور اچھے درس وتدریس کے لئے بھیجا اور اُس کو زندگی میں ضرورت کی ہر چیز فراہم کر کے اُس کی تزئین کی۔ دوسرا وہ باپ جس نے اپنی بیٹی کا رشتہ دیا اور اُس کے دُکھ درد اور پُرپیچ کاموں میں برابر کے شریک ہوئے۔ تیسرا وہ باپ جس نے اُسے اچھے بُرے، نیک اور بد میں تمیز سکھائی۔ اُس کو تعلیم وتربیت دی اور اُس کو طرح طرح کی معلومات فراہم کیں اُس کو دُنیا کے فرسودہ توہمات، غلط رسومات اور فرضی اعتقادات سے نجات دلا کر علم وادب کی روشنی دی۔ لہٰذا اُستاد کی شان میں کوئی گستاخی نہیں کرنی چاہئے اُن کی ہر بات کو بغور اور توجہ کے ساتھ سننا چاہئے۔ اُستاد اپنے شاگرد کو طرح طرح کی معلومات اور علم منتقل کرتے ہیں اور یہی پڑھے لکھے بچے بڑے ہو کر معاشرے کا فعال رُکن بنتے ہیں اس لئے ہی معلم کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ”بے شک مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔“ رسول اکرمؐ کی بعثت کا مقصد بھی تعلیم اور تزکیہ بتایا گیا ہے۔ آپ معلم ومربی تھے اور صحابہ کرام آپؐ کے شاگرد تھے۔ صحابہ کرام آپؐ کے آگے نہ چلتے تھے اور نہ ہی اپنی آواز کو آپ کی آواز سے بلند کرتے تھے بلکہ آپؐ انہیں جو حکم دیتے تھے وہ بجا لاتے تھے۔ لیکن آج کل کے طور کچھ اور ہیں۔ آج کل کے خیالات یکسر مختلف اور مخالف نظر آتے ہیں۔ چھوٹے شہروں اور بعض قریہ میں استاد کو وہ مقام حاصل نہیں جس کا وہ مستحق ہے۔ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ ”اُستاد کی سزا باپ کے پیار سے افضل ہے۔“

لیکن آج کل کا معاشرہ اُستاد کو اپنا ذاتی ملازم تصور کرتا ہے اور اُستاد کو معاشرے میں جائز مقام اور جائز حقوق دینے سے قاصر ہے جبکہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اُستاد قوم کا محسن ہے اسلامی معاشرے میں اُستاد کا مقام اس حد تک بلند ہے کہ حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے۔ ''تم جس سے علم حاصل کرتے ہو اُس کا احترام کرو۔'' اس طرح حضرت علی کرم اللہ وجہ فرماتے ہیں ''جس سے میں نے ایک حرف بھی سیکھا اُس نے مجھے اپنا غلام بنالیا۔'' تعلیم وتعلم دراصل تعمیر انسانیت کا عمل ہے۔ اس لئے ہم سب پر لازم ہے کہ اُستاد کی باتوں پر غور سے عمل کریں ان کا نام احترام کے ساتھ لیں اور ان کا ذکر اچھے الفاظ میں کریں۔ علم منتقل کرنے والے اُستاد کو نخرہ کرنے سے، گالی گلوچ سے، اُن کا نام نازیبا الفاظ میں لینے سے تعلیم یافتہ اور ایک جاہل وحشی آدمی میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ اُستاد کو معمار قوم کے نام سے جانا اور پہچانا جاتا ہے کیونکہ اُستاد افراد کے کردار کی تعمیر کرتا ہے۔ وہ خود علم سیکھتا ہے اور اپنی علم کی روشنی سے دوسروں کے دل و دماغ کو بھی منور کر دیتا ہے۔ اس طرح ایک پھول سے بے شمار شاخیں نکلتی ہیں اگر غور وفکر کیا جائے اور تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ آج نسلِ انسانی تہذیب وتمدن میں جس قدر ترقی کی ہے وہ سب اُستاد کی محنت کا ثمر ہے۔ اُستاد بہر حال اُستاد ہے ان کا احترام ہم سب پر لازم ہے۔ وہ اپنے ذہین طلبا سے بے حد پیار و محبت کرتے ہیں بچہ اگرچہ قابل ہو اچھی تعلیم کے لئے اُسے کسی چیز کی کمی ہو تو اُستاد اُسے وہ چیز فراہم کرتے ہیں۔ اُستاد کے ساتھ نرم دلی اور خوش مزاجی سے پیش آنے سے اچھے اخلاق اور اچھی گفتگو سے پیش آنے سے خود اُستاد بھی یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنے شاگرد کے ساتھ نرم دلی، نرم مزاجی اور اچھے اخلاق سے پیش آئے۔ ایک بار جب حضور اکرمؐ غار حرا میں مصروف عبادت تھے تو اچانک جبرئیل امین غار میں تشریف لائے اور کہا حضورؐ پڑھ۔ آپؐ نے فرمایا میں پڑھا لکھا نہیں۔ تین بار یہی سوال و جواب ہوتے رہے چوتھی بار جبرئیل امین نے آپ کو پکڑ کر دبایا اور چھوڑ دیا اس کے بعد سورۃ علق کی ابتدائی پانچ آیتیں پڑھیں۔ اس طرح حضور اکرمؐ کے اُستاد جبرئیل امین تھے۔ اس طرح تاریخ کے اوراق میں بہت سے واقعات محفوظ ہیں۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ وقت کے امراء سلاطین بھی اپنے اساتذہ کرام کا بے حد احترام کرتے تھے۔

سکندر اعظم ایک مشہور فاتح گزرا ہے اُس کا اُستاد اپنے زمانے کا بڑا فلسفی تھا جس نے اپنے شاگرد کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر چھوڑ نہ رکھی تھی ایک روز لوگوں نے سکندر اعظم سے پوچھا کہ آپ باپ کو زیادہ قابلِ احترام سمجھتے ہیں یا اُستاد کو؟ سکندر نے برجستہ جواب دیا ''میں باپ کی نسبت اُستاد کو زیادہ احترام کا مستحق سمجھتا ہوں کیونکہ باپ مجھے آسمان سے زمین پر لایا اور اُستاد مجھے زمین سے آسمان پر لے گیا۔''

اس طرح شمس العلماء سید میر حسن علامہ اقبال کے قابل ترین اُستاد تھے۔ علامہ اقبال کی شاعری کو سب سے زیادہ فیضیابی سید میر حسن ہی کی شاگردی سے نصیب ہوئی تھی۔ حکومت برطانیہ پنجاب کے کسی نامور عالم کو شمس العلماء کا خطاب دینا چاہتے تھے۔ اس بارے میں پنجاب کے گورنر لارڈ میکلیگن نے حکیم اللامت علامہ اقبالؒ سے کوئی موزوں نام تجویز کرنے کی فرمائش کی۔ اقبال کہنے لگیں کہ میں اس شرط پر نام تجویز کروں گا کہ اسکے بعد کسی اور نام پر غور نہ کیا جائے۔ یہ شرط تسلیم کر لی گئی چنانچہ اقبالؒ نے اس

اعزاز کے لئے اپنے اُستاد میر حسن کا نام پیش کیا گیا۔ گورنر نے پوچھا کیا ان کی کوئی تصنیف بھی ہیں اقبال نے جواب دیا انہوں نے کوئی کتاب تو تصنیف نہیں کی البتہ ان کی زندہ تصنیف میں خود موجود ہوں گورنر یہ جواب سن کر بہت خوش ہوا اور حکومت برطانیہ سے سید میر حسن کو شمس العلماء کا خطاب مل گیا۔

☆☆☆

غصہ اور نفسانی خواہشات

انیسویں صدی کے نصف آخر میں جب جدید نفسیات کا آغاز ہوا تو اس وقت ماہرین نے یہ طے کیا کہ انسان کی دو بنیادی جبلتیں ہوتی ہیں۔ (1) جبلت اتصال اور (2) جبلت استیصال۔ پہلی قربت کی متلاشی ہوتی ہے اور دوسری ہر زندہ شے کو برباد کرنے کے درپے۔

ان باطنی قوتوں میں انیسویں صدی کے اواخر میں سگمنڈ فرائڈ نے شہوانی جبلت (جن میں دونوں جبلتیں شامل ہوتی ہیں) کا اضافہ کر کے دنیا کو چونکا دیا۔ اس نے اپنی تحقیق سے یہ ثابت کیا کہ اگر جنسی توانائی کو بے محل ضائع نہ کیا جائے تو یہ انسان کی تخلیقی قوتوں کو مہمیز کرتی ہیں۔ دنیا میں تہذیب و ثقافت کے تمام مظاہر جنسی توانائی کے برمحل استعمال کا نتیجہ ہیں۔ اپنے اس نظریہ کو اس نے تصعید (Sublimation) کا نام دیا۔

حیرت ہے کہ فرائڈ سے پانچ سو برس قبل شاہ ہمدان علی ثانی نے اس نظریہ کو بڑے واضح الفاظ میں بیان کر دیا تھا۔ آپ لکھتے ہیں ”انسان کو ہدایت کی قوت سے شہوات موجودہ میں خیر کی نصرت دیکھتا ہے اس کو تقویت دینے کے لئے مذہب سے وابستہ کرنا ضروری ہے۔“

ایک اور مقام پر وضاحت کی ہے ”غصہ آتشین قوت ہے جو انسانی جبلت میں مرکوز ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ غصہ غیرت کے لباس میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ فردمند عقبی قوت کے غلبہ سے قوائے شہوانی کو شہوات جبیہ کے رجوع سے ہٹا دیتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ قوائے شہوانی کی قوت کو جو عقبی قوت پر مسلط ہو جاتی ہے اور اس قوت کے غلبہ سے توڑ دیتا ہے۔ یہ دونوں قوتیں طالب کے دو بازو ہیں۔ اگر وہ اپنی حرکت کو معتدل رکھیں تو قُرب الٰہی کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے اور انہی کے وسیلہ سے کمال معرفت حاصل کر لیتا ہے۔“

سید علی ہمدانی کی اس وضاحت کی روشنی میں حضورؐ کی اس حدیث پر غور کیجئے۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ شیطان آدمیوں میں خون کی طرح اندر گھس کر دوڑتا رہتا ہے۔ ہم نے کہا حضورؐ کے اندر بھی وہ موجود ہے فرمایا ہاں اگر اللہ کی مدد سے وہ مسلمان (مطیع) ہو گیا۔ ترمذی

اسی حدیث میں شیطان کو اللہ کی مدد سے مسلمان کر لینے کا بلیغ فقرہ زمانہ حاضر کے نظریہ تصعید کا نقطہ آغاز ہے۔

کفایت حسین، ایم بی اے، اردو یونیورسٹی، اسلام آباد

☆☆☆

بقیہ صفحہ 22 سے

سے سبق حاصل کریں اور ہمیں چاہئے کہ اپنے محسنوں کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھیں اور ان کی قدر کریں اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ حیدری کی ہمیشہ یہ خواہش اور تمنا رہی ہے۔

بار دنیا میں رہو غم زدہ یا شاد رہو
ایسا کچھ کر کے چلو کہ سدا یاد رہو

☆☆☆

بقیہ محسنین نوربخشیہ

گزشتہ سے پیوستہ

ادا کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شگر کے نوربخشی عوام انہیں اپنا محسن سمجھتے ہیں اور عزت واحترام سے ان کو یاد کرتے ہیں۔

نوربخشیوں کے مالی وسائل کی کمی کو شدت سے محسوس کرتے ہوئے انہوں نے سکردو میں اپنی برادری چھوربٹ کے معززین کی ایک خصوصی میٹنگ بلائی۔ جس میں انہوں نے نوربخشیوں کو درپیش مالی بحران، وقت کے بگڑتے ہوئے حالات وواقعات سے روشناس کرایا۔ شرکائے میٹنگ نے بھی مالی کمزوری کو دور کرنے کے لئے نوربخشیوں سے چندہ جمع کرانے پر زور دیا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس چندے کا آغاز چھوربٹ سے کیا جائے جناب فقیر محمد ابراہیم صاحب جو کہ حال ہی میں فوج سے پنشن پا کر تشریف لائے ہیں ان کی خدمات حاصل کی جائے اور غلام علی حیدری خود ضرور ساتھ رہیں۔ حیدری نے 6 جولائی 1982ء بمطابق 12 رمضان المبارک کو سکردو انجمن کا خصوصی اجلاس طلب کیا اور اجلاس میں چھوربٹ کے معززین کی آراء اور فیصلوں پر کافی غور و خوض ہوا۔ شرکائے اجلاس نے چھوربٹ کے معززین کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس کی توثیق کی اور فیصلہ کیا گیا کہ چندہ سکردو انجمن کے زیر اہتمام کیا جائے گا۔ نوربخشیوں سے فی گھرانہ کم از کم دس روپے چندہ حاصل کیا جائے گا۔ جناب فقیر محمد ابراہیم صاحب کی قیادت میں جناب مولوی علی کوروی مرحوم، صوفی عبدالرحیم سیرمیکی اور غلام علی حیدری پر مشتمل ایک چندہ کمیٹی تشکیل دی گئی۔ ساتھ ہی یہ بھی فیصلہ ہوا کہ یہ کمیٹی جناب سید عون علی الموسوی پیر صوفیہ نوربخشیہ کو بھی اعتماد میں لیں گے اور ان سے بھی اجازت حاصل کریں گے۔ وفد 8 جولائی 1982ء بمطابق 14 رمضان المبارک کو سکردو سے فرانو چھوربٹ روانہ ہوں گے۔ جبکہ انجمن سکردو چندہ مہم کے سلسلے میں جمعہ کے خطبات اور دیگر اجتماعات میں تمام نوربخشی عوام سے بھرپور تعاون کی اپیل کریں گے۔ چندہ کمیٹی نے چھوربٹ روانگی سے قبل خپلو میں سید عون علی الموسوی پیر صوفیہ نوربخشیہ سے ملاقات کی اور انہیں اپنے پروگرام سے آگاہ کیا۔ پیر صاحب نے خوشی کا اظہار کیا اور انہوں نے نوربخشی عوام کو چندہ کمیٹی کے ساتھ مکمل اور بھرپور تعاون کرنے کی اپیل کی اور وفد کو اپنی نیک دعاؤں اور تمناؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ اس طرح ایک ضرب المثل اور کامیاب چندہ مہم شروع ہوئی۔ صوفیہ نوربخشیہ مسلک کے پیروکاروں خواتین وحضرات نے توقع سے بڑھ کر چندے میں حصہ لیا چندے کے اختتام پر خپلو میں ایک پُروقار تقریب ہوئی جس میں آل پاکستان نوربخشیوں کی طرف سے اعلیٰ کارکردگی اور دینی خدمات کی بناء پر جناب مفتی محمد عبداللہ جناب مولوی علی کوروی اور غلام علی حیدری کو میڈل سے نوازے گئے۔

غلام حسن حسنو

حیدری نے 15 نومبر 1985ء کو بیگار سسٹم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کیا تو اس وقت کے ضلعی انتظامیہ حیدری اور ان کے حامیوں کے خلاف ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت تھانہ سکسا اور تھانہ سکردو میں مقدمات درج کروایا۔ بلکہ حیدری کو انڈر پریشر کرنے اور اپنے مؤقف سے ہٹانے کے لئے ان کی بہن کو بھی اس کیس میں ملوث کرایا مگر اس مرد مجاہد پر کوئی اثر نہ ہوا بلکہ وہ اپنے مؤقف پر مزید ڈٹ گئے۔ سکردو انجمن کے زیر اہتمام سٹلائٹ ٹاؤن مسجد کے زیر تعمیر غسل خانوں کے خلاف درج من گھڑت مقدمے میں 22 نومبر 1985ء کو غلام علی حیدری کو چھوربٹ سے گرفتار کر

کے سکردو لایا محاذی علاقہ چھوربٹ اور سکردو میں بگڑتے ہوئے حالات کے پیش نظر حیدری کو 23 نومبر 1985ء کو ضمانت پر چھوڑ دیا گیا۔ حیدری کی گرفتاری کے خلاف چھوربٹ کے عوام سراپا احتجاج بن گئے۔ فرانو گاؤں، سیاری، چھوارا اور سکسا کے لوگ اپنے آبائی گاؤں چھوڑ کر لانگ مارچ کرتے ہوئے خپلو کی طرف روانہ ہوئے۔ ضلع کے حالات خراب ہو گئے عوام ان کے کنٹرول سے باہر ہو گئے مگر پاک فوج کے بروقت مداخلت اور درخواست پر عوام اس شرط پر واپس اپنے گھروں کو چلے گئے کہ وہ حیدری کو چھوڑ دیں گے اس مرد مجاہد اور عظیم لیڈر نے اسلام آباد جا کر عوام کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں، بیگار سسٹم کے خلاف اور ضلعی انتظامیہ کے خلاف سیاچن کے دامن میں بلتستان کے غریب عوام پر کیا گزر رہی ہے؟ کے عنوان سے پمفلٹ اور اشتہار شائع کئے۔ ملک کے دونوں اعلیٰ ایوانوں اور آزاد کشمیر اسمبلی میں اپوزیشن رہنماؤں نے اس ظلم کے خلاف حکومت وقت کو ہلا کر رکھ دیا۔ بالآخر حکومت کو بیگار سسٹم اور سیلائٹ ٹاؤن مسجد کیس کے خلاف انکوائری کرنے پر مجبور ہوا جوڈیشل کمشنر غلام جیلانی خان انکوائری آفیسر مقرر ہوئے۔ ضلعی انتظامیہ کو اپنے کئے کی سزا مل گئی۔ انکوائری رپورٹ کی روشنی میں خپلو اور گرد و نواح (موجودہ ضلع گنگھے) میں اس دن سے بے کار سسٹم کی لعنت کا مکمل خاتمہ ہوا۔ سیلائٹ ٹاؤن مسجد سے ملحقہ اراضی نور بخشیوں کو باقاعدہ قانونی طور پر الاٹ ہوئی۔ تعمیرات کو جائز قرار دیا۔ دونوں تھانوں میں قائم کیسوں کو ختم کیا۔

سکردو میں نماز پنجگانہ، جمعہ، عیدین اور مذہبی اجتماعات کے موقع پر نمازیوں کو درپیش مشکلات کو حل کرنے کے لئے خانقاہ معلیٰ کی تعمیر کے لئے گورنمنٹ سے خصوصی گرانٹ حاصل کرنے کی کافی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ انہوں نے انجینئر غلام حسن آرکیٹکٹ کے ذریعے خانقاہ معلیٰ صوفیہ نوربخشیہ سکردو کا نقشہ بنوایا۔ اور اپنی نگرانی میں بحیثیت ناظم تعمیراتی کمیٹی 14 اکتوبر 1989ء کو موجودہ خانقاہ معلیٰ کرساتھنگ سکردو کا تعمیراتی کام شروع کیا۔ آج الحمد اللہ سکردو میں انجمن کے زیر اہتمام جتنے بھی تعمیراتی کام ہوئے ہیں ان میں غلام علی حیدری کا مرکزی کردار ہے۔

14 ربیع الاول 1411ھ بمطابق 15 اکتوبر 1990ء کو انجمن فلاح و بہبود صوفیہ نوربخشیہ سکردو بلتستان کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان سید العارفین، غوث المتاخرین حضرت شاہ سید محمد نوربخشؒ کے 547ویں یوم وصال کے سلسلے میں ڈسٹرکٹ کونسل ہال سکردو میں شاہ سید کانفرنس منعقد کرایا جس میں علامہ شیخ غلام محمد مرحوم مہمان خصوصی تھے اس کانفرنس میں نوربخشی علماء اور سکالرز کے علاوہ پروفیسر شیخ غلام حسین سلیم اور فدا حسین شمیم بلتستانی نے خصوصی مقالے پیش کئے جبکہ سید اسد زیدی اور غلام حسن حسنی نے شاہ سید محمد نوربخشؒ کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ اس کانفرنس میں تمام مکاتب فکر کے علماء اور دانشوروں نے شرکت کی۔ بلتستان میں اپنی نوعیت کی یہ منفرد کانفرنس تھی۔

انہوں نے 1991ء میں نوربخشیوں کے لئے سندوس میدان سکردو میں چالیس کنال اراضی برائے قبرستان الاٹ کرایا۔ مدرسہ شاہ ہمدان کو چلانے کے لئے گاؤں گاؤں چندے کے لئے گئے۔

غلام علی حیدری جب دوبارہ قانون ساز کونسل شمالی

علاقہ جات کا ممبر بنا تو انہوں نے نہ صرف اپنے حلقے میں بہتر ترقیاتی کام کیے بلکہ عوامی، فلاحی اور مذہبی کاموں میں بھی نمایاں کارکردگی دکھائی۔ اسلام آباد جامع مسجد سے ملحقہ اراضی نوربخشیوں کے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ بنا ہوا تھا۔ CDA کی جانب سے بار بار نوٹس آ رہے تھے۔ آخر میں انجمن محمد یہ بلتستانیہ صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد نے ممبران قانون ساز کونسل سے تعاون کی درخواست کی۔ انہوں نے گلگت میں سلک روٹ فیسٹیول 2002ء کے موقع پر صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان جنرل پرویز مشرف کو اسلام آباد مسجد سے ملحقہ اراضی کی الاٹمنٹ کے سلسلے میں درخواست دی صدر مملکت نے درخواست 10 کور کمانڈر جنرل جشید گلزار کیانی کے حوالہ کیا۔ حیدری اس سلسلے میں پنڈی میں 10 کور کمانڈر سے خصوصی طور پر ملے کور کمانڈر نے درخواست برائے کارروائی CDA حکام کو بھجوا دی مگر بدقسمتی سے ایک غیر مسلم ڈائریکٹر کے غلط ریمارکس کی وجہ سے اس وقت الاٹ نہ ہو سکے۔ باوجودیکہ انہوں نے اپنی کوشش اور جدو جہد کو مسلسل جاری رکھا۔ خوش قسمتی سے جب کشمیر افیئر ز اور شمالی علاقہ جات کے وزارت کا جوائنٹ سیکرٹری جناب میر لائق شاہ CDA کا چیئرمین مقرر ہوا تو حیدری صاحب نے ذاتی اثر و رسوخ اور تعلقات کی بنیاد پر اسلام آباد مسجد کا ملحقہ اراضی الاٹ کرایا۔ جس سے نوربخشیوں کو درپیش ایک بہت بڑا مسئلہ حل اور دیرینہ خواہش پوری ہوئی بلکہ اس اراضی کے حاصل ہونے سے دارالحکومت اسلام آباد میں مقیم نہ صرف نوربخشیوں کو خوشی ہوئی بلکہ ملک اور بیرون ملک نوربخشی عوام نے بھی دلی مسرت کا اظہار کیا۔

دوران سال 2004ء میں شمالی علاقوں کے قانون ساز کونسل کا ایک وفد صوبہ پنجاب کے مطالعاتی دورہ پر لاہور گیا اس وفد میں جناب غلام علی حیدری بھی موجود تھے۔ اس وقت کے وزیر اعلیٰ پنجاب جناب چوہدری پرویز الٰہی سے ملاقات کے دوران حیدری صاحب نے لاہور کے نوربخشی بوسیدہ مسجد کی صورت حال سے آگاہ کیا اور جامع مسجد کی از سر نو تعمیر و توسیع کے سلسلے میں برائے امداد ایک درخواست پیش کی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے یقین دلایا کہ مسجد کی تعمیر و توسیع کے لئے خصوصی گرانٹ دی جائے گی۔ الحمد اللہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے 20 لاکھ روپے مسجد کمیٹی کے حوالے کیے ہیں۔

منتخب نمائندہ نہ ہونے کے باوجود 2006ء میں غلام علی حیدری اور محمد جعفر نے نوربخشیوں کے لئے گلگت کنوداس میں برائے قبرستان 14 کنال 8 مرلہ اراضی وفاقی وزیر امور کشمیر و شمالی علاقہ جات اسلام آباد سے خصوصی طور پر الاٹ کرایا ہے انجمن صوفیہ نوربخشیہ گلگت نے اس پلاٹ کی باقاعدہ چار دیواری بھی مکمل کی ہے۔ ہم اپنے ووٹ کے ذریعے نمائندہ اور بھی منتخب کرتے چلے آ رہے ہیں۔ بھلا ایسا کوئی اور بھی ہے جو اپنے دور اقتدار میں اتنی قابل ذکر خدمات انجام دیئے ہوں یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ غلام علی حیدری کی دینی خدمات ناقابل فراموش ہے۔ یہی وجہ ہے ان کے چاہنے والوں کے علاوہ ان کے مخالفین بھی ان کی دینی خدمات کے معترف ہیں اور یہ ایک ایسی تاریخی مسلمہ حقیقت ہے جسے کوئی جھٹلا نہیں سکتا۔ تاریخ کسی بھی قوم کی حافظہ ہوتی ہے اور جو قوم اپنا حافظہ کھو بیٹھتی ہے ان کی تاریخ بدلنے میں دیر نہیں لگتی۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ تاریخ

باقی صفحہ 19 پر

گزشتہ سے پیوستہ

بقیہ میڈیا کی اہمیت

دانیا محمود نوری

اعتبار سے اس پیغام کو نئے اور انوکھے اسلوب میں اس طرح پیش کرنا کہ اس طرح پیش کرنا کہ اس خبر میں معمولی قوت و تاثیر آجائے۔ جب بھی کوئی موقع ہاتھ آئے اس کو غنیمت جان کر اپنے پیغام کو اچھوتے انداز میں پیش کرے تاکہ سامعین وقاری کو وہ چیز نئی معلوم ہو۔ اسلامی شریعت کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس کے احکامات کو بار بار یاد کروایا جاتا ہے تاکہ انسان اپنے نسیان کے سبب کہیں اس کو بھول ہی نہ جائے۔ ان جدید ذرائع ابلاغ سے اسلامی شریعت سے متعلق احکامات ہیں۔ روزہ، حج، زکوۃ، نماز اور قربانی وغیرہ کے مسائل کو ہمیشہ نئے نئے ڈھنگے سے مؤثر طریقہ سے پیش کرنا، قرآن واحادیث کے اسالیب دعوت میں تکرار و اعادہ اور اچھوتے انداز میں پیغام پر زور تاکید کس قدر ہے۔ اس کا اندازہ قرآن واحادیث کا مطالعہ کرنے والا شخص بخوبی جان سکتا ہے۔

نیاپن:

ایک خیال سے دوسرے خیال کو اخذ کرنا جدت طرازی کہلاتا ہے۔ اسلامی دعوت وتبلیغ میں اس کی بہت اہمیت وافادیت ہے اور ہمارے علماء اس کو ہمیشہ مدنظر رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر وقت اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے سیرت و فضائل کو جدید ضروریات کے مطابق بیان کرنا۔ انبیاء کی سیرت کا بیان کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں بھی ویسا ہی کردار پیدا کرنا چاہئے اور توحید کی دعوت کا مطلب شرف و بُت پرستی سے نفرت پیدا کرنا ہے اور ہر ایک کو تعلیم کی دعوت کا مطلب جہالت کا خاتمہ ہے۔

راست بازی:

اسلامی ذرائع ابلاغ (میڈیا) کی بنیاد سچائی اور راست بازی پر ہے، ہمارے نبی کریمؐ کی زندگی مبارک کا آغاز ہی صدق وراست گئی سے ہوا۔ اسی کو دلیل ورہنما بنا کر حضورؐ نبی اکرمؐ نے کوہ صفا کی بلندی سے قبائل سے خطاب کیا تھا، آپ اسی صدق کی دولت سے مالا مال ہونے کی تصدیق جب کرالی تو پھر آپ نے دینی دعوت کے بنیادی اصول پیش فرمائے، ذوق ووجدان اور سلاست زبان اور صدق وصفا کے التزام کی پابندی کی دعوت اسلام کی بنیادی اولین دعوت ہے۔ سورہ زمر میں ہے۔

حضور نبی اکرمؐ نے جب اپنے صادق وامین ہونے کی شہادت دلوادی تو آپؐ نے دینی دعوت پیش فرمادی، اس لئے کہ اگر کسی کے بارے میں ایک بار بھی جھوٹ کا تجربہ ہو جاتا ہے تو پھر اس پر اعتبار نہیں کیا جاتا۔

ایسے وقت میں جب کہ بے کاری کی سیاست کا بول بالا اور طرح طرح کے جھوٹے پروپیگنڈے اور مکروفریب کی حکمرانی ہے۔ تنہا اسلامی میڈیا سے، ہی یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ ہر حال میں حقیقت شناسی اور راست بازی سے کام لے گا اور خواہ حقائق کتنے ہی تلخ ہوں انہیں پیش کر کے ان لوگوں کو امن و امان کے ساحل سے ہمکنار کرے گا جو جھوٹے پروپیگنڈے کے تلکے پر بیٹھے طوفان بلاخیز سے کھیلنے کی سعی نامراد کر رہے ہیں۔

بلند تر مقاصد:

اس وقت صورت حال یہ ہے کہ عالمی ذرائع ابلاغ

نے جن مقاصد کے فروغ اور نشر و اشاعت کے لئے اپنا نصب العین بنا لیا ہے وہ حسب ذیل ہیں۔ مختلف انسانی طبقات اور قوموں کے درمیان عداوت اور کینہ و نفرت و اختلافات کو ہوا دینا، دولت مندوں کے خلاف مفلسوں اور محتاجوں کو ابھارنا اکثریت کو اقلیت کے خلاف اور اس کے برعکس اقلیت کو اکثریت کے خلاف مشتعل کرنا، قومی و علاقائی عصبیت اور جاہلی نعروں کو فروغ دینا۔ اپنے جنگی اسلحہ ساز کارخانوں کو معروف کرنے اور زیادہ سے زیادہ پیسہ۔۔۔ سمیٹنے کی خاطر مختلف قوموں اور دو پڑوسیوں کے درمیان جنگ کا بگل بجانا، اور جنگی فضا پیدا کرنا تا کہ دنیا تباہ اور ان کا ملک آباد و خوشحال ہو۔ یہ میڈیا اپنی حکومتوں کی آنکھوں کے شہتیر کو نظر انداز اور برائیوں پر دبیز، دبیز پردے ڈالتا ہے۔ دوسرے ملکوں کی آنکھوں کا تنکا اس کو شہتیر اور رائی پربت نظر آتا ہے، ہر فحاشی و بدکاری کی سرپرستی میں پیش پیش رہتا ہے، ملحدوں، بے دین عناصر کی سرپرستی، ان کا دفاع، معاشرہ کے شیرازہ کو بکھرنے اور اس کو انتشار و انار کی راہ پر ڈالنے میں سرگرم رول ادا کرتا ہے، چند ٹکے عوض اپنے ایمان کا سودا آسانی سے کر لیتا ہے۔ اور معمولی خون کے بدلے ناحق خون بہانے، کردار کشی، حقائق کو مسلخ بلکہ ان کو پیروں تلے روندنے اور اصول اور مبادیات حتی کہ عقائد تک سے دستبردار ہونے کے لئے تیار رہتا ہے، اس کے برعکس اسلامی میڈیا وسیع تر انسانیت کے مفاد و مصالح کا محافظ اور امن و سلامتی اور معاشرہ انسانی کے شیرازہ کو یکجا کرنا اس کا بنیادی مقصد اسلامی میڈیا پر فضیحت و رسوائی کے پیچھے تا کہ سنسنی خیز اور ہیجان انگیز شاہ۔۔۔ سرخیوں کے ذریعہ لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرے، اور نہ بغیر کسی تحقیق کے صرف افواہوں کی بنیاد پر ہر فاسق و فاجر کی خبریں نشر کرتا ہے، اور کسی قسم کی اشاعت سے پہلے ہر طرح چھان پھٹک کر یہ دیکھ لیتا ہے کہ افراد اور معاشرہ پر اس کے عواقب و نتائج کیا مرتب ہوں گے۔

اسلامی میڈیا کی ہمہ وقت بیداری و نگرانی:

اسلامی ذرائع ابلاغ کی ایک اور بنیادی۔۔۔ خصوصیت یہ ہے کہ وہ موجودہ عیوب اور خرابیوں کو اپنی نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ ان کی بنیاد میں چھپے اسباب کو۔۔۔ تلاش کر کے ان کی نشاندہی کرتا ہے۔ میڈیا کی یہ ذمہ داری ہے کہ معاشرے میں موجود کجیوں کی نشاندہی کرے اور ان کے تدارک کی تدبیر کرے۔ سیرت کی کتابیں گواہ ہیں کہ آنحضرتؐ معاشرے کے چھوٹے بڑے واقعات کا تجزیہ فرماتے اور ہر وقت اس کا نوٹس لیا جاتا، سیرت نبویؐ کی کتابوں میں درج ہے کہ ایک بار مدینہ میں ایک خوفناک آواز سنائی دی اور یہ معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ آواز کس طرف سے آ رہی ہے۔ آپؐ نے بنفس نفیس اس کی طرف توجہ دی اور گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہو کر تشریف لے گئے تا کہ حقائق سے واقف ہو سکیں۔ کچھ دیر بعد آپؐ واپس تشریف لائے اور لوگوں کو کہا اطمینان رکھیں۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

اسلامی میڈیا جب کسی معاملہ یا قضیہ سے بحث کرتا ہے، تو وہ کسی ایک فریق کے خلاف یک طرفہ فیصلہ نہیں سناتا، بلکہ اس کی پالیسی افراط و تفریط سے پاک اور اعتدال و توازن سے متصف اور امت مسلمہ کے وسیع تر مفاد میں ہوتی ہے۔ کامیاب میڈیا کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ عوام کا اعتماد حاصل کرے۔ خبریں اور مضامین اس انداز میں پیش کیے

جائیں کہ وہ افراط و تفریط سے عاری ہوں۔ سنسنی خیزی اور انتہائی درجہ کی برودت سے کنارہ کشی ضروری ہے۔

نوجوانوں کی رہنمائی:

اسلامی ذرائع ابلاغ کی خصوصیت میں سے ایک یہ بھی ہے کہ نوجوانان مسلم کو بروقت رہنمائی فراہم کر سکتے ہے۔ نوجوان اخبارات و رسائل کے صفحات اور روزمرہ زندگی میں دیکھتے اور پڑھتے ہیں۔ اور موجودہ دور کے مصائب و مشکلات سے آگاہ ہوتے ہیں اور فطری طور پر ان کا حل تلاش کرنے بارے میں غور و فکر بھی کرتے ہیں۔ ان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ یہ حال مقتدر ارباب تک پہنچائیں اس مقصد کے لوے انہیں میڈیا ہی کی ضرورت پڑے گی اور میڈیا ان کے پیغامات کو نہ صرف ارباب حل وعقد تک پہنچائے گا بلکہ عوام الناس تک بھی ان کی بات پہنچ جائے گی۔

اسلامی ذرائع ابلاغ کی یہ ذمہ داری ہے کہ اہل علم و فن لوگوں کے تجربات لوگوں کی رہنمائی اور سیادت کے لئے ان تک پہنچائے۔ تاکہ وہ اسلام اور مسلمانوں کو درپیش مسائل کا بروقت علاج تلاش کر سکیں۔

خواتین کی رہنمائی:

ہمارے معاشرے کی اکثریت خواتین پر مشتمل ہے۔ اور معاشرے کی ترقی کا دارومدار خواتین ہی کے مرہون منت ہے۔ تعلیم یافتہ ماں ایک اچھے بیٹے کی نگہداشت کرتی ہے اور وہی ملک وملت کے لئے سپوت بن کر ابھرتا ہے۔ گھریلو خواتین ذرائع ابلاغ سے استفادہ کرتی ہیں۔ اسلامی میڈیا کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے پروگرام پیش کرے جو خواتین کی تربیت میں کردار ادا کر سکے۔ ایسے پروگرام پیش کئے جائیں جو خواتین کو بچوں میں حالات حاضرہ کے مطابق اخلاق رجحانات اور دینی قدروں کو پیدا کرنے میں معاون ہو سکیں۔ خواتین کی فطری صلاحیتوں کا اعتراف کرتے ہوئے ان کا اظہار بھی کیا جائے اور ان کی مزید رہنمائی بھی کی جائے، نہ کہ ان کو مٹانے اور ضائع کرنے کی کوشش کی جائے۔

☆☆☆

پردہ کی اہمیت

عمران حسن اوڑواکریس

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آخر زمانہ میں عورتیں ظاہر ہوں گی جن کا لباس ایسا ہے کہ گویا وہ برہنہ ہیں ہر چیز ان کی ظاہر ہو گی سر کے بال اُبھرے ہوں گے۔ دُنیا کی لذتوں میں غرق مَردوں کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہوں گی یہ کبھی جنت میں نہ جائیں گی اور جنت کی خوشبو سونگھ نہ سکیں گی۔ ابن بابویہ قمی امیر المومنین سے ناقل ہیں کہ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ آخر زمانہ بدترین زمانہ ہوگا جو قیامت کے قریب ہوگا اس وقت عورتیں ظاہر ہوں گی زینت کردہ لباس پہنے ہوئے ہوں گی۔ دین سے خارج ہوں گی لذتوں اور شہوتوں میں مشغول، فتنوں اور گمراہیوں میں مبتلا ہوں گی۔ حلال کو حرام اور حرام کو حلال کریں گی اور سخت عذاب میں مبتلا رہیں گی۔ مولائے متقیان امیر المومنینؑ سے روایت ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک روز میں فاطمہؑ حضورؐ کی خدمت میں گئے تو دیکھا کہ حضور شدت سے گریہ فرما رہے ہیں۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گریہ کا کیا سبب ہے؟ فرمایا یا علیؑ! شب معراج جب مجھے آسمان پر لے گئے تو میں نے اپنی اُمت کی عورتوں کو سخت عذاب میں مبتلا پایا اس کی یاد نے مجھے رُلایا۔

ایک عورت کو دیکھا کہ سر کے بالوں سے لٹکی ہوئی ہے یہ عورت اپنے سر کے بالوں کو نامحرموں سے نہ چھپاتی تھی۔

دوسری عورت کو دیکھا جو زبان کے بل لٹکی ہوئی تھی اور جہنم کا کھولتا ہوا پانی اس کے حلق میں ڈالا جا رہا تھا عورت زبان سے اپنے شوہر کو تکلیف دیتی تھی۔

تیسری عورت کو دیکھا کہ پستانوں کے بل لٹکی ہوئی ہے یہ عورت اپنے شوہر کو اپنے سے راضی نہ کرتی تھی اور مانع ہوتی تھی۔

چوتھی عورت کو دیکھا پاؤں سے لٹکی ہوئی ہے یہ عورت بغیر اجازت کے شوہر کے گھر سے باہر نکل جاتی تھی۔

پانچویں عورت کو دیکھا جو اندھی بہری اور گونگی تھی۔ آگ کے صندوق میں بند ہے اور اس کے سر کا مغز ناک کے راستے بہہ رہا تھا یہ عورت نامحرموں سے اپنے آپ کو نہ چھپاتی تھی اور زنا سے بچے پیدا کر کے شوہر کے نام سے منسوب کرتی تھی۔

چھٹی عورت کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے ہیں مار و عقرب اسے کاٹ رہے ہیں یہ عورت اپنے آپ کو پاک نہیں رکھتی تھی اور غسل جنابت کی پروانہیں کرتی تھی اور نماز کو معمولی سمجھتی تھی اور نماز پابندی کے ساتھ نہیں پڑھتی تھی۔

ساتویں عورت کو دیکھا کہ اس کے بدن کا گوشت آگ کی قینچی سے آگے پیچھے سے کاٹا جا رہا ہے یہ عورت مَردوں کو اپنا آپ دکھاتی تھی اور اس خواہش میں رہتی تھی کہ مَرد اس کی طرف رغبت کریں۔

آٹھویں عورت کو دیکھا کہ بدن تو گدھے کا ہے اور سر سور کا۔ یہ عورت سخن چین یعنی جھوٹ بولنے والی تھی۔

نویں عورت کو دیکھا کہ اس کی شکل کتے کی ہے اور آگ اس کی پیٹھ سے داخل ہوتی ہے اور منہ کے راستے نکلتی ہے عذاب کے فرشتے اس کو آتشیں مار رہے ہیں۔ یہ عورت

باقی صفحہ 30 پر

رحم دلی کی فضیلت

کاتب نور علی نوردین

رسول رحیم و کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ صرف رحمدل ہی جنت میں جائے گا عرض کیا گیا ہم سب رحمدل ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رحم دل وہ نہیں جو صرف اپنے لئے رحم دل ہے۔ بلکہ رحمدل وہ ہے جو اپنے پر اور دوسروں پر رحم کرتے ہیں اپنے لئے رحم دلی کا مطلب یہ ہے کہ گناہ ترک کر کے عذاب دوزخ سے اپنے آپ کو بچا کر خود پر رحم کرے۔ اور دوسروں پر رحم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کسی مسلمان کو اذیت دینے کی کوشش نہ کرے۔ مزید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

(اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ یَدِہٖ وَ لِسَانِہٖ)

مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہے۔ اور وہ چوپایوں پر بھی رحم کرے۔ اور حد سے زیادہ ان سے کام نہ لے۔ اور حدیث شریف میں بھی یہ آیا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ ایک شخص ایک راستہ پر چلا جا رہا تھا کہ اسے شدید پیاس لگی۔ اسے ایک کنواں نظر آیا۔ اس نے اس میں اتر کر پانی پیا۔ پھر اس نے دیکھا۔ کہ ایک کتا پیاس کی شدت سے زبان باہر نکالے ہانپ رہا ہے۔ اس نے دل میں کہا کہ اس کتے کا بھی پیاس سے وہی حال ہو رہا ہے۔ ج و میرا ہو رہا تھا۔ تو وہ اپنے جوتے میں پانی بھر کر لایا۔ اور پھر کتے کا منہ تھام کر اسے پانی پلا دیا۔ جس پر اللہ تعالیٰ اس کے عمل کی قدر کی اور اسے بخش دیا۔ تو صحابہ کرام رضوان علیہم الاجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا چوپایوں کے حسن سلوک سے بھی اجر ملے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہر جاندار سے حسن سلوک پر اجر ملے گا۔

روایت: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ ایک دفعہ رات کو گشت لگا رہے تھے۔ کہ آپ نے کچھ لوگوں کو ایک ڈیرہ ڈالے دیکھا تو آپ کو ان کا سامان چوری ہو جانے کا خطرہ لاحق ہوا۔ لہذا آپ عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے جا کر ملے۔ انہوں نے کہا کہ اے حضرت عمرؓ اتنی رات گئے آپ کو یہاں آنے کی کیا سوجھی؟ انہوں نے فرمایا۔ ابھی کچھ ساتھیوں پر میرا گزر ہوا جو ڈیرہ ڈالے پڑے ہیں۔ تو میں نے سوچا کہ اگر وہ سو گئے تو چوروں کا خطرہ ہے۔ میرے ساتھ چلئے کہ ہم ان کی نگہبانی کریں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ لہذا وہ دونوں حضرات وہاں گئے اور ان مسافروں کے پاس بیٹھے پہرہ دیتے رہے۔ حتیٰ کہ فجر کا وقت ہو گیا تو حضرت عمرؓ نے پکار کر کہا نماز کا وقت ہو چکا ہے جب آپ نے دیکھا کہ وہ لوگ جاگ اٹھے ہیں تو آپ وہاں سے واپس چلے گئے۔ ہمیں چاہئے کہ حضرات صحابہ کرامؓ کی پیروی کریں۔ جن کی تعریف اللہ نے اپنی پاک کتاب میں فرمایا۔ (رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ) سورہ فتح آیت 29 (وہ آپس میں رحمدل ہیں) کہ وہ تمام انسانوں بلکہ تمام مخلوق کے لئے رحمدل تھے۔ اور غیر مسلم اقلیت کے ساتھ رحمدلانہ برتاؤ روا رکھتے تھے۔

روایت: حضرت عمرؓ کے بارے میں روایت ہے کہ آپ نے ایک غیر مسلم کو لوگوں کے دروازوں پر مانگتے ہوئے دیکھا اور وہ ایک بوڑھا شخص تھا آپ نے اس سے فرمایا کہ ہم نے تمہارے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ جب تک تم جوان تھے۔ ہم تم سے جزیہ لیتے رہے۔ اور آج بڑھاپے میں در در کی ٹھوکریں کھانے کے لئے تمہیں چھوڑ دیا۔ پھر آپ نے حکم دیا کہ مسلمانوں کے

بیت المال سے اس کا روزینہ مقرر کر دیا جائے۔

روایت: حضرت امام حسن علیہ السلام کی حضور نبی کریمؐ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا میری امت کے ابدال نماز، روزے کی کثرت کی وجہ سے جنت میں نہیں جائیں گے بلکہ وہ دلوں کی صفائی، نفسوں کی سخاوت اور تمام انسانوں کے ساتھ رحمدلی کی بناء پر جنت میں جائیں گے اور سرور کائنات کا فرمان گرامی ہے کہ:

اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْكُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ

ترجمہ: ''رحم کرنے والوں پر ہی خدائے رحمٰن رحم فرماتے ہیں۔ تم زمین والوں پر رحم کرو تو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔''

کرو مہربانی تم اہل زمین پر
خدا مہرباں ہو گا عرش بریں پر

رسول کریمؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ:

(مَنْ لَّا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ وَمَنْ لَّا یعفو لَا یُعْفُو لایعفیٰ عنہ)

ترجمہ: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا اور جو معاف نہیں کرتا اسے بھی معاف نہیں کیا جائے گا۔

حضرت مالک بن انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ تم پر مسلمانوں کے چار حق ہیں کہ:

1- نیکوکار کی مدد کرو
2- گناہ گار کے لئے بخشش کی دعا کرو
3- مریض کی بیمار پرسی کرو
4- توبہ کرنے والوں سے محبت کرو

روایت ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا۔ پروردگار آپ نے مجھے کس بناء پر برگزیدہ بنایا ہے؟ اللہ نے فرمایا میری مخلوق کے ساتھ رحمدلی کی وجہ سے۔

روایت: حضرت ابوالدرداؓ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ لڑکوں کے پیچھے جا کر ان سے چڑیاں خرید کر انہیں اڑا دیتے اور فرماتے جاؤ۔ عیش کرو۔! اور رسول اکرمؐ نے فرمایا رحم دلی، دوستی اور صلہ رحمی میں مومنوں کی مثال ایک جسم کی سی ہے۔ کہ ایک عضو کو بھی کوئی تکلیف ہو تو اس کی وجہ سے بخار اور بیداری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

حکایت: کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک عابد کا ریت کے ٹیلے پر سے گزر ہوا۔ ان دنوں بنی اسرائیل شدید فاقہ کشی میں مبتلا تھا اس عابد کے دل میں یہ خواہش ہوئی کہ کاش ریت کا یہ ٹیلہ آٹا ہوتا تو میں بنی اسرائیل کو اس سے سیر کرتا۔ تو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی پر وحی نازل فرمائی کہ فلاں عابد سے جا کر کہو کہ میں نے اس ٹیلے کے آٹے کے برابر تمہیں اجر دے دیا ہے یعنی اگر یہ ٹیلا آٹا ہوتا اور تم اس سے لوگوں کا پیٹ بھرتے تو جتنا ثواب اس وقت تمہیں ملتا اتنا میں نے تمہیں ابھی دے دیا ہے۔ اس لئے رسول اکرمؐ نے فرمایا۔ (نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ'' مِّنْ عَمَلِهٖ)

ترجمہ: کہ مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

الکاتب: مولانا نور علی نور دین بلغاری معلم مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ سکردو۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ انسان سے فرماتا ہے

میری طرف آ کر تو دیکھ
متوجہ نہ ہوں تو کہنا
میری راہ میں چل کر تو دیکھ
راہیں نہ کھول دوں تو کہنا
مجھ سے سوال کر کے تو دیکھ
بخشش کی حد نہ کر دوں تو کہنا
میرے لئے بے قدر ہو کر تو دیکھ
قدر کی حد نہ کر دوں تو کہنا
میرے لئے ملامت سہہ کر تو دیکھ
اکرام کی انتہا نہ کر دوں تو کہنا
میرے کوچے میں بک کر تو دیکھ
انمول نہ کر دوں تو کہنا
مجھے رب مان کر تو دیکھ
سب سے بے نیاز نہ کر دوں تو کہنا
میرے خوف سے آنسو بہا کر تو دیکھ
مغفرت کے دریا نہ بہا دوں تو کہنا
رجا کی لاج نبھا کر تو دیکھ
عطا کی حد نہ کر دوں تو کہنا
اپنی ہستی کو فنا کر کے تو دیکھ
تکریم کی انتہا نہ کردو تو کہنا
میرے نام کی تعظیم کر کے تو دیکھ
جام بقا سے سرفراز نہ کر دوں تو کہنا
مجھے حیی القیوم مان کر تو دیکھ
ابدی حیات کا امین نہ بنا دوں تو کہنا
بالآخر میرا ہو کر تو دیکھ
ہر کسی کو تیرا نہ بنا دوں تو کہنا

☆☆☆

آپ کے مسائل اور ان کا حل

اس عنوان کے تحت ادارے کو موصول ہونے والے مفید سوالات کے جوابات شائع کئے جاتے ہیں۔ اس دفعہ ایک غیر معمولی تاخیر سے دوچار ہونے کے بعد آپ کے سوالات کے جوابات کا سلسلہ پھر سے شروع کر دیا گیا ہے۔ اداریہ میں تاخیر کے اسباب کا اشارہ کر دیا گیا ہے۔ اس شمارے کے لئے جن سوالات کا انتخاب کیا گیا ہے ان کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

سوالات

سوال نمبر 1: کیا پہلے سے مستقل طور پر قائم مسجد کو ٹریڈ سنٹر بنانا اور مسجد کو ٹریڈ سنٹر کے اوپر منتقل کرنا جائز ہے۔ (سائل جی ایم تھلوی، اسلام آباد)

سوال نمبر 2: کیا ڈیوٹی دیئے بغیر گورنمنٹ کے کاغذات پر نام لگا کر تنخواہ وصول کرنا روا ہے؟

سوال نمبر 3: کوئی سرکاری ملازم اپنی سرکاری ڈیوٹی کی بجا آوری کا کام سو فیصد کسی دوسرے آدمی سے لیتا ہے مگر تنخواہ خود ہضم کر جاتا ہے۔ ایسا کرنا کیسا ہے؟ (سائل محمد اقبال جاوید چیلو)

جوابات

جواب نمبر 1: بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥ مستقل طور پر پہلے سے قائم شدہ مسجد تا قیامت مسجد ہی رہتی ہے۔ شرعاً اس مسجد کے ساتھ کسی قسم کا دُنیاوی معاملہ کرنا درست نہیں ہے۔ ہاں اگر مسجد پہلے ہی سے عارضی طور پر بطور جائے نماز استعمال

کرنے کے لئے ہو اور مستقل مسجد ٹریڈ سنٹر کے اوپر تعمیر کرنا طے شدہ ہو تو ایسی صورت میں ایسا کرنا شرعاً درست قرار پائے گا کیونکہ یہاں پر مستقل طور پر قائم مسجد کا انہدام لازم نہیں آتا ہے۔

جواب نمبر 2: بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥ ایسا کرنا قوم کے ساتھ معاشی فراڈ کے زمرے میں آتا ہے۔ بغیر کسی قومی کام کے قومی دولت کا مفت ہضم کر جانا شرعاً روا نہیں ہے۔ چنانچہ ایسا رویہ اختیار کرنے والا گورنمنٹ ملازم شرعاً بھی قابل مواخذہ ہے۔ اہل ایمان کو ایسا رویہ اختیار کرنے سے اجتناب ضروری ہے۔

جواب نمبر 3: بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥ ایسا کرنا لوگوں کی اپنی چاہت اور رضامندی سے ہوا کرتا ہے۔ بعض لوگوں کو کسی خاص مجبوری وغیرہ کے تحت ایسا کرنا ہی پڑتا ہے۔ اس میں دونوں کی رضامندی شامل ہوتی ہے۔ کسی کو بھی دوسرے سے کسی قسم کی کوئی شکایت وغیرہ درپیش نہیں ہوتی۔ لہٰذا یہاں یہ شرعاً کوئی قباحت موجود نہیں بلکہ یہ ایثار و قربانی کی ایک مثال ہے۔ تاہم اخلاق حمیدہ کے منافی ضرور ہے۔

امید ہے کہ سائلین ان جوابات سے مطمئن ہوں گے۔

☆☆☆

بقیہ صفحہ 26 سے

رقاصہ، گانے والی اور حسد کرنے والی تھی اور عین ممکن ہے کہ گانا گانے والی اور ناچنے والی عورتیں کو بھی ایسی ہی سزا دی جائے۔

دسویں عورت کو دیکھا کہ اپنے گوشت کو خود چبا رہی ہے اور آگ نے اس کو گھیرا ہوا تھا یہ عورت نامحرموں کے لئے زینت کیا کرتی تھی اور بناؤ سنگھار کر کے بے حیائی، بے غیرتی اور بے پردگی کے ساتھ گھر سے باہر نکلا کرتی تھی۔

دُنیا تصوف کی خبریں

تنظیم کھر سرموں اور تصوف نیشنل لائبریری علی پور اسلام آباد کے زیرِ انتظام عید ملن پارٹی

فلاحی تنظیم کھر سرموں (FTK) اسلام آباد راولپنڈی برانچ اور تصوف نیشنل لائبریری (TNL) علی پور اسلام آباد کے زیرِ انتظام عید الفطر کی خوشی کے موقع پر 2 اکتوبر 2008ء کو ایک عید ملن پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ عید ملن پارٹی کا مقصد نوجوانوں میں ذہنی ہم آہنگی کو فروغ دینا اور طالب علموں کو نصابی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ غیر نصابی سرگرمیوں کو بھی اُجاگر کرنا تھا۔ عید ملن پارٹی میں TTK کے تمام ممبران نے خصوصی طور پر شرکت کی۔

23 افراد پر مشتمل نوجوانوں کو عید ملن پارٹی میں شاہدرہ پکنک پوائنٹ کی سیر کرائی گئی۔ نوجوانوں کے لئے بس کا انتظام کیا گیا۔ شاہدرہ پر نوجوانوں نے چشمے، نالے کے صاف و شفاف ٹھنڈے پانی میں خوب تیراکی کی۔ کچھ جوانوں نے شکار کے ماہر محمد جان جانو کی قیادت میں مچھلی کا شکار کیا اور کافی مچھلیاں پکڑ لیں جسے بعد میں زینت دستر خوان بنایا گیا۔ شاہدرہ کے پُرفضا مقام پر محمد آصف، بشارت علی، حمایت علی اور سکندر خان نے خوبصورت بلتی ثقافت بھی پیش کیا جسے شائقین نے بہت سراہا۔

ان یادگار اور خوبصورت لمحات کو تاریخی بنانے کے لئے فوٹوگرافی کے ساتھ ساتھ موی بھی بنائی گئی۔ شام کو نوجوانوں کو فیصل مسجد کی سیر بھی کرائی گئی اور وہاں نماز مغرب ادا کی۔ یوں عید ملن پارٹی کا اختتام ہوا۔ (غلام محمد شاہین، ممبر انتظامیہ TLK، FTK)

☆☆☆

بادوا ہیلتھ اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن ہاسٹل کی عمارت کا شاندار افتتاح

خپلو (غلام نبی شاہین کھرسرموں سے) میں گزشتہ دنوں بادوا ہیلتھ اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن ہاسٹل کی بلڈنگ کا شاندار افتتاح ہوا۔ جناب مولانا محسن علی باقر پی گوند نے ہاسٹل کا افتتاح کیا۔ افتتاح کے دوران ہاسٹل کے نائب صدر کا چو مہدی، ناظم امور ہاسٹل محمد جان صاحب، ہاسٹل کے طلباء اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے کثیر تعداد نے شرکت کی۔ افتتاح کے بعد ایک پُروقار محفل منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی نے اپنی تقریر میں کہا کہ بادوا ہیلتھ اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن ضلع گنگچھے کے دور دراز علاقے کے غریب، یتیم اور بے سہارا بچوں کو جدید دور میں مفت تعلیم دینے میں سرگرم عمل ہے۔ انہوں نے ادارہ کے کارکنوں کی اس نیک کام کو سراہتے ہوئے کہا کہ یہ ادارہ مستقبل میں ایک اچھا ادارہ ثابت ہوگا۔ انہوں نے فنڈنگ رکھنے پر مسز آمنہ انصاری اور ہاسٹل کے لئے جگہ وقف کرنے پر ناظم امور ہاسٹل محمد جان صاحب کا شاندار الفاظ میں شکریہ ادا کیا اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اس نیک کام میں تعاون کرنے کی اپیل کی۔ جناب محمد جان صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ بادوا ہاسٹل ضلع گنگچھے کے دور دراز علاقوں کے غریب، یتیم اور بے سہارا بچوں کو مفت تعلیم دینے میں ہر وقت کوشاں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس ادارے میں اس وقت 17 طلباء علم کی زیور سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ ان تمام طلباء کے تعلیمی اخراجات ادارہ برداشت کر رہا ہے۔ ہاسٹل کے ہاؤس ماسٹر غلام نبی سرموئی نے اپنے بیان میں کہا کہ ہاسٹل کے طلباء علم کے میدان میں کسی سے کم نہیں۔ آخر میں ہاسٹل کے سینئر طالب علم شیر علی بلغاری کے دعائے کلمات سے یہ پُروقار محفل اختتام پذیر ہوئی۔ (رپورٹ: غلام نبی شاہین، کھرسرموں)

☆☆☆

فیضان ہاسٹل کراچی میں میلاد النبیؐ کی تقریب

گزشتہ دنوں میلاد النبیؐ کے پُرمسرت موقع پر فیضان ہاسٹل کراچی میں ایک پُروقار تقریب ہوئی۔ تقریب میں ہاسٹل ہذا کے ممبران کے علاوہ فاچو ہاسٹل کے تمام ممبران نے شرکت کی۔

تقریب کی صدارت چیئرمین فیضان ہاسٹل جناب عبدالکریم ملالیوی نے کی جبکہ مہمانِ خصوصی فاچو ہاسٹل کے چیئرمین جناب فاچو محمد یوسف صاحب تھے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض محمد نواز عابدی نے انجام دیئے۔ محفل کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا جس کی سعادت رقیب حسن نے حاصل کی۔ اس کے بعد اعجاز حسین نے حضور پاکؐ کی بارگاہ میں نعت پیش کی۔ مقرر محمد نعیم نے حضورؐ کے اسوہ حسنہ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ آپؐ کی زندگی میں تمام بنی نوع انسان کے لئے دُنیا و اُخروی کامیابی کے لئے مکمل رہنمائی موجود ہے۔

مقرر کرامت علی نے اپنی تقریر میں کہا مسلمان دُنیا میں ایسے ذلیل وخوار ہو رہے ہیں کہ انہوں نے رحمت عالمؐ کے نقش وقدم پر چلنے کی بجائے مادہ پرستی کو اپنا شعار بنایا ہوا ہے۔ ننھے مقرر نجم الدین نے کہا حضورؐ کے امتی ہونے کے

ناطے ہمیں چاہئے کہ حضورؐ سے محبت کو اپنے عمل سے ظاہر کریں۔ اس کے بعد محمد یوسف نے اقائے دو جہانؐ کے حضور عقیدت کے پھول نچھاور کیے۔ انہوں نے اپنی سریلی آواز میں نعت رسولؐ پیش کی۔ مقرر شکیل احمد نے زور دیتے ہوئے کہا کہ ہم حضورؐ کی تعلیمات پر عمل کر کے ہی خدا کی رضامندی حاصل کر کے دُنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ معراج حسین نے اپنی تقریر میں کہا کہ جوانی میں کیئے ہوئے اعمال اللہ کے ہاں زیادہ پسندیدہ ہیں اس لئے نوجوانوں کو چاہئے کہ ہم اپنی زندگی میں حضورؐ کی تعلیمات کو دُنیا کے گوشے گوشے میں پھیلائیں۔

مہمان خصوصی جناب فاچو محمد یوسف صاحب نے اپنی بے لاگ گفتگو میں حضورؐ کی سیرت پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور کہا اس طرح کی تقریب منعقد ہونے سے نہ صرف ہم اسلامی تعلیمات کے بارے میں آگاہی حاصل کر سکتے ہیں بلکہ ہم اس سے اپنے ایمان کو اور زیادہ مضبوط کر سکتے ہیں۔

آخر میں تقریب کے صدر جناب عبدالکریم صاحب نے سیرت پاکؐ پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ آج ہم دُنیا میں اللہ کی جتنی نعمتوں سے فیضیاب ہو رہے ہیں وہ آقائے دو جہانؐ کے طفیل سے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ حقیقی معنوں میں اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے حضورؐ سے محبت اور عشق کا ثبوت دیں۔ آخر میں صدر محفل نے تمام شرکاء محفل کا شکریہ ادا کیا اور اس طرح دعائیہ کلمات کے ساتھ اس محفل کا اختتام ہوا۔ (رپورٹ: اعجاز حسین مہر)

☆☆☆

جامعہ اسلامیہ نوربخشیہ خپلو کا ایک اہم اجلاس

جامعہ اسلامیہ نوربخشیہ خپلو بچی (رجسٹرڈ) کا ایک اہم اجلاس زیرِ صدارت اخوند محمد حسن صدر منعقد ہوا۔ سیکرٹری جنرل محمد رضا بگٹی نے اجلاس کو جامعہ کی کارکردگی کے بارے میں بریفنگ دی اور سال کی آمدن اور خرچ کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی جس پر شرکاء اجلاس نے خوشی کا اظہار کیا۔ فاچو غلام علی نے مبلغ -/12000 ہزار روپے جمع کرائے جس پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ جامعہ ہذا تمام مکتب فکر کو اسلامی تعلیمات فراہم کرتی ہے۔ یہاں فقہ احوط، دعوات صوفیہ، ناظرہ اور اسلامی تعلیمات دی جاتی ہے۔ اس وقت جامعہ ہذا میں کم قیمت پر اسلامی کتب فراہم کر رہا ہے۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ سیکرٹری جنرل محمد رضا بگٹی صاحب گزشتہ 20 سالوں سے اپنی خدمات پیش کر رہا ہے۔ غلام رسول PM صاحب جناب محمد ابراہیم صاحب، چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل گنگچھے جناب حاجی محمد یوسف صاحب، چیئرمین بلدیہ خپلو، فاچو غلام رسول، ممبر بلدیہ اور جناب سید بہادر علی سالک کی جانب سے جامعہ ہذا کے لئے فنڈز فراہم کرنے پر اُن کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ (رپورٹ: شمیم رضا بگٹی، بیورو چیف نوائے صوفیہ)

☆☆☆

یوم حسینؑ کا انعقاد

مورخہ 5 مارچ 2008ء کو فیض بخش ہاسٹل کراچی میں یوم حسینؑ کی مناسبت سے ایک پُر وقار تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں کثیر تعداد میں شرکاء وعمائدین اور طالب علموں نے شرکت فرمائی۔ محفل کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام سے ہوا

جس کا شرف طالب علم محمد اقبال نے حاصل کیا۔

بعد ازاں طالب علم زاھد حسین، نثار حسین اور رحمت اللہ نے نبی رحمت سرورِ کونین کی شان میں گلہائے عقیدت کے پھول نچھاور کئے۔ چیئرمین ہاسٹل ہذا امتیاز حسن صاحب نے فلسفہ شہادت پر روشنی ڈالتے ہوئے نماز کی اہمیت کو اُجاگر کیا۔

طالب علم آصف حسین ایڈووکیٹ نے کہا کہ یوم حسینؑ کا انعقاد مسلمانوں کے دلوں میں یگانگت و اتفاق کی نشانی ہے۔ طالب علم غلام نبی شاہین نے عظمت حسینؑ پر روشنی ڈالی اور آپؑ کی زندگی کو مشعل راہ بنانے کی تلقین کی کہ حدیث مبارکہ ہے بے شک حسینؑ ہدایت کا چراغ ہے اور نجات کی کشتی ہے گویا جو شخص اس کشتی میں سوار ہوئے وہی نجات پاتے ہیں۔ طالب علم مقرر قطب الدین نے مقام اہلبیت رسولؐ میں لب کشائی کرنے کی جسارت کی۔ طالب علم عرفان علی نے سیر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں ہر سال امام عالی مقام کی مجالس میں حصہ لینا چاہئے تاکہ اُن کی کردار، وفاداری اور انکساری سے سبق حاصل کریں۔

مقرر نور علی صاحب نے کہا کہ حسینؑ نے عشق الٰہی کا عملی نمونہ پیش کیا۔ جناب جی ایم کھاروی صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ امام عالی مقام نے اتباع محمدیؐ کا ایک مکمل اور جامع عملی نمونہ پیش کیا۔ صدر محفل محمد یوسف زئی نے اپنے خطاب میں کہا کہ امام عالی مقام کا اتباع کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اپنا جان و مال قربان کردینے سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں امام عالی مقام حضرت امام حسینؑ کی مجالس ہر سال قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ انہی دعائیہ کلمات کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔ (رپورٹ: امتیاز علی چیلو، فیض بخش ہاسٹل کراچی)

☆☆☆

مدرسہ سراج العلوم صوفیہ نوربخشیہ

براہ پائین کے اعزازات

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور مسلک صوفیہ نوربخشیہ براہ پائین کے مخلص کارکنوں کی سعی پیہم اور جذبہ ایمانی سے مالی و بدنی تعاون کی بدولت مدرسہ سراج العلوم براہ پاوین تعلیمی ترقی میں گزشتہ کئی سالوں سے مصروف ہے۔

مولانا ثناء اللہ صاحب مدرسہ میں گزشتہ کئی سالوں سے قرآن مجید کا ترجمہ، دعوت صوفیہ اور فقہ احوط کی تعلیم کے ساتھ طلباء میں اخلاقیات کو پروان چڑھانے میں کوشاں ہیں۔ جس کا ثبوت امتحان سالانہ 2008ء میں مختلف سکولوں کے نتائج سے ہوتا ہے۔ مدرسہ ہذا کے طلباء میں عبدالستار نے ہائی سکول براہ سے جماعت ہشتم میں پہلی پوزیشن اور محمد رضا نے اسی کلاس میں دوسری پوزیشن، محمد اشرف نے اسی سکول میں جماعت ہفتم میں پہلی پوزیشن، اسی سکول کے جماعت ششم میں محمد اسلم پہلی، محمد ایوب خان دوسری اور محمد اقبال نے تیسری پوزیشن لی۔ ہائی سکول براہ سے جماعت پنجم میں اشرف حسین نے پہلی پوزیشن، محمد خالد نے دوسری اور محمد شریف تیسری پوزیشن پر آئے جبکہ چیلو پبلک سکول کے جماعت چہارم میں عنایت کریم پہلی پوزیشن، بادوا پبلک سکول کے جماعت چہارم میں شیر علی اور محمود عارف نے پہلی اور دوسری پوزیشن حاصل کی۔ فریدہ خانم نے نان فارمل پرائمری سکول براہ پائین میں سکول ٹاپ کیا۔

انتظامیہ مدرسہ اور صوفیہ نوربخشیہ براہ پائین کے عوام

نے مندرجہ بالا طلباء کی شاندار کامیابی کو مدرسہ کا بہترین ماحول، اخلاق و ادب اور استاد کی تربیت کی وجہ قرار دیا جو کہ مولانا ثناء اللہ صاحب کی انتھک محنت کا مرہونِ منت ہے۔ علماء، انتظامیہ اور عوام نے مولانا کی خدمت کو سراہا۔ (رپورٹ شیر علی طالب علم، مدرسہ سراج العلوم صوفیہ بخشیہ براہ پائین)

☆☆☆

تعزیتی اجلاس

گزشتہ دِنوں ہیومن ویلفیئر آرگنائزیشن تلس (گلگت یونٹ) کا ایک تعزیتی اجلاس گلگت یونٹ کے جنرل سیکرٹری جناب علی حسن صاحب کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں اسلام آباد یونٹ کے صدر جناب محمد اسحاق اور محمد علی صاحب کی والدہ محترمہ کی وفات پر گہرے دُکھ اور غم کا اظہار کیا گیا اور مرحومہ کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی اور لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ (رپورٹ: اقبال حیدر زمان، سیکرٹری نشرو اشاعت، تلس ہیومن ویلفیئر آرگنائزیشن، گلگت یونٹ)

☆☆☆

فیض بخش ہاسٹل میں جشن عید میلاد النبی کا انعقاد

گزشتہ دِنوں فیض بخش ہاسٹل گلشن اقبال کراچی میں پُروقار تقریب جشن عید میلاد النبی کا اہتمام کیا گیا۔

عید سعید میں فیضان ہاسٹل، فاچو ہاسٹل، براہ ہاسٹل، کوروی ہاسٹل، بی ایس ایف سیاچن ہاسٹل، سلترو ہاسٹل، شگری ہاسٹل، سکرچن ہاسٹل اور ینگ کیریئر کے طالب علموں نے شرکت کی۔

محفل کی صدارت انجینئر وارث اقبال نے کی جبکہ مہمانِ خصوصی مولانا نثار حسین براہوی تھے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض جی ایم کھاروی نے انجام دیئے۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز طالب علم رقیب الحسن کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ طالب علم اعجاز حسین، کمال الدین، محمد اقبال، محمد حسین، ثناء اللہ، قطب الدین محمد اعجاز، فاچو یوسف، غلام عباس اور غلام نبی نے گلہائے عقیدت کے پھول نچھاور کئے۔

بعد ازاں مقررین نے حضور اکرم کی شان اقدس اور سیرت طیبہ پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی حیات طیبہ انسانیت کے لئے مشعل راہ ہے اور آپ کی تعلیمات دُنیا کے ہر گوشے اور زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والوں کے لئے ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ ہے۔ لہٰذا اطاعت محمدیؐ ہی کامیابی کا ذریعہ ہے۔ تقریب سے طالب علم محمد علی، ذکریہ، انجم نور بخش، نجم الدین، عبدالکریم کریمی، محمد نواز عابدی، حسین براہوی، آصف ایڈووکیٹ، مہدی کوروی، الیاس منذوق، یوسف زئی اور امتیاز علی عاطفؔ نے خطاب کیا۔ مولانا نثار حسین کے دعائیہ کلمات سے تقریب کا اختتام ہوا۔ (رپورٹ: امتیاز علی عاطفؔ)

☆☆☆

اظہار تشکر

میں ماہنامہ نوائے صوفیہ اسلام آباد انٹرنیشنل کے توسط سے اُن تمام دوست احباب اور مخلصین کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھ ناچیز پر اعتماد کرتے ہوئے میرے توسط سے مدرسہ شاہ ہمدان سیٹلائٹ ٹاؤن سکردو کے لئے مبلغ اسی ہزار تین سو بارہ (80,312/-) روپے اور 12 سعودی ریال بابت چندہ مدرسہ ہذا کے لئے بھیجا۔ (العبد غلام حسین مدرس، ماڈل سکول چھلو)

☆☆☆

لوئر مڈل سکول یوچنگ کے نتائج

گزشتہ دنوں گورنمنٹ لوئر مڈل سکول یوچنگ میں ایک شاندار تقریب بسلسلہ اعلان نتائج امتحان زیر صدارت جناب محمد ابراہیم فیضی صاحب ہیڈ ماسٹر منعقد ہوا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی کی نشست پر جناب محمد ابراہیم وحید صاحب چیئرمین PTA تشریف فرما تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کی سعادت طالب علم بشارت علی نے حاصل کی۔ اس کے بعد سکول کے طالب علموں نے سرور کائنات کے شان اقدس میں عقیدت کے پھول نچھاور کئے۔ اس کے بعد مولانا محمد بشیر آفتاب صاحب نے سالانہ رزلٹ کا اعلان کیا چونکہ اس سال رزلٹ کافی حوصلہ افزا رہا اس لئے والدین نے طلباء، اساتذہ اور انتظامیہ کو مبارکباد دی۔ سکول کا مجموعی نتیجہ 97% رہا۔ شامل امتحان طلباء و طالبات کی تعداد 117 تھی۔ جس میں سے صرف تین بچے فیل ہوئے۔ کلاس وائز نتائج یہ ہیں۔

جماعت	شامل امتحان	کامیاب	فی صد نتیجہ
6th	18	17	94%
5th	06	06	100%
4th	19	18	94%
3rd	11	11	100%
2nd	15	15	100%
Ist	24	24	100%
Kachi	23	22	96%

پوزیشن ہولڈر:

ششم میں عمران علی، روح اللہ اور زولیخا پنجم میں غلام مہدی، گلشن، زکیہ، چہارم میں محمد شریف، شکیلہ اور محمد آصف سوم میں محمد اسحاق، محمد ابراہیم اور محمد جمیل دوم میں نور محمد، علی حسن اور صامن علی اعلیٰ میں محمد فیصل، محمد قیوم اور شیر محمد جبکہ اول اوئی میں سدرہ بانو، علی عباس اور رشیدہ نے بالترتیب پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشنیں حاصل کیں۔

تقریب کے مہمان خصوصی جناب محمد ابراہیم وحید صاحب نے بہتر رزلٹ پر ساتویں کلاس کے اجراء کے لئے کوشش کرنے کا وعدہ کیا۔ اس کے بعد صدارتی خطبہ دیتے ہوئے ہیڈ ماسٹر صاحب نے کہا کہ اگر والدین، اساتذہ اور PTA کا تعاون رہا تو انشاء اللہ اس سال سے ساتویں کلاس کا آغاز کر دیں گے اور آئندہ بھی بہتر رزلٹ کے لئے کوشش کریں گے۔ آخر میں دعائے خیر پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

☆☆☆

تنظیم طلباء تصوف گلاب پور وزیر پور کا قیام

سکردو شہر کے مختلف تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم غیور اور مذہبی دردمند نوربخشی طلباء نے عصر حاضر میں سکردو شہر اور دوسرے شہروں میں زیر تعلیم نوربخشی طلباء کو درپیش مسائل کے پیش نظر ایک تنظیم بنانے کی ضرورت محسوس کی اور ڈگری کالج سکردو میں زیر تعلیم سینئر طلباء کی کاوشوں سے یہ تنظیم وجود میں آئی۔ ان غیور طلباء نے سکردو و گردونواح کے مختلف تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم تمام نوربخشی طلباء کی باہمی مشاورت اور

رائے عامہ سے یہ تنظیم وجود میں لائی۔ اس تنظیم کا بنیادی مقصد سکردو شہر میں زیر تعلیم گلاب پور اور وزیر پور کے نوربخشی طلباء کے لئے ایک ہاسٹل کا قیام عمل میں لانا ہے تاکہ مستقبل میں یہاں سے فارغ التحصیل طلباء کو ملک کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں داخلے کے لئے ان کی رہنمائی کی جاسکے کیونکہ محدود آمدنی اور بے روزگاری کی وجہ سے غریب والدین اپنے بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کے لئے دوسرے مکاتب فکر کے ہاسٹلوں اور مدرسوں میں بھیجنے پر مجبور ہیں جہاں پر بیٹھ کر پڑھنے کے بعد یہ طلباء وہی مسلک اختیار کر لیتے ہیں جس کی وجہ سے تعلیم جیسے زیور کی کمی سے مستقبل میں مسلک حقہ کو شدید نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے۔ ان حقائق کے پیش نظر "تنظیم و طلباء تصوف" عمل میں لائی ہے۔

اس سلسلے میں تنظیم کا پہلا باقاعدہ اجلاس اور تنظیم کی حلف برداری کے لئے گزشتہ دنوں گلشن تصوف کچو کے مدرسہ کے ہال میں منعقد ہوئی۔ جو شام 6:30 بجے تک جاری رہی۔ اس عظیم کانفرنس کی صدارت جناب مفتی اعظم علی محمد ہادی نے کی جبکہ مولانا محمد اسماعیل صاحب مہمان خصوصی تھے۔ میزبانی کے فرائض مقامی مسجد کے پیش امام جناب ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نے انجام دیئے۔ کانفرنس میں مسلک حقہ کے سینکڑوں دردمندوں نے شرکت کی جس میں علماء کرام، عوامی نمائندوں، دانشوروں، سماجی کارکنوں اور طلباء تصوف کی ایک کثیر تعداد موجود تھی۔

اجلاس کو دو نشستوں میں تقسیم کیا گیا۔ پہلی نشست میں سٹیج سیکرٹری کے فرائض محمد ریاض خیالی نے انجام دیئے۔ اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کی سعادت محمد حسنین نے حاصل کی۔ جوہر علی رحمٰن نے نعت جبکہ محمد حبیب اور امتیاز عالم نے قصیدہ پیش کیا۔ محمد اقبال وفا نے اپنا تازہ کلام "تصوف مذہب حق ہے" کے عنوان سے پیش کیا۔

محمد خان شگری (منتخب صدر تنظیم) نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں حاضرین محفل کو تنظیم کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا اور تنظیم کے تمام ممبران کے ناموں بشمول تعلیمی اداروں اور کلاسوں کا تعارف کیا۔ انہوں نے نوربخشی عوام سے اپیل کی کہ وہ تنظیم کے کارکنان کی قولی، فعلی اور مالی تعاون سے حوصلہ افزائی کرتے رہے اور تنظیم ہذا کی مضبوطی اور توسیع کے لئے طلبہ برادری کے شانہ بشانہ چلنے پر زور دیا۔ تنظیم ہذا پچاس اراکین پر مشتمل ہے اور تمام ممبران طلبہ برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔

اجلاس میں تنظیم کے تمام ممبران کو خطاب کا موقع دیا گیا۔ گلزار حسین، محمد نیاز، زمان علی، علی خان، محمد اقبال وفا، عطاء اللہ، طالب علم آرمی پبلک سکول سکردو، محمد علی خرابر طالب علم داؤد انجینئرنگ یونیورسٹی، محمد کاظم، محمد سلیم اور زاہد حسین سمیت تقریباً چالیس طلباء نے اجلاس سے خطاب کیا۔ اور عصر جدید میں نوربخشی طلباء کو درپیش مسائل سے حاضرین محفل کو آگاہ کیا۔ کانفرنس میں طلباء کے علاوہ عبدالمجید ملک، اخوند محمد تقی، ماسٹر محمد اسلم عاصی، محمد شریف رضوی، فدا علی صوفی، علی خان چیئرمین زکوٰۃ کمیٹی اور غلام مہدی کچو کے علاوہ فوجی جوانوں نے بھی خطاب کیا۔

اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے عبدالمجید ملک صاحب نے کہا کہ ہمیں اپنی تابناک ماضی سے سبق حاصل کرنا چاہئے اور روشن مستقبل کے لئے لائحہ عمل طے کرنا چاہئے۔

انہوں نے اس موقع پر تنظیم ہذا کے لئے دس ہزار روپے دستی عطیہ دینے کا بھی اعلان کیا۔ اخوند تقی صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ اس پاک مسلک کے لئے ہمیں کسی قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کرنا چاہئے انہوں نے کہا کہ اگر ہمارے ارادے پختہ ہوں اور اللہ پر توکل ہو تو دُنیا کی کوئی طاقت ہمیں آگے بڑھنے اور ترقی کرنے سے نہیں روک سکتی۔

ماسٹر محمد اسلم عاصی صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہمیں مرشدان برحق کی تعلیمات پر عمل کر کے مسلک حقہ کی تعلیمات کو دنیا میں پھیلانے کی ضرورت ہے اور یہ سب تعلیم ہی سے ممکن ہے۔ انہوں نے طلباء کی کاوشوں کو سراہا اور "تنظیم طلباء تصوف" کے ساتھ بھرپور تعاون کرتے رہنے کا یقین دلایا۔

جناب محمد شریف رضوی صاحب نے طلباء کو خراج تحسین پیش کیا اور "تنظیم طلباء تصوف" وجود میں آنے پر مبارک باد دی۔ انہوں نے کہا تنظیم ہذا طلباء تصوف کے مسائل کے حل کے لئے اہم پیش رفت ہوگی۔ اس موقع پر انہوں نے تنظیم کے لئے دو ہزار روپے دستی عطیہ دینے کا اعلان کیا۔

جناب علی خان صاحب چیئرمین زکوٰۃ کمیٹی نے اپنے خطاب میں طلباء پر زور دیا کہ وہ دوسری تمام سرگرمیوں کو چھوڑ کر اپنی تمام تر توجہ تعلیم پر مرکوز رکھیں۔ انہوں نے کہا ماضی میں اہل علم کی کمی سے مسلک حقہ کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ جس کا ازالہ یہ ہے کہ ہم اپنی آنے والی نسلوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کریں۔ انہوں نے تنظیم کے لئے دس ہزار روپے دینے کا اعلان کیا۔

کانفرنس کو دو نشستوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ پہلی نشست کے اختتام پر مقامی مسجد گلشن تصوف مچھ میں مفتی علی محمد ہادی کی امامت میں نماز باجماعت ہوئی۔ اس موقع پر مقامی انتظامیہ نے کھانے کا بھی اہتمام کیا تھا۔ نماز کے بعد جناب ماسٹر عبدالرحمٰن کے گھر میں تمام حاضرین محفل کو کھانا کھلایا گیا۔ نماز اور کھانے کے وقفے کے بعد کانفرنس کی دوسری نشست شروع ہوئی جس میں سٹیج سیکرٹری کے فرائض ولایت تاج ابدالی نے انجام دیئے۔ دوسری نشست میں بھی دانشوروں، علمائے و طلباء اور فوجی جوانوں نے خطاب کیا۔ فوجی جوانوں نے تنظیم کے قیام پر طلباء کو مبارک باد دی اور مستقبل میں تنظیم کے ساتھ تعاون جاری رکھنے کی امید ظاہر کی۔ آخری نشست میں صدر محفل اور مہمان خصوصی کے خطابات سے قبل کابینہ کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں دانشوروں، علماء کرام اور خصوصاً تمام طلباء (کارکنان تنظیم) کی باہمی مشاورت اور رائے عامہ سے تنظیم کے اعلیٰ عہدوں کے لئے قابل اعتماد، دیانت دار اور باصلاحیت طلباء کو منتخب کر لیا۔ تنظیم کے مختلف عہدوں کے لئے درج ذیل طلباء منتخب ہوئے۔ محمد خان شگری، صدر۔ محمد اسلم وزیر پوری، نائب صدر۔ محمد سلیم وزیر پوری، جنرل سیکرٹری۔ محمد ایوب کایو، ڈپٹی جنرل سیکرٹری۔ ولایت تاج ابدالؔ، فنانس سیکرٹری۔ محمد ریاض خیالؔی، رابطہ سیکرٹری۔ محمد اقبال وفا، پریس سیکرٹری۔ جناب علی خان صاحب چیئرمین زکوٰۃ کمیٹی اور جناب ٹھیکیدار عبدالمجید صاحب کو تنظیم کا سرپرست اعلیٰ مقرر کیا گیا۔

تنظیم کے لئے ایک ایڈوائزری بورڈ بھی تشکیل دیا گیا جو مشکل وقت میں تنظیم کی مدد کرے گا۔ ایڈوائزری بورڈ کمیٹی میں اخوند عبدالکریم وزیر پور، مفتی علی محمد ہادی، عبدالمجید ملک، علی خان، مولانا محمد اسماعیل سمیت علاقے کے تیس کارکردگان کو شامل کیا گیا۔ انتخابی مہم کے بعد تنظیم کی حلف برداری تقریب منعقد ہوئی جس میں تنظیم کے مختلف عہدوں

کے لئے منتخب طلباء نے جناب مفتی اعظم علی محمد ہادی سے اپنے اپنے عہدوں کا حلف لیا۔

تقریب حلف برداری کے بعد اجلاس کی کارروائی دوبارہ شروع ہوئی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے صدر محفل جناب مفتی اعظم علی محمد ہادی نے کہا کہ طلباء ہی کس قوم کے مستقبل معمار ہوتے ہیں۔ پاکستان کا نام ایک طالب علم ہی نے رکھا تھا۔ انہوں نے اس وقت سکردوں میں زیر تعلیم گلاب پور وزیر پور کے اور نوربخشی طلباء کو بے شمار مسائل درپیش ہیں جس کے حل کے لئے تمام نوربخشی عوام کو طلباء برادری کے ساتھ شانہ بشانہ چلنے کی ضرورت ہے۔ جناب علی محمد ہادی نے امید ظاہر کی کہ "تنظیم طلباء تصوف" نوربخشی طلباء کے مسائل کے حل کے لئے اہم کردار ادا کرے گی۔ انہوں نے تنظیم ہذا کے ساتھ بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

مہمانِ خصوصی جناب مولانا محمد اسماعیل نے "تنظیم طلباء تصوف" وجود میں لانے پر طلباء کو مبارکباد دی۔ انہوں نے تنظیم کی مضبوطی اور توسیع کے لئے خصوصی دعا کی۔ میزبان جناب ماسٹر عبدالرحمٰن نے علماء کرام، دانشوروں، سماجی کارکنوں اور طلباء کا دور دراز سے اس محفل میں شرکت کرنے پر شکریہ ادا کیا۔

آخر میں مسلک حقہ کی سربلندی کے لئے خصوصی دعائیں مانگی گئیں اور یہ عظیم کانفرنس مولانا محمد اسماعیل کے دعائیہ کلمات کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ میں نوائے صوفیہ کی وساطت سے تمام نوربخشیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ دل کھول کر "تنظیم طلباء تصوف" کے لئے عطیات دیں اور اس کار خیر میں اپنا حصہ بٹائیں۔ (رپورٹ: محمد اقبال وفا، پریس سیکرٹری T.T.T.)

☆☆☆

گلاب پور شگر کے معروف صوفی بزرگ بوا سطان محمد انتقال کر گئے

شگر گلاب پور کے موضع خرابر کے معروف بزرگ بوا سطان محمد صاحب مختصر علالت کے بعد تقریباً ایک سو سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ مرحوم نے اپنی تمام زندگی اتفاق واتحاد اور مذہبی رواداری کے لئے وقف کر رکھی تھی آپ مسجد صوفیہ نوربخشیہ خرابرہ کایو، چھومک کے مشترکہ پیش امام تھے مرحوم کی وفات پر علاقے کے معززین نے ان کے لواحقین سے تعزیت کا اظہار کیا۔ ان میں پیر سید نواز حسین یحیوی، مفتی علی محمد ہادی مہدی زمان شگری عبدالمجید ملک محمد اقبال سی ایس او، طاہر شگری، موسیٰ خان شگری، علاقے کے معروف مذہبی سکالروں، دانشوروں سیاسی شخصیات اور این وائی ایف کے تمام کارکنان شامل ہیں۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب علی محمد صاحب بلوچ رجمنٹ مولانا محمد تقی صاحب اور سابق صدر این وائی ایف علی خان ظفر صاحب کے والد تھے۔ این وائی ایف نے اسی سلسلے میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد کیا۔ اجلاس میں آپ کی معرفت کے لئے دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور مرحوم کے فرزندوں مولانا محمد اسماعیل صاحب، علی محمد صاحب، حسن صاحب، مولانا محمد تقی صاحب، علی خان ظفر واہل خانہ کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

(اکبر جاوید ابدالی صدر این وائی ایف ونمائندہ نوائے صوفیہ شگر)

☆☆☆

این وائی ایف کا تعزیتی اجلاس

این وائی ایف سب ڈویژن شگر کا ایک تعزیتی اجلاس مفتی علی محمد ہادی صاحب کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں تمام علاقے کے مذہبی اور اہم شخصیات نے شرکت کی۔ اجلاس میں صوفیہ نوربخشیہ وزیر پور میر واعظ خانقاہ معلی وزیر پور الحاج سید ابراہیم صاحب ہمکیوی کی وفات پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا گیا۔ نوربخشی مسلک سے تعلق رکھنے والے تمام مومنین نے مرحوم کے گھر جا کر بھی تعزیت کا اظہار کیا۔ اس موقع پر مرحوم کی سماجی علمی اور مذہبی خدمات کو سراہتے ہوئے زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔ (رپورٹ: اکبر جاوید ابدالی شگری)

☆☆☆

این وائی ایف کا تعزیتی اجلاس

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن شگر کا ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں سابق امیدوار ممبر ناردرن ایریاز قانون ساز کونسل موسیٰ خان شگری کی والدہ کی وفات پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا گیا۔ مرحوم علاقہ وزیر پور کی جانی پہچانی شخصیت تھے مرحوم کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اسے پُر کرنا مشکل ہے این وائی ایف کے اجلاس میں مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی مرحوم کی وفات پر موسیٰ خان شگری سے اظہار تعزیت کرنے والوں میں پیر نواز حسین ہمکیوی، مفتی علی محمد ہادی، مہدی زمان شگری، مفتی افضل شگری، راجہ آف شگر، راجہ محمد اعظم خان صاحب، وزیر فدا علی شگری صاحب، طاہر شگری صاحب، چیئرمین مہدی عبدالمجید ملک صاحب، اکبر جاوید ابدالی کے علاوہ ضلع بھر سے مذہبی و سیاسی شخصیات نے بھی تعزیت کی۔ (رپورٹ: اکبر جاوید ابدالی، این وائی ایف ونمائندہ نوائے صوفیہ شگر)۔

☆☆☆

ابو حسین ترکھان انتقال کر گئے

گلاب پور شگر کے معروف ترکھان ابو حسین انتقال کر گئے۔ ابو حسین این وائی ایف کے رکن ایم ندیم ابدالی کے دادا تھے۔ مرحوم کی وفات پر علاقے کے مذہبی سماجی سیاسی لوگوں نے تعزیت کا اظہار کیا ہے اور مرحوم کی روح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی۔ (رپورٹ: اکبر جاوید ابدالی، این وائی ایف ونمائندہ نوائے صوفیہ شگر)۔

☆☆☆

گنگچھے ضلع میں ڈش مافیا کی وجہ سے معاشرہ کی بگڑتی ہوئی حالت

علاقہ سیاچن سلترو کے بعض گاؤں جہاں مذہبی گروہ بندی اور مذہب کے نام پر خواتین کی انجمنیں بنا کر جنت میں لے جانے والے دعویداروں نے معاشرہ کو انتہائی تباہی کے کنارے پر لا کھڑا کیا ہے۔ یہاں چھوٹے چھوٹے گاؤں ہیں بعض میں 25 ڈشیں گھر کی چھتوں پر نظر آتی ہیں نہ ان دیہاتیوں کو کنٹرول کرنا آتا ہے اور نہ حکومت کی طرف سے کوئی پابندی ہے۔ جس کی وجہ سے مرد عورتیں، بوڑھے بچے اور نوجوان طبقہ مل کر ڈش پر اخلاق سوز نظارے دیکھتے ہوئے پائے گئے ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ مذہبی طبقہ بھی اس طرف توجہ

دے کر لوگوں کو ہدایت کرنے کو تیار نہیں۔

ہمارے نمائندہ نے جب مقامی لوگوں سے دریافت کیا کہ کیا اس علاقہ کے علماء اس سلسلے میں اپنی کوئی کردار ادا نہیں کرتا تو انہوں نے بتایا کہ اِن طبقوں کا اِس سلسلے میں مخالفت کرنا تو بہت دور کی بات ہے بلکہ ان کے اپنے گھروں میں ڈش لگی ہوئی ہے تو وہ لوگ اِس کی مخالفت کیوں کریں گے۔ انہوں نے کہا ان مذہبی شخصیات نے عورتوں کی انجمن قائم کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے ان کو علاقہ کی پولیس اور سیاستدانوں کی مدد حاصل ہے۔ آج یہ ان ڈشوں کی وجہ سے جنسی سکنڈلز اور کئی نفسیاتی بیماریوں میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ لہذا ضلعی انتظامیہ کو چاہئے کہ وہ اس سلسلے میں قوانین بنا کر ڈش مافیا کی حوصلہ شکنی کریں اور مذہب کے نام پر خواتین انجمن بنا کر ان سے چندہ لے کر بعض شخصیات کی خواہشات کی تکمیل ہو رہی ہے۔ لہذا ان غیر قانونی انجمنوں کا حساب ہونا چاہئے اور ان پر فوری طور پر پابندی لگا دینی چاہئے۔

☆☆☆

مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ سیٹلائٹ ٹاؤن کی اہم میٹنگ

مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ سیٹلائٹ ٹاؤن سکردوں میں گزشتہ دنوں ایک اہم میٹنگ ہوئی۔ جس میں تمام طلباء نے شرکت کی۔ جس میں صدر اور فوڈ کمانڈر کے لئے جن عہدیداروں کا انتخاب کیا گیا ان میں صدر۔ محمد نعیم سریکی، نائب صدر۔ محمد آمین تھلوی، ناظم صلوٰۃ۔ ممتاز علی تھلوی، ناظم صفائی۔ آصف حسین قریشی خپلوی اور محمد الیاس چھوربٹی، فوڈ کمانڈر۔ محمد اشرف دلشاد سلینگی، سیکرٹری ہیں۔

آخر میں تمام طلباء کا اس بات پر اتفاق ہوا کہ 2008ء کے تعلیمی سال میں تمام طلباء دلچسپی اور محنت کے ساتھ اپنی تعلیم پر بھرپور توجہ دیں گے۔ ابھی اس وقت مدرسہ شاہ ہمدان میں 80 طلباء زیر تعلیم ہیں اور 6 اساتذہ تدریس کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ (رپورٹ: محمد ابراہیم سراج براہوئی)

☆☆☆

نوجوانان صوفیہ نوربخشیہ چنڈو تھلے کا اجلاس

گزشتہ دنوں نوجوانان صوفیہ نوربخشیہ کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا اس میں کافی غور و خوض کے بعد طے پایا کہ زمانے کے حالات کے بدلنے کے ساتھ ساتھ مدرسہ سید العارفین صوفیہ نوربخشیہ کی دوسری منزل بنانے پر اتفاق کیا گیا اور مدرسہ سید العارفین صوفیہ نوربخشیہ میں اس وقت ڈیڑھ سو کے قریب طلبا و طالبات فقہ الاحوط اور دعوت صوفیہ کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور مدرسہ کا صدر مدرس مولانا محمد شبیر صاحب اور معاون مدرس حسن راشد صاحب ہیں اور میٹنگ میں مدرسے کی مزید توسیع کرنے کا بھی فیصلہ ہوا ہے اور آخر میں مولوی محمد شبیر کی صدارت میں دعائیہ کلمات کے ساتھ اس میٹنگ کا اختتام ہوا۔ (رپورٹ: غلام مہدی سالک، سیکرٹری نشرو اشاعت چنڈو تھلے)

☆☆☆



تنظیم کھرمیوں اور تصوف نیشنل لائبریری علی پور اسلام آباد کے زیر اہتمام تیس جوانوں پر مشتمل وفد کا شاہدرہ اسلام آباد کے تفریحی مقام پر لیا گیا گروپ فوٹو۔



مدرسہ شاہ ہمدان علی پور فراش کے زیر اہتمام عید ملن پارٹی کے موقع پر امام مسجد سیّد شہاب الدین، انجینئر غلام حسن اور تعلیمی ارکان کا مدرسہ کے طلباء و طالبات کے ساتھ لی گئی ایک تصویر۔

انجمن فلاح و بہبود صوفیہ نوربخشیہ علی پور اسلام آباد کے نئے کابینہ کی تقریب حلف برداری

انجمن فلاح و بہبود صوفیہ نوربخشیہ علی پور اسلام آباد کی نئی کابینہ برائے سال 10-2008ء کی تقریب حلف برداری مورخہ 28 جون 2008ء کو اسلام آباد میں ہوئی، جس میں انجمن کے تمام ممبروں نے شرکت کی۔ انجمن کے سرپرست اعلیٰ نے نئے نمائندوں سے حلف لیا۔ نئے کابینہ کے عہدیداروں کے نام یہ ہیں۔ محمد موسیٰ، صدر۔ غلام حسن سیفی، سینئر نائب صدر۔ محمد علی، نائب صدر۔ موسیٰ علی ہمدانی، جنرل سیکرٹری۔ ماسٹر غلام عباس، نائب جنرل سیکرٹری۔ محمد یوسف نوری، جوائنٹ سیکرٹری۔ غلام محمد شاہین، فنانس سیکرٹری، محمد اقبال، نشرواشاعت سیکرٹری۔ اشرف حسین، آفس سیکرٹری۔ (رپورٹ: محمد اقبال، نشرواشاعت، سیکرٹری)

☆☆☆

خانقاہ معلیٰ نوربخشیہ سرموں کی افتتاحی تقریب

تاریخ شاہد ہے کہ ہر دور میں اہل ایماں نے مساجد کی تعمیر وتوسیع میں دل کھول کر حصہ لیا۔ یہ اللہ کا گھر گناہوں کے ملبے تلے دبے ہوئے انسانوں کے لئے بھی راحت، سکون، اطمینان اور امیدوں کا مرکز ہوتا ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی اور جدید عصری تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اہلیان سرموں نے خانقاہ معلیٰ کی تعمیر وتوسیع کا عزم کیا اور ایک کمیٹی تشکیل دی۔ اس طرح 2 جون 2003ء کو پیر نوربخشیہ کے مبارک ہاتھوں سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اگرچہ رقم انتہائی قلیل تھی لیکن اس کی ذمہ داری ایک ایسی شخصیت کو سونپی گئی جس کے حوصلے بلند اور ارادے چٹان کی طرح مضبوط تھے۔ اس طرح 20 جولائی 2008 سرموں کے عوام کو خانقاہ معلیٰ کی تقریب کا موقع ملا۔ اس طرح پیر نوربخشیہ کے مبارک ہاتھوں سے افتتاح کے بعد خانقاہ معلیٰ میں نماز شکرانہ ادا کی گئی۔ ٹھیک نو بجے تقریب کا باقاعدہ آغاز کرایا گیا۔ میزبانی کے فرائض قاری محمد ابراہیم صاحب انجام دے رہے تھے جبکہ پیر نوربخشیہ سید محمد شاہ نورانی صاحب نے صدارت کی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محسن علی صاحب نے انجام دیئے۔ تلاوت کلام پاک سے اس محفل کا باقاعدہ آغاز کرنے کے بعد حضورؐ کی شان میں طالب علم غلام محمد نے نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ اس کے بعد اس محفل کے روح رواں، تعمیراتی کمیٹی کے چیئرمین حاجی صوبیدار غلام رسول صاحب کو خطبہ استقبالیہ کے طور پر مدعو کیا گیا۔ اس عظیم کار خیر میں حصہ لینے والے، مالی تعاون کرنے والے، خواتین وحضرات اور محفل میں شرکت کرنے والے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا گیا۔ بعد میں سید منظور حسین، مولانا عبدالسلام، حافظ عبدالرحیم، حافظ عبدالرحمن، عبدالقاسم، ماسٹر عبدالعزیز، محمد علی لعل اور نمبردار غلام حسن و قاری ابراہیم نے خطاب کیا۔ آخر میں صدر محفل پیر نوربخشیہ جناب سید محمد شاہ نورانی صاحب کو خطبہ صدارت کے لئے مدعو کیا گیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں تعمیراتی کمیٹی کے چیئرمین حاجی صوبیدار غلام رسول کے پُرعزم، غیر متزلزل، پُرجوش اور مجاہدانہ قیادت کو سراہتے ہوئے انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے سرموں کے عوام اور خواتین کے جذبۂ ایمانی اور خلوص کو سراہتے ہوئے کہا سرموں کی تاریخ میں خواتین نے اپنے قیمتی زیورات راہ خدا میں جمع کر کے ایک

عظیم مثال قائم کی۔ انہوں نے ملت نوربخشیہ کے اتحاد و اتفاق پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ملت نوربخشیہ کے اندر نظریاتی اختلاف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ ہم ایک ہی کتاب، ایک ہی فقہ کے پیروکار ہیں۔ انہوں نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ ملت نوربخشیہ کے اتحاد کے لئے پلیٹ فارم مہیا کریں۔ آخر میں سید جلال الدین کے دعائیہ کلمات کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔ (رپورٹ: انجینئر خان محمد)

☆☆☆

مدرسہ شاہ ہمدان علی پور اسلام آباد کے زیر اہتمام عید ملن پارٹی

مدرسہ شاہ ہمدان علی پور اسلام آباد کے زیر اہتمام عید ملن پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ عید ملن پارٹی میں مدرسہ کے تمام طلباء و طالبات کے علاوہ تعلیمی کمیٹی کے چیئرمین محمد یوسف نوری، ممبر غلام محمد شاہین، ممبر اشرف حسین اور سید شہاب الدین نے شرکت کی۔

اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے سید شہاب الدین نے طلباء و طالبات کے مذہبی رجحانات اور تعلیمی کارکردگی کو سراہا اور عید کی مبارک باد دی۔ (رپورٹ: غلام محمد شاہین، ممبر تعلیمی کمیٹی)

☆☆☆

شیخ غلام عباس کوروی کو توبہ نصیب ہوئی

شیخ سکندر کی تصنیف شدہ کتاب "سیرۃ معصومین"

جس میں اس کے شاگرد عرف علامہ غلام عباس کوروی کا ہاتھ بھی تھا۔ اُن کو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے نور سے توبہ کرنے کی توفیق ہوئی۔ اُن کی توبہ کا تحریر نامہ جو انہوں نے خود ہی مفتی اعظم محمد عبداللہ صاحب کے سامنے قولاً، تحریراً اور اصراراً توبہ کی۔ اس کی تحریر یہ ہے۔

مرکزی تنظیم علماء صوفیہ نوربخشیہ (رجسٹرڈ)
پاکستان مرکز خپلو ضلع گانگچھے بلتستان

اقرار برأت

بسلسلہ کتاب موسومہ سیرۃ معصومین اور اس کے مندرجات پر علماء نوربخشیہ کو اعتراض رہا ہے۔ جس کے تالیف کنندہ گان میں من مقر غلام عباس ولد محمد ابراہیم ساکن موضع کورو محلہ گند بھی شامل ہے۔ من مقر اس تحریر کی رُو سے اقرار برأت کرتا ہے، کتاب میں قابل اعتراض مواد موجود تھیں جن کی دوسری ایڈیشن میں درستی بھی کرا دی گئی ہے۔ جو اس کا اپنا ثبوت آپ ہے۔ اگرچہ من مقر اس حد تک قابل اعتراض مواد سے متعلق نہ رہا تھا۔ مگر فہرست مؤلفین میں نام موجود ہے۔ من مقر اندریں بارہ تائب ہوتا ہوں اور نادم بھی۔ میرے عقائد دیگر تمام علماء صوفیہ نوربخشیہ کے عقائد کی طرح ہے۔

لہٰذا میں تحریراً اور قولاً اقرار برأت اور اصرار توبہ کرتا ہوں۔ اللہ رب العالمین تواب الرحیم ہے۔

الحمد الله رب العلمين والعاقبة للمتقين.

اللّٰهُمَّ صَلِّ علی محمد و آل محمد.

العبد المقر: غلام عباس مقر ولد محمد ابراہیم ساکن موضع کورو، محلہ گند کثر ورداس

(1) گواہ شد: محمد بشیر ولد عبدل ساکن موضع کورو۔

(2) گواہ شد: حاجی علی یار ولد بقدول امام مسجد، محلہ ستو کورو۔

حاضر الوقت: مفتی محمد عبداللہ، ساکن جھلو، پائین۔

تاریخ تحریر 12 اپریل 2008ء

منجانب: نوجوانانِ این وائی ایف، صوفیہ نوربخشیہ، کنزورداس، کورو۔

☆☆☆

مسجد صوفیہ نوربخشیہ چھوربٹ سیاری میں تین روزہ اعتکاف کا اہتمام

اس سال اللہ تعالیٰ کی توفیق سے جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ چھوربٹ سیاری میں رمضان المبارک کے آخری عشرے میں تین روزہ اعتکاف نشینی کا باقاعدہ اہتمام کیا گیا۔ اس روح پرور عبادت میں معتکفین کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اعتکاف نشینی کے اختتام پر بہت سے لوگوں نے معتکفین کا استقبال کیا۔ اس موقع پر ایک مختصر تقریب بھی ہوئی۔ خطیب و امام مولانا محمد بشیر تبسم اور مولانا عبد الحمید فرانوی نے شرکاء سے خطاب کیا اور اسلام کی سربلندی اور پاکستان کے استحکام کے لئے دعا کی۔ (رپورٹ N-Y-F نوجوان سیاری چھوربٹ)

☆☆☆

غورسے رانشہ میں اعتکاف نشینی

13 رمضان المبارک کو مسجد صوفیہ نوربخشیہ غورسے رانشہ میں تین روزہ اعتکاف کا اہتمام کیا گیا۔ جس کی قیادت اخوند ابراہیم صاحب تھگس مشہ بردم نے کی۔ اس موقع ہوا رستم علی نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ اس بابرکت اعتکاف نشینی میں غورسے گونگما، سکلیمہ، کرواس کے علاوہ تھگس کے معتکفین نے شرکت کی۔

اعتکاف کے اختتام پر ایک خصوصی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسے کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا جس کی سعادت ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب نے حاصل کی۔ ساتھ ہی ڈاکٹر صاحب نے اپنی سُریلی آواز میں معتکفین مجلس میں قصیدے بھی پیش کیے۔

اس موقع پر غلام حسین سرموں نے اعتکاف کی فضیلت پر روشنی ڈالی اور خاص طور سے جوانوں کو اعتکاف اور نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب دی۔ اس کے بعد انجینئر غازی محمد صاحب نے اپنی تقریر میں معتکفین کو مبارک بادپیش کی اور کہا کہ اس مبارک مہینے میں اعتکاف نشینی اختیار کرنے والے اور ہر وقت تسبیح و تحلیل بجا لانے والے بڑے خوش قسمت ہیں۔ یہ صرف اہل تصوف ہی کو ملتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ہاں سربسجود ہو کر دن رات ایک کرتے ہیں۔ ساتھ ہی غازی صاحب نے نوجوانوں پر زور دیتے ہوئے کہا کہ توبہ (اعتکاف) جوانی میں بجالانا اللہ کے ہاں مقبول ہے۔

اس موقع پر مولوی علی محمد محمدی نے خصوصی طور پر ماہ صیام اور اعتکاف، نماز اور نوافل کی اہمیت پر روشنی ڈالی کہ رمضان مبارک میں جتنی بھی عبادت کی جائے وہ کم ہے اور ساتھ ہی خواتین وحضرات کو عبادت وریاضت کرنے کی ترغیب دی اور مولانا جلال الدین رومی کے اشعار کے ساتھ تقریر کا اختتام ہوا۔ اس کے بعد حافظ عبد الرحمٰن صاحب نے معتکفین کو مبارک بادپیش کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے وہ نیک بندہ مقبول ہو جاتا ہے جو کہ دن رات ایک کر کے صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت و ریاضت کرتا ہے۔ جب وہ دن رات

اللہ کی عبادت کرتا ہے تو اس کی جزا اللہ تعالیٰ اس نیک بندے کو ضرور دیتا ہے۔ آخر میں ملک وقوم اور اسلام کی سربلندی اور فتحیابی کے لئے بھی خصوصی دعا کی گئی۔

آخر میں مہمانِ خصوصی بوا رستم علی صاحب نے حاضرین معتکفین کو اعتکاف جیسے روح پرور عبادت کے فضائل سے آگاہ کیا کہ اس مقدس مہینے میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید نازل فرمایا۔ اس مہینے میں اللہ شیطان کو قید کر دیتا ہے تاکہ انسان اعمالِ صالح کی طرف راغب ہو مگر بدقسمت لوگ اس مقدس مہینے میں بھی مسجد کی طرف رُخ نہیں کرتے بلکہ عبادت الٰہی میں مصروف نیکوکاروں پر طنز اور مذاق اُڑانے کی کوشش کرتے ہیں اور سادہ لوح عوام کو کہتے ہیں کہ ان کی نماز پڑھنے سے ہمارا نماز نہ پڑھنا بہتر ہے۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا بلکہ وہ اخلاقی پستی میں روز بروز گرتا جاتا ہے اور آخر میں بوا رستم صاحب نے کربلا کے دو مخصوص واقعوں کے ساتھ تقریر کا اختتام کیا اور ملک وقوم کی بقاء اور اسلام کی سربلندی کے لئے دعا کی۔ آخر میں وقت کی قلت کے باعث اخوند ابراہیم صاحب نے حاضرین معتکفین سے معذرت طلب کی اور کہا کہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی معتکفین سے ملاقات ہوتی رہے گی۔ آخر میں دعائیہ کلمات کے ساتھ یہ مجلس اختتام پذیر ہوئی۔ (رپورٹ: محمد باقر دلشاد، غورسے رائشہ)

☆☆☆

تعزیتی اجلاس

تنظیم فدائیاں آل رسول صوفیہ نوربخشیہ کریس کراچی یونٹ کا ایک تعزیتی اجلاس F.B. Area کراچی میں منعقد ہوا۔ جس میں تنظیم فدائیاں آل رسول صوفیہ نوربخشیہ کے ایک بزرگ کارکن جناب حاجی محمد یوسف ولد حاجی محمد حسن غفوبہ کے انتقال پر گہرے دُکھ اور افسوس کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں تنظیم ہذا کے بہت سے کارکنوں نے شرکت کی اور مرحوم کی دینی وسماجی خدمات کی تعریف کی۔

اجلاس میں شریک ایک کارکن اکبر علی ابدآلی نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم کی دینی خدمات کو ہم بھول نہیں پائیں گے۔ ان کی خدمات کو برسوں یاد رکھا جائے گا۔ اجلاس میں شریک تنظیم کے سابق صدر محمد عبداللہ نے کہا کہ حاجی صاحب کی اس دُنیا سے رحلت نہ صرف ان کے لواحقین کے لئے بلکہ ہمارے لئے بھی سانحہ سے کم نہیں۔ انہوں نے آپ کے دینی وسماجی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آپ نہ صرف ایک دینی خدمتگار تھے بلکہ ایک بہترین سماجی کارکن بھی تھے اور وہ ہر وقت غریبوں کی مدد کے لئے تیار رہتے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہر وقت دین ومذہب کی خدمت کے لئے تیار رہنا چاہئے اور اجلاس کے آخر میں مرحوم کی روح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی اور دعا کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

(رپورٹ: لیاقت علی صائم، سیکرٹری نشرواشاعت)

☆☆☆

سہ روزہ اعتکاف نشینی کا انعقاد

جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ کورنگی کراسنگ کراچی میں اعتکاف کا انعقاد رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ہوا جس کی نگرانی جناب گل محمد، حاجی تقی، جناب مولانا نثار حسین، جناب

مولانا حسن نوری کر رہے تھے۔ اس میں معتکفین کی تعداد پچیس کے قریب تھی ان میں سے اکثر مدرسہ ہذا کے طلباء تھے اس نورانی محفل کے اختتام پر ایک روح پرور اور ایمان افروز محفل کا انعقاد ہوا جس کی ابتدا جناب قاری غلام عباس کی تلاوت کلام پاک سے ہوا اس کے بعد جناب طالب علم زاہد علی نے اپنی سریلی آواز میں نعت رسول مقبول سے سامعین کے دلوں کو منور کیا۔

مولانا محمد اسحاق عرفانی خپلوی فاضل شاہ ہمدان سکردو نے سلسلہ تصوف کو قرآن سنت کی روشنی میں ثابت کر دیا اس کے بعد جناب خطیب شعلہ بیان جناب حبیب اللہ صاحب فاضل شاہ ہمدان نے اپنے شعلہ بیان خطاب میں لوگوں کو آخرت کی یاد دلاتے ہوئے دُنیا کی بے ثباتی کو بیان کیا۔

جناب شریف بھائی نے ایک قصیدہ پڑھا اس کے بعد جناب مولانا حسن نوری بُت شکن صاحب فاضل شاہ ہمدان سکردو نے نوربخشیت کے ماضی اور حال کا جائزہ لیتے ہوئے مستقبل میں ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے کی دعوت دی۔ آخر میں جناب امام و خطیب مسجد ہذا مولانا نثار حسین کے دعائیہ کلمات کے ساتھ اس روح پرور محفل کا اختتام ہوا۔ اس محفل میں منظور حسین بلغاری نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ (رپورٹ: صدر، الطلباء النوربخشیہ کورنگی کراچی)

☆☆☆

جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ کورنگی

کراسنگ کا تعارفی جائزہ

جامع مسجد کورنگی کراسنگ یہ کراچی میں چوتھی نوربخشی جامع مسجد ہے۔ یہ کراسنگ بھٹئی کالونی سیکٹر ڈی میں واقع ہے۔ اس مسجد کا باقاعدہ افتتاح 10 جولائی 2008ء کو ہوا۔ اس مسجد کی تعمیرات میں مخیر حضرات، اہل محلہ خاص کر محترمہ خالہ کلثوم صاحبہ اور اراکین انجمن صوفیہ نوربخشیہ کورنگی کراسنگ نے انتہائی مخلصانہ اور دردمندانہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ انہی کے تعاون سے مسجد ہذا کو لائق جمعہ جماعت بنایا گیا ہے۔

یہاں کورنگی میں نوربخشی بچوں کے اندر مذہبی رجحان کو بڑھانے میں فضلاء شاہ ہمدان سکردو کی خدمات قابل ستائش ہیں۔ خاص کر جناب مولانا محمد حسین شکور فاضل شاہ ہمدان سکردو اور مولانا سید سلطان فاضل شاہ ہمدان سکردو نے اس مشن کو جاری رکھا۔ اس کے بعد مولانا نثار حسین بلغاری فاضل شاہ ہمدان سکردو انتہائی جذبہ دینی سے تمام مصائب سے الجھتے ہوئے اس مشن کو کامیاب بنانے میں اب تک کوشاں ہے۔ انہی کی محبت و لگن سے اس وقت اس مدرسے میں پچاس بچے زیرِ تعلیم ہیں جن میں الفقہ الاحوط پڑھنے والوں کی تعداد دس جبکہ باقی بچے ناظرہ اور نوربخشی قاعدہ پڑھنے والے ہیں۔ آخر میں تمام نوربخشیوں سے دردمندانہ اپیل ہے کہ مسجد ہذا کی تعمیرات کے سلسلے میں مالی تعاون فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ شکریہ۔ (رپورٹ: عیسیٰ محمد، صدر انجمن صوفیہ نوربخشیہ کراسنگ، کراچی)

☆☆☆

حضرت امام محمد مہدیؑ اور حضرت شاہ سیّد محمد نوربخشؒ کے یومِ ولادت کے سلسلے میں جلسے کا انعقاد

گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی بلغار گونگمیار میں ایک عظیم الشان جلسہ یوم ولادت باسعادت امام محمد مہدیؑ

اور حضرت شاہ سید محمد نوربخش" منعقد ہوئی۔ جس میں اہل صوفیہ نوربخشیہ سے تعلق رکھنے والے کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ جلسے میں مختلف علمائے کرام نے بھی شرکت کی جس میں جناب سید محمد شاہ میر واعظ خانقاہ معلی بلغار سید صادق علی شاہ، جناب شیخ عبداللہ، جناب حافظ قاری محمد انور صاحب، بوا داؤد بوا اسماعیل کوروی اور بوا صابر شامل تھے۔ جلسے کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت کے لئے بوا صابر معلم مدرسہ شاہ ہمدان اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض سید ریاض علی نوری نے سرانجام دیئے۔ اس پُروقار محفل کی صدارت جناب سید محمد شاہ صاحب اور مہمان خصوصی جناب شیخ محمد عبداللہ پرنسپل مدرسہ شاہ ہمدان تھے۔ مقررین نے مختلف خیالات کا اظہار کیا جبکہ محقق نوربخشیہ جناب حافظ انور اور شیخ محمد عبداللہ نے نوربخشی عقیدے میں وسیلے پر مدلل انداز میں بیان کیا جبکہ فرمان علی نے حمد باری تعالیٰ، محمد سلیم طالب علم نے نعت رسول مقبولؐ اور غلام حسین داغ نے قصیدہ شریف پیش کیا۔ (رپورٹ: سید ریاض علی نوری، معلم مدرسہ شاہ ہمدان سکردو)

☆☆☆

فیضان ہاسٹل سکردو کا شاندار افتتاح

مورخہ 10 اگست 2008ء کو تنظیم طلباء تصوف گلاب پور وزیر پور شگر کے زیر اہتمام سیٹلائٹ ٹاؤن سکردو میں "فیضان ہاسٹل" کا شاندار افتتاح ہوا۔ افتتاحی تقریب میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں اور طلباء کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ حاجی محمد علی وائس چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل سکردو نے فیتہ کاٹ کر ہاسٹل کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ تقریب کا افتتاح تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جس کی سعادت قاری محمد اسلم نے حاصل کی جبکہ طالب علم محمد حسنین نے نعتِ رسولِ مقبول پیش کی۔ ہاسٹل ہذا کے سرپرست اعلیٰ مولانا محمد افضل معروفی نے اپنی استقبالیہ تقریب میں علاقہ گلاب پور وزیر پور کے طلباء کے مسائل پر روشنی ڈالی اور سکردو شہر میں ہاسٹل کے قیام کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے تنظیم طلباء تصوف کی کارکردگی کو سراہا جن کی کاوشوں کے نتیجے میں فیضان ہاسٹل کا قیام عمل میں آیا۔ انہوں نے اپنی تقریر کی وساطت سے تمام نوربخشی عمائدین سے اپیل کی کہ وہ تنظیم طلباء تصوف کے اس عظیم مشن کو آگے لے جانے میں ہاسٹل انتظامیہ اور تنظیم کے اراکین کے ساتھ تعاون کرتے رہیں۔ اس کے بعد جناب حاجی محمد علی، غلام حسین صاحب، انجینئر محمد علی، ڈاکٹر رجب علی، ڈاکٹر اشرف حسین، ماسٹر محمد اسلم، اخوند عبدالکریم، غلام علی حیدری سابق ایم این اے اور مفتی علی محمد ہادی نے اپنی اپنی تقاریر میں تنظیم طلباء تصوف کے اس اہم کاوش کو سراہتے ہوئے اسے وقت کی ایک اہم ضرورت اور نوربخشی عروج اور ترقی کے سلسلے میں اہم قدم قرار دیا اور ساتھ ہی ہاسٹل انتظامیہ پر زور دیا کہ وہ بہتر نظام اور بہتر حکمت عملی کے ذریعے فیضان ہاسٹل کو ایک منفرد ہاسٹل بنائیں اور ہاسٹل میں مقیم طلباء کی دُنیاوی تعلیم وتربیت کے ساتھ ساتھ روحانی تربیت بھی کرائیں اور تصوف کے صحیح تعلیم وتربیت سے لڑکوں کو آراستہ کرائیں۔ مقررین نے اپنے اپنے طور پر ہاسٹل کے لئے عطیات کا اعلان کیا اور مستقبل میں بھی مکمل تعاون کرتے رہنے کی یقین دہانی کرائی۔ آخر میں امام جمعہ و جماعت مرکزی خانقاہ معلی نوربخشیہ سکردو علامہ عارف حسین نے دعائیہ کلمات کے ساتھ تقریب کا اختتام کیا۔ (رپورٹ: محمد خان)

☆☆☆



محمد خان شگری صدر،



محمد سلیم وزیر پوری جنرل سیکرٹری،



محمد اسلم وزیر پوری نائب صدر،



محمد ایوب ڈپٹی جنرل سیکرٹری؛



ولایت ابدالی فنانس سیکرٹری؛



محمد اقبال وفا پریس سیکرٹری،



محمد ریاض خیالی رابطہ سیکرٹری۔



یوچنگ ملت سٹوڈنٹس فیڈریشن کے زیر اہتمام جلسہ سے ہیڈ ماسٹر مولانا محمد ابراہیم فیض صاحب خطاب کر رہے ہیں۔

صفہ لائبریری اسلام آباد میں اجلاس

صفہ لائبریری صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد میں این وائی ایف کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقے کے ساتھ ساتھ طلبہ کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ میٹنگ میں شرکاء نے دور حاظر کے چیلنجوں سے نمٹنے کے لئے نوجوانانِ نوربخشیہ کے رجحان کو اسلامی تعلیمات کی طرف بڑھانے، جدید تعلیم اور سائنس وٹیکنالوجی میں اپنے آپ کو منوانے کے لئے حکمت عملی پر غور کیا گیا۔ تاہم صفہ لائبریری جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد تمام نوربخشی عوام کے لئے بالعموم جبکہ جامع مسجد اسلام آباد میں مقیم طلباء وعوام کے لئے بالخصوص اہمیت کے حامل ہیں۔ میٹنگ میں لائبریری کے معیار کو بڑھانے، انتظامی بدنظمی کو درست کرنے اور طلباء میں لائبریری سے مکمل استفادہ کرنے کے لئے شعور پیدا کرنے کے فیصلوں پر اتفاق، ہوا۔ جس کے لئے انجمن محمدیہ بلتستانیہ صوفیہ نوربخشیہ سے تعاون کی پُر زور اپیل کی گئی نیز لائبریری کے لئے انجمن کے زیرِ نگرانی طلباء کمیٹی کام کرے گی۔ (رپورٹ: محمد رضا حسن آباد، چھوربٹ)

☆☆☆

جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد میں جمع شدہ رقم برائے زکوٰۃ الفطر کی تفصیل

گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی اسلام آباد میں صوفیہ نوربخشیہ کے عوام نے بھرپور طریقے سے اپنی اپنی زکوٰۃ الفطر اسلام آباد مسجد برائے صوفیہ نوربخشیہ کو وقف کردی، جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

چھلو 18,580 روپے، حسن آباد چھوربٹ 7,120، چھوربٹ 4,790، براہ 2,840، بلغار۔ ڈوغنی۔ کھرکوہ 2,590، کریس 2,440، غورسے 2,400، سرموں 2,400، سلترو 2,260، تلس 1,860، تھلے 1,840، مچلو 1,680، کھسں 1,580، شگر 1,480، کورو۔ کوئیس 780، سرمک، پندرے 780، ہوشے 540، یوچنگ 540، ژھنو 480، سکردو 460، گلشن بیر 320، سانگ 280، بلدی۔ ڈم سم 120، کل رقم: 58,220 + زکوٰۃ 10,000 = کُل رقم: 68,220 روپے۔ (رپورٹ: غلام مہدی نسیم، نائب خازن)

☆☆☆

راولپنڈی میں این وائی ایف کا نیا ہاسٹل

تعلیم کسی بھی ملک اور قوم کی ترقی میں نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں ایک تعلیم یافتہ فرد ہی ملک اور قوم کی ترقی کا ضامن ہوتا ہے اس پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے این وائی ایف کی تاریخ میں پہلی مرتبہ نوجوان نسل میں تعلیم کے فروغ کے لئے راولپنڈی اور اسلام آباد کے سنگم پر ایک تین منزلہ عالی شان عمارت ہائر کر کے ہاسٹل کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جو کہ سہولیات کے لحاظ سے راولپنڈی اور اسلام آباد میں واقع تمام ہاسٹلوں سے اپنی مثال آپ ہے۔ سابقہ ہاسٹل میں جگہ کم ہونے کی وجہ سے نئی عمارت کرائے پر لی گئی ہے۔ انتہائی کم فیس پر مندرجہ ذیل سہولیات موجود ہیں۔

1- صاف ستھرا ماحول۔

2- اٹیچڈ باتھ رومز۔

3- لانڈری کی سہولت۔

4- سنڈی ہال اینڈ گروپ ڈسکشن کی سہولت۔

5- پنجگانہ نماز باجماعت کی سہولت۔

6- کیریئر گائیڈنس۔

7- فری سپوکن انگلش کلاسز۔

8- ہفتہ وار بزمِ ادب۔

9- راولپنڈی اور اسلام آباد کے تمام تعلیمی اداروں کے لئے باآسانی پبلک ٹرانسپورٹ کے لئے رسائی۔

داخلے کے لئے خواہشمند حضرات اس پتے پر رابطے کریں۔

مکان نمبر 958 بی ڈی، محلہ محمود آباد، نزد پنڈورہ چونگی، راولپنڈی۔

ہاسٹل کی انتظامیہ سے رابطہ کے لئے:

شبیر حسین 0346-5449914، سلمان علی 0345-6461180، برکت علی 0343-5350018۔

☆☆☆

اسلام آباد میں رمضان المبارک کے ایام میں اعتکاف نشینی

رمضان المبارک میں حسب معمول اس سال بھی بڑی تعداد میں تصوف کے علمبرداروں نے بھرپور طریقے سے اعتکاف نشینی اختیار کی۔ اعتکاف کے شرکاء اعتکاف نشینی سے فارغ ہورہے تھے تو لوگوں کی بڑی تعداد مسجد میں استقبال کے لئے انتظار میں تھی اور ان کا گرم جوشی سے استقبال کیا گیا اور ایک عظیم الشان جلسے کا بھی انعقاد کیا گیا۔ جلسے میں سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد انور تھلوی نے سرانجام دیئے جبکہ کاچو اختر حسین نے تلاوت کلام پاک سے لوگوں کے دلوں کو منور کیا۔ تلاوت کے بعد لیاقت نے نعتِ رسول مقبولؐ پیش کی جبکہ دانیال محمود نوری نے قصیدہ پیش کیا اور آخر میں مولانا محمد انور تھلوی نے اپنے خطاب میں اعتکاف کے موضوع پر روشنی ڈالی۔

اعتکاف کے دوران اخوند محمد حسین اور مولانا سید انور نے بھرپور طریقے سے منتظم اعلیٰ کے فرائض انجام دیئے۔ آگاہ رہے اس سال سینکڑوں کی تعداد میں لوگوں نے رمضان کے مہینے میں اعتکاف نشینی اختیار کی اور مسجد میں روح پرور سماں بنا رہا۔ (رپورٹ: دانیال محمود نوری)

☆☆☆

تعاون کا شکریہ

محترم جناب صدر وتمام اراکین انجمن محمدیہ بلتستانیہ

جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد!

السلام علیکم! انجمن ہذا اسلام آباد کے تمام مخیّر حضرات کا ہم تہہ دل سے شکرگزار ہیں کہ جنہوں نے "جامع مسجد شاہ ہمدان" (صوفیہ نوربخشیہ منگھوپیر) کی تعمیر کے سلسلے میں جو مسائل درپیش تھے ان کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی حلال کمائی میں سے مبلغ -/17350 روپے بطور چندہ ہمیں بھجوائے۔ یہ رقم ہم نے شکریہ کے ساتھ وصول کر لی ہے اور اس سلسلے میں آپ سب کے تعاون پر دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تعاون کرنے والے تمام حضرات کو دُنیا اور آخرت میں کامیابی اور کامرانی سے نوازے۔ آمین ---

والسلام۔ (صدر و اراکین انجمن شاہ ہمدان مسجد صوفیہ نوربخشیہ منگھوپیر کراچی) مورخہ 29 اگست 2008ء۔

☆☆☆

لاہور میں نوربخشیہ سٹوڈنٹس فیڈریشن کا قیام

مورخہ 20 اکتوبر 2008ء کو ماڈل ٹاؤن لاہور میں نوربخشی طلباء کا ایک خصوصی اجلاس ہوا جس میں کثیر تعداد میں طلباء نے شرکت کی۔ اس موقع پر طلباء کے مسائل اور تنظیم کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور این ایس ایف کی کابینہ تشکیل دی جس میں محمد معظم کو صدر، نعیم آفتاب کو جنرل سیکرٹری، کاچو ممتاز کو فنانس سیکرٹری، منظور بزمی کو پریس سیکرٹری اور غلام رسول کو رابطہ سیکرٹری منتخب کیا گیا۔ (رپورٹ: کفایت حسین خزانچی، این وائی ایف، اسلام آباد)

☆☆☆

یوچنگ ملت سٹوڈنٹس فیڈریشن کے زیر اہتمام جلسہ

یوچنگ ملت سٹوڈنٹس فیڈریشن کے زیر اہتمام ایک جلسہ بعنوان ''تعلیم ہی سب کچھ ہے'' منعقد ہوئی۔ اس جلسے میں یوچنگ کے معزز شخصیات کے علاوہ اساتذہ، والدین اور کافی تعداد میں بچے اور خواتین وحضرات نے شرکت کی۔ صدر جلسہ جناب مولانا محمد ابراہیم فیضی، ہیڈ ماسٹر ایف جی مڈل سکول یوچنگ تھے جبکہ مہمانِ خصوصی جناب محمد ابراہیم وحید تھے۔ جلسے کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ تلاوت اور نعت کے بعد سخاوت حسین تبسم نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ علم کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی۔ انہوں نے 2008ء کا سال یوچنگ کے طالب علموں کے لئے تعلیمی انقلاب کا سال قرار دیا۔ ساتھ ہی انہوں نے تنظیم کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے کہا کہ یہ پہلی ریکارڈ ہے کہ یوچنگ میں کسی تنظیم کی طرف سے تعلیم کے سلسلے میں کوئی جلسہ منعقد کیا جارہا ہے۔ انہوں نے تنظیم کے کارکنوں کو خراج تحسین پیش کیا۔ علاوہ ازیں منشی حسین، ماسٹر غلام حسن نوری، بغدول علی عاطف، محمد امین نواز، فاچو علی محمد نے بھی اپنے اپنے زریں خیالات کا اظہار کیا اور تنظیم کے ساتھ تعاون کرنے کا یقین دلایا جبکہ اخوند نورالامین نے اپنے تقریر میں لوگوں کو قرآن وحدیث کی رُو سے علم کی اہمیت وافادیت پر روشنی ڈالی اور تنظیم کے لئے خصوصی دعا بھی کی۔ اس کے بعد جلسے کے مہمانِ خصوصی جناب محمد ابراہیم چیئرمین پی ٹی اے مڈل سکول یوچنگ نے اپنی تقریر میں تنظیم کی حالیہ کارکردگی کو سراہتے ہوئے اس کے ساتھ مکمل تعاون کی یقین دہائی کی۔ انہوں نے کہا اگر تنظیم کے لئے مالی، قولی اور ہر قسم کا تعاون کریں گے۔ انہوں نے عوام سے پُرزور اپیل کی کہ وہ اتفاق واتحاد سے رہیں اور اپنے بچوں کا مستقبل بہتر بنائیں۔ انہوں نے تنظیم کے لئے مبلغ ایک ہزار روپے دینے کا بھی اعلان کیا۔ بعد ازاں جلسے کے صدر جناب مولانا محمد ابراہیم فیضی نے اپنے خطاب میں والدین پر زور دیا کہ وہ اپنے بچوں کی پڑھائی پر خصوصی توجہ دیں اور بچوں کی پڑھائی پر خرچ کی جانے والی دولت ان کے لئے مستقبل میں خوشیوں کا باعث بنتی ہے اور ساتھ ہی علم کی اہمیت سے متعلق کئی مثالیں بھی پیش کیں اور یوچنگ میں طالب علموں کے اعداد وشمار سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ انہوں نے سکول کے پی ٹی اے ممبران کا بھی شکریہ ادا کیا جن کے تعاون سے سکول کے بہت سے مسائل حل ہوئے۔ انہوں نے تنظیم کے عہدیداروں کو اگلے دو سالوں کے لئے تعلیمی ٹارگیٹ بھی دویے۔ صدر جلسہ نے تنظیم کے لئے مبلغ پندرہ سو روپے اور

مولانا بشیر آفتاب نے 1000 روپے بطور عطیہ بھی دینے کا اعلان کیا۔ اس کے علاوہ بہت سے دوسرے لوگوں نے بھی تنظیم کے لئے دل کھول کر مدد کی۔ (رپورٹ: غلام مرتضٰی ایجوکیشن سیکرٹری یوچنگ ملت سٹوڈنٹس فیڈریشن کراچی یونٹ)

☆☆☆

رمضان المبارک میں کریس میں اعتکاف نشینی

اس سال بھی رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں گونگما مسجد صوفیہ نوربخشیہ کریس میں دس روزہ اعتکاف نشینی کی گئی۔ جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اعتکاف کے اختتام پر ایک پُروقار جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسے کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد نعت رسول مقبولؐ اور قصیدہ پیش کیا۔ علماء کرام جس میں مولانا محمد علی عارف۔ مولانا ذاکر حسین حیدر۔ مولانا محمد باقر نے اعتکاف کے موضوع پر خطاب کیا۔ آخر میں مولانا مرادعلی نوری کے دعائیہ کلمات کے ساتھ اس جلسے کا اختتام ہوا۔

☆☆☆

معراج النبیؐ کے سلسلہ میں عظیم الشان جلسہ

سپریم کونسل صوفیہ نوربخشیہ پاکستان کے زیرِ اہتمام بسلسلہ جشن معراج النبیؐ ایک عظیم الشان جلسہ بلغار (یونیوا) منعقد ہوا۔ اس روحانی اجتماع کی صدارت جناب سید محمد صاحب میر واعظ خانقاہ معلی کھرکو نے کی جبکہ مفتی اعظم صدر علماء سپریم کونسل صوفیہ نوربخشیہ اس جلسے کے مہمان خصوصی تھے۔ نامور شاعر احسان دانش صاحب سٹیج سیکرٹری تھے۔ جس میں خواتین وحضرات کی کثیر تعداد موجود تھی۔ جلسہ میں شریک مقتدر علمائے کرام کے اسمائے گرامی جناب محسن علی صاحب سرموی، جناب شیخ محسن صاحب بلغاری۔ علامہ مرادعلی نوری صاحب، جناب محمد علی عارف صاحب، جناب مولانا علی محمد محمدی صاحب، جناب سید صادق شاہ صاحب، جناب مولانا ابراہیم صاحب، جناب اخوند ابراہیم صاحب، جناب اخوند یوسف صاحب، جناب شیخ عبداللہ صاحب، مہتمم اعلیٰ مدرسہ شاہ ہمدران سکردو، جناب سید محمد شاہ صاحب میر واعظ بلغار، سید اختر حسین، مولانا موسیٰ علی، مولانا علی خان، حافظ انور بلغاری اور سید ریاض شاہ صاحب تھے۔ علماء کرام نے فلسفہ معراج النبی بیان کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ ہر شخص کو چاہئے کہ وہ جس کیٹگری کے بھی ہوں عجز وانکساری کے پیکر بنیں۔ آخر میں صدر محفل سید قمر شاہ صاحب کے دعائیہ کلمات کے ساتھ درود وسلام اور صاحب معراجؐ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (رپورٹ: حافظ ذاکر سرموی)

☆☆☆

ویب سائٹ برائے صوفیہ نوربخشیہ

سکردو سے جناب غلام مہدی نے صوفیہ نوربخشیہ کے لئے ویب سائٹ تیار کی ہے۔ دلچسپی رکھنے والے اور مفید معلومات کے لئے ویب سائٹ ایڈریس www.sufianurbakhshia.com ملاحظہ کیجئے۔ اگر کوئی صاحب اس میں مزید مواد شامل کرنا اہیں تو موصوف سے ان کے ای میل پر مطلع کریں تاہم مسودہ انگریزی میں ہو۔

☆☆☆

تصحیح

نوائے صوفیہ کے گزشتہ شمارہ نمبر 98 کے صفحہ نمبر 44 کی ہیڈنگ میں ایک اور جگہ پر بھی محمد علی ولد غلام مہدی لکھنے کی بجائے غلطی سے غلام محمد شائع ہوگیا ہے جبکہ صفحہ نمبر 5 پر شیخ سلیم جو کہ غیر بلتی تھا شیخ اسماعیل شائع ہوا ہے مذکورہ بالا پروف ریڈنگ کی غلطی پر معذرت خواہ ہے

(ادارہ)

☆☆☆

اطلاع

نوائے صوفیہ کے قارئین اور بالخصوص بلتستان میں مقیم وہ حضرات جو اپنی نعتیں، نظمیں، غزلیں اور اپنے تحریر کردہ اشعار ادارہ ہذا کو بھجواتے ہیں، سے درخواست ہے کہ وہ سکردو میں مقیم معروف شاعر احسان علی دانش (سریکی) معرفت مدرسہ شاہ ہمدان سکردو سے تصحیح کرا لینے کے بعد ادارہ نوائے صوفیہ کو ارسال کیا کریں تاکہ آپ تمام لوگ بہتر طور پر اس سے مستفید ہوسکیں اور انہیں یقینی طور پر شامل اشاعت بھی کیا جاسکے۔ بصورت دیگر شاعری کے ایسے کلام کو شائع نہیں کیا جائے گا۔

☆☆☆

توجہ

نمائندہ حضرات سے گزارش ہے کہ وہ ادارہ نوائے صوفیہ کو رقم کی فوری ترسیل کے لئے اپنا کردار ادا کریں اگر ان کے پاس وقت نہیں ہے تو گاؤں کی سطح پر نوائے صوفیہ کی فروخت کے لئے کمیٹیاں تشکیل دے کر اس کی بروقت فروخت کا بندوبست کریں اور رقم جلد از جلد منی آرڈر کر دیا کریں۔ رقم دیر سے موصول ہونے کی وجہ سے رسالہ تعطل کا شکار ہے۔ ادارہ کی جانب سے تمام قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ رسالہ خرید کر پڑھیں اور اپنے پاس ریکارڈ رکھیں تاکہ آئندہ کی نسلیں بھی بہتر طور پر اس سے مستفید ہوسکیں۔ مزید واضح ہو کہ مطلوبہ رقم کا ادارہ کو تاخیر سے ملنا ہی اس کی اشاعت میں دیری کا باعث بنتا ہے۔ ادارہ تمام مخیّر حضرات سے مالی طور پر تعاون کی استدعا کرتا ہے۔ کاغذ اور پریس کے اخراجات کی بے تحاشا گرانی کی وجہ سے فی شمارہ کم از کم پندرہ ہزار روپے خرچہ آتا ہے آئندہ بروقت رقم موصول نہ ہوئی تو اس کی اشاعت بند ہونے کا امکان ہے۔ آپ کا یہ ہردلعزیز رسالہ آپ ہی کی کوششوں سے رواں دواں ہے، ادارہ کو امید ہے کہ پہلے کی طرح اب بھی آپ لوگ بڑھ چڑھ کر اس میں مالی تعاون کریں گے تاکہ اس کی اشاعت کو یقینی بنایا جاسکے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے گا۔ (ادارہ)

قارئین کے خطوط

☆ محترم جناب قابل احترام علامہ محمد بشیر صاحب!
السلام علیکم! دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مع جملہ کارکنان نوائے صوفیہ کو خیریت سے رکھے اور اسی طرح دین و مذہب کی خدمت کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کے بعد ہماری آپ لوگوں سے گزارش ہے کہ ہم نے ایک مختصر سے اجلاس کی کارروائی آپ لوگوں کی خدمت میں بھیجی ہے اس کو نوائے صوفیہ میں شائع کر کے ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں۔ شکریہ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ نوائے صوفیہ ہی نوربخشی دنیا میں ایک ذریعہ ہے جس کی وساطت سے ہم اپنے جذبات کو اپنوں تک پہنچا سکیں اور یہی وہ وسیلہ ہے جس کے واسطے سے ہمیں اپنے دین کے بارے میں بہت سا علم ملتا ہے اور معلومات حاصل ہوتی ہیں اور بزرگان دین کے دینی و مذہبی خدمات کا پتہ چلتا ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے ایسے مسائل کا حل مل جاتا ہے جن کی ہمیں ضرورت ہوتی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ نوائے صوفیہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے۔ آمین! والسلام۔ (لیاقت علی صائم نشر و اشاعت، تنظیم فدائیان آل رسول صوفیہ، نوربخشیہ کراچی یونٹ)

☆ محترم معروفی صاحب! السلام علیکم! آپ لوگوں نے میرے بھیجے ہوئے 5 مضامین میں سے 2 مضمون شائع کر دیے ہیں باقی 3 مضمون بھی شائع کریں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔ دیگر آپ لوگوں نے نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کے زیر اہتمام ہاسٹل کا قیام عمل میں لا کر پوری ملت پر بڑا احسان کیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ زاہد حسین بلغاری وغیرہ نے ایبٹ آباد جیسے شہر میں ہاسٹل کا قیام عمل میں لا کر بہت اچھا کام کیا ہے ہم اُن کے بھی شکرگزار ہیں۔ (ہادی علی تمنا شگری گلاب پور)

جواب: آپ کے باقی مضامین بھی باری آنے پر شائع کر دیئے جائیں گے۔ (ادارہ)

☆ السلام علیکم! خط کے ساتھ 250 روپے ارسال ہیں۔ مجھے بھی نوائے صوفیہ ارسال کریں۔ (مولانا محمد بشیر تبسم چھوربٹ)

☆ السلام علیکم! نوائے صوفیہ وقت پر اشاعت نہ ہونے کے باعث بندہ ناچیز دکھ اور غم میں رہتا ہے۔ ادارہ سے گزارش ہے کہ رسالہ وقت پر شائع کریں چونکہ رسالہ وقت پر شائع ہونا وقت کی اہم ضرورت ہے کیونکہ نوائے صوفیہ کے ذریعے سے ہمیں دینی تعلیمات سے حقیقی معنوں میں آگاہی حاصل ہوتی ہے اس کے علاوہ یہ رسالہ نوربخشی بھائیوں کو متحد رکھنے کا ذریعہ ہے۔ (غلام عباس گون خپلو)

جواب: خط لکھنے کا شکریہ۔ نمائندہ حضرات کی طرف سے رقم بھیجنے میں تاخیر کی وجہ سے اشاعت میں تعطل کا باعث بن رہا ہے۔ لہٰذا آپ حضرات اپنے علاقہ کے نمائندوں کے ساتھ تعاون کریں۔

☆ جناب ایڈیٹر صاحب ادارہ نوائے صوفیہ۔ السلام علیکم۔ میرے نام پر نوائے صوفیہ کی ترسیل بحال کرنے کا شکریہ۔ ایک مضمون بعنوان "میں پسند نہیں کرتا" طبع آزمائی کی تھی جو چھپ گیا۔ شکرگزار ہوں اور پسند کیا گیا ان کا بھی۔ ایک اور قسط ارسال خدمت ہے۔ براہ کرم اسے آئندہ پرچے میں جگہ دیں۔ ہمارا واحد ذریعہ تبلیغ یہی ایک سلسلہ نوائے صوفیہ ہے جس کا ہر گھڑی انتظار رہتا ہے۔ جیسا کہ خطوط سے

عیاں ہے۔ براہ کرم اسے باقاعدہ بنانے اور پروف ریڈنگ درست کرنے کے کام کی طرف توجہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ والسلام۔ (م۔ش۔ کوروی)

جواب: خط لکھنے کا شکریہ۔ آپ کی جانب سے مفید مشوروں پر مشتمل خطوط موصول ہو رہے ہیں تاہم ہماری مصروفیات کی وجہ سے جواب لکھنا ممکن نہیں ہوتا۔ کوری صاحب سچ تو یہ ہے کہ نوائے صوفیہ کے لئے آپ کی قربانیاں ناقابلِ فراموش ہیں لیکن بدقسمتی سے رسالہ کی آمدنی انتہائی کم ہے جس میں سے رائٹر صاحبان کو ادائیگی کی جاسکے۔ آپ کے اور قارئین کے علم میں یہ بات بخوبی ہے کہ آمدنی نہ ہونے کی وجہ سے اس کی اشاعت تاخیر سے ہو رہی ہے۔ اس کا خرچہ پورا کرنے کے لئے قیمت پر نظرثانی کی تھی لیکن نمائندہ حضرات نے تین ماہ گزرنے کے باوجود ابھی تک ادائگیاں نہیں بھیجیں۔ جس کی وجہ سے تاخیر یقینی ہے۔ ادارہ نوائے صوفیہ اب تک بلا معاوضہ خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ آخر میں ہم یہی کہیں گے کہ جب تک اشاعت کے لئے مطلوبہ رقم پورا نہیں ہوتی اس وقت تک شائع ممکن نہیں۔ (ادارہ)

☆ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل کے لئے ایک مضمون ارسال کیا ہے۔ اُمید ہے شائع کر کے حوصلہ افزائی کریں گے۔ (ذوالفقار علی نور چھوربٹی۔ ایف سی کالج یونیورسٹی لاہور)

جواب: آپ کا ارسال کردہ مضمون باری آنے پر شائع کر دیا جائے گا، آپ حوصلہ رکھیں۔

☆ ناچیز نوائے صوفیہ کا ایک خاموش قاری ہے اور ہر ماہ نوائے صوفیہ کا شدت سے انتظار کرتا ہے۔ یقیناً مادی پرستی کے اس دور میں نوائے صوفیہ اپنی جانفشانی سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اس عالمگیر احکام پر عمل پیرا ہے۔ جس کے لئے نوائے صوفیہ کی پوری ٹیم مبارک باد کی مستحق ہے۔

ایک مضمون نوائے صوفیہ میں اشاعت کے لئے بھیجوا رہا ہوں، ضرور شائع کر دیجئے۔ (غلام حسین نوید، طالب علم ایم بی اے، محمد علی جناح یونیورسٹی کراچی)

جواب: خط لکھنے کا شکریہ۔ باری آنے پر شائع کر دیا جائے گا۔

☆ میں نوائے صوفیہ کا مستقل قاری ہوں۔ تاخیر سے پہنچنے پر میرا دل بہت غمگین ہو جاتا ہے۔ نوائے صوفیہ مسلک صوفیہ نوربخشیہ کی صحیح ترجمانی کر رہا ہے۔ شمارہ نمبر 98 پڑھ کر دل کو سکون حاصل ہوا۔ شمارہ نمبر 98 میں "ماں ایک عظیم ہستی" معصوم بتول صاحبہ کا لکھا ہوا مضمون بہت پسند آیا۔ آخر میں میری دعا ہے کہ علامہ صاحب اور دیگر جملہ اراکین نوائے صوفیہ کو درازی عمر عطا فرمائے۔ آمین (النور سٹیشنری ڈغونی، حیدرآباد)

☆ محترم ایڈیٹر نوائے صوفیہ اسلام آباد۔ السلام علیکم۔ نوائے صوفیہ کے لئے ایک مضمون ارسال حدمت ہے۔ امید ہے رسالے میں ضرور جگہ دیں گے۔ دیگر ہماری اشاعت کی کمی کی وجہ سے تعلیم یافتہ تبلیغی سرگرمیاں زوال کا شکار ہو رہی ہیں۔ عرض ہے کہ نوائے صوفیہ کی اشاعت کو ریگولر کئے جانے پر توجہ دی جائے۔ نوائے صوفیہ کی اشاعت کے سلسلے میں آپ لوگوں نے جس صبر اور برداشت اور خلوص کا مظاہرہ کیا ہے اس پر آپ لوگ آفرین کے مستحق ہیں۔ (محمد باقر مدرس، بی ایڈ + ایم ایڈ، مدرسہ شاہ ہمدان سرمیک)

جواب: مضمون باری آنے پر شائع کیا جائے گا۔ حوصلہ رکھیں۔ خط لکھنے کا شکریہ۔ (ادارہ)

☆　نوائے صوفیہ کے لئے ایک رپورٹ ارسال خدمت ہے برائے مہربانی شامل اشاعت کر کے حوصلہ افزائی فرمائیں۔ شکریہ۔ (غلام نبی شاہین، کھرسرموں)

☆　دعا سلام کے بعد عرض ہے کہ اس سے پہلے بھی بندہ ناچیز نے ایک خط مع منتخب کلام بعنوان ''صوفی ازم'' ارسال کیا تھا مگر اشاعت نہیں ہوئی ابھی دوبارہ ارسال کر رہا ہوں لہٰذا اسے شائع کر کے شکریہ کا موقع بخش دیں۔ والسلام (نظام حسین حنیف، حسن آبادی۔ کراچی)

☆　السلام علیکم۔ میں اپنی گوناگوں مصروفیات کو چھوڑ کر آپ صاحبان کو ایک خط بھیج رہا ہوں۔ احقر کو اپنی دعاؤں میں شامل حال رکھیں اور میرے طرف سے تمام اراکین نوائے صوفیہ اور خصوصاً جناب قبلہ علامہ صاحب اور بوا انور کو بہت بہت سلام پیش ہے۔ آپ کی دعاؤں کا طالب۔ (مولوی محمد شبیر۔ مدرس مدرسہ سیّد العارفین، صوفیہ نوربخشیہ چندو تھلے)۔

☆　محترم ایڈیٹر نوائے صوفیہ اسلام آباد۔ نوائے صوفیہ مسلک صوفیہ نوربخشیہ کی تعلیمات کو دُنیا میں پھیلانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ میں نوائے صوفیہ کا مستقل قاری ہوں اور میرا یہ پسندیدہ رسالہ ہے۔ (محمد اشرف بلغاری، طالب علم لاہور)

☆☆☆

شمارہ نمبر ۹۸ سے وصولیات

بذریعہ مولانا محمد انور	
محمد امین صاحب نمائندہ لاہور	۱۸۰۰
ثناء اللہ صاحب نمائندہ لاہور شمارہ ۹۴ شمارہ ۹۸	۹۱۵
بوا شیر علی صاحب نمائندہ تھلے	۱۵۰
غلام محمد صاحب اے جی پی آر	۲۰۰۰
محمد حسن اے جی پی آر	۲۰۰۰
غلام مہدی نمائندہ کورو	۳۰۰
بوا شکور علی نمائندہ گلگت	۷۰۰
غلام حسن شگری گلگت	۱۰۰۰
ٹوٹل	۸۸۶۵
قرض ادا کیا گیا	۳۸۲۵
باقی بچا	۵۰۰۰
بذریعہ جی۔ایچ معروفی	
مولانا محمد بشیر تبسم سیاری چھوربٹ	۲۵۰
موسٰی علی یونیو بلغار	۲۰۰
اکبر جاوید ابدالی شگر	۲۱۰
غلام مہدی نمائندہ سکردو	۲۰۰۰
ٹوٹل	۲۶۶۰
کل آمدن	۱۱۵۲۵
شمارہ ۹۹ کے لئے باقی بچا	۷۶۶۰

امیدوں کا مرکز

اھل صوفیہ نوربخشیہ کے خوابوں کی تعبیر اور نظریاتی دفاع کی اُمیدوں کا مرکز

******** مدرسۂ شاہ ہمدان سکردو کے ساتھ تعاون کی اپیل *******

مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ سکردو کی طرف سے تمام احباب کو عیدالاضحیٰ مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سنت ابراہیمی پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مدرسہ شاہ ہمدان سکردو ایک فعال دینی مکتب کے طور پر علم کا نور پھیلانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اس وقت اللہ کے فضل و کرم سے اور آپ سب کی مالی اور اخلاقی تعاون سے کثیر طلباء و طالبات زیور علم سے آراستہ ہو رہے ہیں اور مدرسۃ البنات جن کے قیام و طعام، علاج معالجہ اور تمام تعلیمی اخراجات بھی مدرسہ برداشت کر رہا ہے۔ ان حالات میں مدرسے کی مالی حالت کو بہتر رکھنا بہت لازمی ہے۔ اِس لئے تمام دینی بھائیوں سے التماس ہے کہ اس دینی ادارہ میں مقیم طلباء و طالبات کے ساتھ بھرپور تعاون کرتے ہوئے زکوٰۃ، فطرہ اور چرم ہائے قربانی سے مدرسہ کے ساتھ تعاون فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ والسلام

مہتمم مدرسہ شاہ ہمدان

☆☆☆